سیّد جاوید اقبال

ڈاکٹر مختار الدین احمد اور ڈاکٹر نجم الاسلام کی باہمی مراسلت

(۱)

اس مقالے کا مقصد ڈاکٹر مختار الدین احمد (۱۴ر نومبر ۱۹۲۴ء۔ ۳۰ر جون ۲۰۱۰ء) اور ڈاکٹر نجم الاسلام (یکم جولائی ۱۹۳۳ء۔ ۱۳ر فروری ۲۰۰۱ء) کے مابین ہونے والی مراسلت کو پیش کرنا ہے۔ جس کی ابتدا ڈاکٹر نجم نے ۲۷ر مئی ۱۹۶۶ء سے کی تھی اور یہ سلسلہ ۱۰ر فروری ۲۰۰۱ء تک جاری رہا۔ مختار صاحب اس مراسلت کی ابتدا کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔

"(نجم الاسلام) ۱۹۶۶ء میں غزالی کالج، لطیف آباد میں لیکچرر ہو چکے تھے۔ یہیں سے میرے ان کے تعلقات شروع ہوئے۔" (ماہ نامہ "قومی زبان"، کراچی، مئی ۲۰۰۱ء، ص ۵)

تعلقات کی ابتداء ہو جانے کے بعد مختار صاحب نے اپنے نام، ڈاکٹر نجم کے خطوط محفوظ کرنا شروع کر دیے اور اُن کے انتقال کے بعد، مئی ۲۰۰۱ء میں اُنھوں نے ایک مضمون: بعنوان "ڈاکٹر نجم الاسلام" میں نجم صاحب کا پہلا اور آخری خط بھی شامل کیا۔ یہ دونوں خطوط اس مقالے میں شامل ہیں۔

مختار صاحب کے نام ڈاکٹر نجم کا آخری خط ۲۵ر جنوری ۲۰۰۱ء کا ہے جب کہ نجم صاحب کے نام ڈاکٹر مختار کا آخری خط ۱۰ر فروری ۲۰۰۱ء کا ہے۔ جو ۱۵ر جنوری ۲۰۰۱ء کے خط کے جواب میں ہے۔

نجم صاحب کا مذکورہ آخری خط مختار صاحب کو موصول ہو گیا تھا اور انھوں نے جوابی خط بھی روانہ کر دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ یہ خط نجم صاحب وصول کرتے ۱۳ر فروری کی صبح بلاوا آ گیا اور وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ڈاکٹر نجم الاسلام کی وفات کے بعد راقم الحروف کو بیگم نجم الاسلام اور ان کے بھانجے نے کچھ کتابیں، پرانے کاغذات، کچھ مضامین غیر مطبوعہ اور کئی سو خطوط مطبوعہ و غیر مطبوعہ عنایت کیے تھے جو نجم صاحب کے نام اور نجم صاحب کے ان خطوط کی نقول تھیں جو آپ نے دوستوں اور شاگردوں اور علماء ادب کو تحریر کیے تھے۔

خطوط کے اس ذخیرے میں مختار صاحب کے نام نجم صاحب کے خطوط کی قابل ذکر تعداد بھی موجود تھی اور مختار صاحب کے کچھ اصل اور زیادہ تر مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط کی عکسی نقول تھیں۔ جس سے یہ پتا چلا کہ دونوں صاحبان علم و فضل کی لگ بھگ ۳۵ سال خط کتابت رہی لیکن بھرپور مراسلت "تحقیق" کے اجراء (۱۹۸۷ء) کے زمانے سے شروع ہوئی۔

اب تک دونوں صاحبان کے جو مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط دستیاب ہوئے وہ دو سو (۲۰۰) سے زائد تھے لیکن راقم الحروف کے پاس صرف ایک سو ساٹھ (۱۶۰) خط محفوظ ہے (بقیہ کا کچھ پتا نہ چل سکا کہ کہاں گئے)۔ ان میں چورانوے (۹۴) نجم صاحب کے ہیں اور چھیاسٹھ (۶۶) خط مختار صاحب کے جس میں اکیاون (۵۱) مطبوعہ ہیں۔ تفصیل اگلے صفحے پر موجود ہے۔ ان خطوط کی داخلی شہادتوں سے پتا چلتا ہے کہ دونوں حضرات کے بیالیس (۴۲) کے لگ بھگ خطوط اور بھی ہیں جو یا تو ضائع ہو چکے ہیں یا پھر کہیں محفوظ ہیں۔

(۲)

اس مقالے میں دونوں صاحبان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مکاتیب شامل کیے گئے ہیں۔

غیر مطبوعہ خطوط کے ساتھ مطبوعہ خطوط کو دوبارہ شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دونوں فضلائے کرام کی مراسلت منظر عام پر آ جائے۔ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خطوط ''تحقیق'' کے جن شماروں میں شائع ہوئے تھے وہ اب شعبۂ اردو میں دستیاب نہیں، ختم ہو گئے۔ بلاشبہ مطبوعہ خطوط کو شامل کرنے کے باوجود یہ مراسلت نامکمل ہے۔ لیکن جب کوئی کام شروع کر دیا جائے تو کبھی نہ کبھی تکمیل کو پہنچ ہی جاتا ہے۔ مختار صاحب کے انتقال کو پانچ سال کا عرصہ بیت گیا یہ کام ان کی زندگی ہی میں ہو جاتا تو بہت مناسب ہوتا۔ مسائل کم ہوتے۔ لیکن اب مزید تاخیر مناسب نہیں، اس لیے شائع کر دیے گئے۔

ان خطوط کو شائع کرنے کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ مراسلت کو جلد سے جلد محفوظ کر دیا جائے۔ اللہ نہ کرے کہ یہ ذخیرہ ضائع ہو جائے۔ اس لیے ان خطوط پر کوئی رائے شامل نہیں کی گئی ہے۔ حواشی بھی نہیں لکھے گئے ہیں اور نہ ہی دونوں صاحبانِ علم و فضل کی مکتوب نگاری کا کوئی تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جا سکا ہے۔ اس لیے کہ خط ایک انتہائی قیمتی مآخذ ہوتا ہے، اس کی اشاعت جلد از جلد ہونا چاہیے۔ سو ہم نے یہی کیا ہے۔ اب اس کام میں جو بھی کمی رہ گئی ہے کوئی اور صاحب آگے بڑھیں اور اسے مکمل کریں۔

(۳)

مطبوعہ خطوط کی تفصیل کے بعد اگلے صفحات میں شامل کیے جانے والے خطوط (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) کا ایک گوشوارہ پیش کیا جا رہا ہے، اس کے بعد مراسلت ہے۔ لیکن اس سے قبل مناسب ہوگا کہ ان احباب کو ہدیہ تہنیت پیش کی جائے جنھوں نے خطوط کی فراہمی میں معاونت کی۔ میں ممنون اور دعا گو ہوں: حسین امام صاحب (امریکہ)، حسنین ظفر صاحب (علی گڑھ) اور راشد شیخ صاحب (کراچی) کا جو ہمیشہ میری مدد کے لیے تیار رہتے ہیں۔

مطبوعہ خطوط مشمولہ:

۱۔ ''تحقیق'': شمارہ ۷، (شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، سندھ) بنام ڈاکٹر نجم الاسلام	:	۲۶ خط
۲۔ ''تحقیق'': شمارہ ۱۰۔۱۱، ایضاً	:	۱۷ خط
۳۔ ''تحقیق'': شمارہ ۱۲۔۱۳ ایضاً	:	۰۱ خط
۴۔ ''قومی زبان'' کراچی شمارہ مئی ۲۰۰۱ء، بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد	:	۰۴
۵۔ ''انشاء'' حیدر آباد: جنوری تا جون ۲۰۰۲ء، (ڈاکٹر نجم الاسلام نمبر) [خطوط کے عکس] بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد	:	۰۳ خط
کل مطبوعہ خطوط	:	۵۱ خط

ترتیب:

نمبر شمار	مکتوب نگار	تاریخ	مکتوب
۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۶۶/۵/۲۷ء	قومی زبان کراچی کے تازہ شمارے سے معلوم ہوا۔
۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۷/۵/۵ء	میں ایک مدت سے آپ کے قیمتی تحقیقی مضامین پڑھتا رہا ہوں۔
۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۷/۶/۱ء	گرامی نامہ مورخہ ۵رمئی موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔
۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۸/۸/۳ء	آپ کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ سال آپ کے صدرِ مملکت نے ایک کمیٹی کی تشکیل کی تھی۔
۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۸/۸/۲۳ء	گرامی نامہ مورخہ ۳راگست ملا شکریہ۔ پھر جواب جلد لکھنے کی ترغیب بھی ہوگئی۔
۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۸/۹/۲۶ء	مکتوباتِ امام احمد رضا، عکس دیوان مہندس اور آپ کے مضامین کی زیروکس•••
۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۸/۱۱/۱۸ء	مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے اپنے نام آیا ہوا آپ کا تازہ•••
۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۸/۱۲/۴ء	۱۸رنومبر کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں۔
۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۸/۱۲/۲۷ء	مکرمت نامہ مورخہ ۱۲/۴ ملا ممنون ہوا۔
۱۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۹/۱/۲۷ء	مکتوبِ گرامی مورخہ ۲۷ردسمبر مجھے مل گیا تھا۔
۱۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۹/۲/۱۲ء	اس خط سے قبل ایک پیکٹ عکسی نقول وغیرہ کا (اور ایک خط جداگانہ) •••
۱۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۹/۲/۱۶ء	مکرمت نامہ مورخہ ۲۷رجنوری ملا، ممنون ہوا۔
۱۳	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۹/۲/۱۶ء	مضمون موصول ہوا بہت اچھا مضمون ہے۔
۱۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۹/۶/۲۶ء	میں عمان سے ۲۴ کو کراچی پہنچا، دو تین دنوں میں ان شاء اللہ لاہور جا رہا ہوں۔
۱۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۸۹/۶/۲۹ء	سمیع الدین صاحب نے آپ کا مکتوبِ گرامی ۲۶رجون پہنچایا•••
۱۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۸۹/۱۲/۱۹ء	مجلّہ تحقیق کا تیسرا شمارہ موصول ہوا۔ بہت خوش ہوا اسے دیکھ کر•••
۱۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۰/۱/۱۴ء	چند روز پہلے گرامی نامہ مورخہ ۱۹ردسمبر موصول ہوا۔
۱۸	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۳/۶ء	مکرمت نامہ مورخہ ۲۴ جنوری کا تفصیلی جواب ۲۳رفروری کو دے دیا تھا۔
۱۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۳/۸ء	کل ایک خط آپ کو لکھا ہے آج کچھ ضروری کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ•••
۲۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۰/۳/۲۴ء	آج مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے آپ کے دو خط ۶رمارچ•••
۲۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۵/۳ء	مکرمت نامہ ۳/۲۴ مجھے ۴/۱۰ کو مل گیا تھا۔
۲۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۵/۶ء	صدقِ جدید کے پرانے شمارے دیکھ رہا تھا کہ ۱۰ردسمبر ۵۴ کا پرچہ سامنے آ گیا۔
۲۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۰/۶/۹ء	حسب توقع، ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کی سفارش کارگر ہوئی۔
۲۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۷/۱۶ء	میں بیگم صاحبہ کے ساتھ ۲رجون کو سعودی عربیہ گیا تھا اور شام کو علی گڑھ واپس آیا۔

۲۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۰/۹/۷ء	گرامی نامہ مورخہ ۱۶ر جولائی (پس نوشت ۲۲ر اگست) یہاں ۳۰ر اگست•••
۲۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۰/۹/۱۴ء	کربل کتھا کے متعلق اوراق منسلک ہیں۔
۲۷	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۰/۹/۱۷ء	آپ سے شرمندہ ہوں کہ مضمون بھیجنے میں اس قدر تاخیر ہو رہی ہے۔
۲۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۱/۴/۸ء	گرامی نامہ مورخہ ۸ر فروری اسلام آباد سے ہوتا ہوا ملا ہے۔ ممنون ہوں۔
۲۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۱/۵/۲۶ء	آپ کا خط جو میرے بھیجے ہوئے ۲۷ر مارچ پیکٹ کی رسید اور کتاب پر•••
۳۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۱/۸/۳ء	مئی کے پہلے ہفتے میں تحقیق شمارہ ۴ (تہنیتی شمارہ) بھیجا گیا تھا۔
۳۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۱/۸/۱۱ء	ابھی جناب محمد کامل صاحب تشریف لائے اور آپ کا تحفۂ محبت مجلّہ تحقیق•••
۳۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۱/۹/۳۰ء	گرامی نامہ مورخہ ۱۱ر اگست دو روز پیشتر کامل صاحب کے توسط سے ملا۔
۳۳	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۱/۱۰/۴ء	سمیع الدین مصطفائی صاحب آئے اور آپ کی خیر و عافیت کی خبر لائے۔
۳۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۱/۱۰/۱۹ء	سمیع الدین مصطفائی صاحب کا لایا ہوا آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۴ر اکتوبر•••
۳۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۱/۱۰/۲۶ء	مکرمت نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر قدرے تاخیر سے ملا۔ ممکن ہے ہوائی لفافہ کا•••
۳۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۱/۱۲/۳ء	۱۹ر اکتوبر کا گرامی نامہ اور اس سے پہلے ۳۰ر ستمبر کا مکتوب ۔
۳۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۲/۴/۸ء	آپ نے محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ایروگرام میں اپنے قلم سے سلام•••
۳۸	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۵/۱۳ء	مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۹۲ء مل گیا تھا۔
۳۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۵/۱۸ء	آپ کو خط ۱۳ کو لکھ دیا تھا لیکن ڈاک گھر سے ٹکٹ منگوایا تو معلوم ہوا•••
۴۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۲/۵/۲۸ء	ہوائی ڈاک سے بھیجا ہوا آپ کا لفافہ یہاں ۲۶ مئی کو موصول ہوا۔
۴۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۶/۱۱ء	جس رقعے میں آپ نے ماسٹر لیاقت علی خان (خورجہ) کے ہاتھ•••
۴۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۶/۲۴ء	مورخہ ۵/۲۸ بہت تاخیر سے ۶/۲۲ کو ملا۔ تاخیر کی کچھ وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔
۴۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۲/۷/۲۰ء	گرامی نامہ مورخہ ۹۲-۶-۲۷ (ایروگرام) مجھے مل گیا تھا۔ شکر ہے۔
۴۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۲/۹/۸ء	پس نوشت: آپ کے خط میں ایک پرائیویٹ•••
۴۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۹/۲۵ء	ڈاکٹر صاحب کے خط مورخہ ۲ر ستمبر سے آپ کی علالت کی اطلاع پا کر تردد ہوا۔
۴۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۲/۱۰/۳۱ء	گرامی نامہ مورخہ ۲۵ر ستمبر جس میں میری علالت کی خبر سن کر دعائے صحت•••
۴۷	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۱۱/۲۰ء	مکرمت نامہ مورخہ ۳۱ر اکتوبر بڑاکٹر نذیر صاحب کے ذریعہ ۱۶ر نومبر کو•••
۴۸	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۲/۱۱/۲۹ء	مورخہ ۳۱ر اکتوبر کا جواب ۲۰/۱۱ کو میں نے بھیجا ہے۔
۴۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۳/۴/۳ء	ڈاکٹر صاحب قبلہ کا خط آیا جس نے یہ مژدہ سنایا کہ آپ بحمدہ صحت یاب ہوگئے۔
۵۰	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۳/۴/۳ء	ابھی دکتر معین الدین عقیل صاحب کے نام کا لفافہ ڈاک گھر بھیج رہا تھا۔

۵۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۳/۷/۵ء	امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ایک عرصے سے آپ کی خیریت کی خبر نہیں ملی۔
۵۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۳/۷/۲۵ء	کسی دوست کے ذریعہ آپ کی اور پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی•••
۵۳	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۳/۹/۱۵ء	کوئی تین ہفتے کے بعد ۳۱ کو لاہور میں مختصر سا قیام کرتا ہوا واپس آیا۔
۵۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۳/۱۱/۲۰ء	گرامی نامہ مورخہ ۱۵ ستمبر جو آپ نے واپس علی گڑھ پہنچ کر لکھا تھا مجھے مل گیا تھا۔
۵۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۳/۱۲/۱۹ء	پروفیسر نذیر صاحب ایک دن تشریف لائے اور انھوں نے آپ کا خط•••
۵۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۴/۲/۸ء	گرامی نامہ مورخہ ۲ نومبر تاخیر سے مجھے یکم دسمبر کو ملا تھا اور میں نے ۲۹ کو جواب•••
۵۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۴/۲/۲۲ء	رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجا ہوا آپ کا گرانقدر مقالہ ''مآثر غالب'' مل گیا تھا۔
۵۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۴/۷/۱۷ء	حج وزیارت کے بعد یکم جون کو واپس آ کر آپ کا مرسلہ لفافہ کھولا۔
۵۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۴/۹/۴ء	مکرمت نامہ مورخہ ۷/۱۷ یکم اگست کو مل گیا تھا۔
۶۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۴/۹/۶ء	۱۷/جولائی کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔
۶۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۴/۱۰/۲۶ء	دکتر نذیر احمد صاحب کی وساطت سے آپ کا کرم نامہ مورخہ ۶/ستمبر مجھے•••
۶۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۴/۱۱/۲۸ء	بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا جس سے تشویش ہے۔
۶۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۴/۱۲/۲ء	لاہور سے ہوتا ہوا آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۲۶/اکتوبر موصول ہوا۔
۶۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۴/۱۲/۲۴ء	مآثر غالب اور رسالۂ نور وحدت کا عکس دونوں موصول ہو گئے۔
۶۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۱/۴ء	کچھ عرصہ پہلے ایک خط لکھ کر مآثر غالب مطبوعہ اور نور وحدت کا عکس مع دو مکتوبات•••
۶۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۵/۱/۲۰ء	آپ کے خطوط مورخہ ۲/دسمبر ملے تھے اور اب ۴/جنوری کا تحریر کردہ گرامی نامہ•••
۶۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۱/۲۴ء	میرا ۴/جنوری کا خط ملا ہوگا از راہ کرم جواب سے مشرف فرمائیے
۶۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۱/۲۴ء	میرا ۴/جنوری کا خط ملا ہوگا•••رسالہ مصنف علی گڑھ کا ایک مطلوبہ شمارہ•••
۶۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۲/۱۲ء	میرا ۲۴/جنوری کا خط آپ کو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے توسط سے ملا ہوگا۔
۷۰	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۹۹۵/۳/۹ء	اب ''میرا علی گڑھ'' بھیجنے کی ضرورت نہیں،لاہور سے سیّد محمد کاظم صاحب•••
۷۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۴/۱۲ء	کل والا نامہ مورخہ ۴/اپریل ملا جس کے ساتھ ایک عکس مکتوب غالب•••
۷۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۵/۲۲ء	گرامی نامہ مورخہ ۳/مئی مع منسلکات یہاں ۱۴ مئی کو مجھے مل گیا تھا۔
۷۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۶/۲ء	استدراکات۔مکتوب ۱۳: ڈاکٹر عبداللہ چغتائی (۱۸۹۷ء لاہور۔۱۹ دسمبر ۱۹۸۴ء لاہور)
۷۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۶/۱۲ء	آج آپ کا ۲۹ مئی کا لفافہ ملا۔شکریہ۔
۷۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۷/۵ء	گرامی نامہ مورخہ ۲۰/جون مع دیگر مکتوبات بنام پروفیسر نظیر صدیقی•••
۷۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۵/۷/۱۸ء	امید ہے کہ مع الخیر ہوں گے۔مکاتیب اختر کے پروف اور پھر میرا ۱۲/جون کا خط۔
۷۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۶/۱/۱۲ء	ایک عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں،معذرت خواہ ہوں۔
۷۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۹۹۶/۳/۱۰ء	گرامی نامہ مورخہ ۱۴/فروری چند روز پیشتر موصول ہوا۔شکریہ۔

۷۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۰/۳/۱۹۹۶ء	گرامی نامہ ۱۴؍فروری ۰۰۰ چند صفحات کے تعارف کے ساتھ، نمونہ منشورات ۰۰۰
۸۰	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۳/۵/۱۹۹۶ء	ایک ہفتہ ہوا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ٹیلیفون آیا کہ رسالہ تحقیق کا تازہ شمارہ ۰۰۰
۸۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۳/۵/۱۹۹۶ء	رسالہ تحقیق کے تازہ شمارے کے دو نسخے ۱۸؍اپریل کو یہاں سے آپ کی خدمت ۰۰۰
۸۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۲/۶/۱۹۹۶ء	مکرمت نامہ مورخہ ۳۱ یہاں قدرے تاخیر سے ۱۳ کو موصول ہوا۔
۸۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۲/۶/۱۹۹۶ء	آپ کا ایروگرام جس میں ایک حصہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے لیے ۰۰۰
۸۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۳/۱۰/۱۹۹۶ء	امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے اور آپ کی صحت اچھی ہوگی۔
۸۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۶/۱۱/۱۹۹۶ء	مکرمت نامہ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۷ کو روانہ ہو کر آج سہ پہر کو ملا۔
۸۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۵/۱۲/۱۹۹۶ء	۶؍نومبر کو قاضی صاحب کی بعض کتابیں اور کچھ دوسری مطبوعات آپ کے ۰۰۰
۸۷	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۳/۱/۱۹۹۷ء	غالب سے مے نار میں آپ کی عدم شرکت کا ہم لوگوں کو بہت افسوس ہوا۔
۸۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۵/۱/۱۹۹۷ء	قاضی عبدالودود کی سات کتابوں کا پیکٹ، جس میں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں ۰۰۰
۸۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۵/۲/۱۹۹۷ء	مکرمت نامہ مورخہ ۱۵؍جنوری ۱۱؍فروری کو تاخیر سے ملا۔
۹۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳۰/۳/۱۹۹۷ء	گرامی نامہ مورخہ ۱۵؍فروری مکتبہ نبویہ لاہور کے توسط سے یہاں ۲۵؍مارچ کو ۰۰۰
۹۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۱/۴/۱۹۹۷ء	آج کی ڈاک سے آپ کا لفافہ ملا۔ میرے نام کے دو مکتوبات ۵؍اپریل ۰۰۰
۹۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۲/۶/۱۹۹۷ء	مورخہ ۲۲؍اپریل رام پور سے ۵؍جون کو پہنچا۔
۹۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۶/۶/۱۹۹۷ء	۲۱؍اپریل کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔
۹۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۴/۷/۱۹۹۷ء	تازہ مکتوب گرامی، پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۲؍جون موصول ہوا۔
۹۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۷/۹/۱۹۹۷ء	مرتب مکاتیب پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کا حیدرآباد سے ٹیلیفون آیا تھا۔
۹۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳۰/۱۰/۱۹۹۷ء	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کے نام آپ کا تازہ مکتوب دیکھا جو ۲۰؍اکتوبر کا لکھا ہوا ہے۔
۹۷	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۶/۱۱/۱۹۹۷ء	بلوچ صاحب پر مضمون تیار ہوگیا ہے احتیاطاً زیروکس بنوانے کے لیے بھیجا ہے۔
۹۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۰/۱۱/۱۹۹۷ء	سمیع الدین مصطفائی صاحب علی گڑھ کا عزم رکھتے ہیں۔
۹۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۵/۱۱/۱۹۹۷ء	مکرمت نامہ مورخہ ۳۰/۱۰ یہاں ۱۱/۱۱ کو موصول ہوا۔ ۴؍جولائی کا خط بھی ملا۔
۱۰۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۶/۱۲/۱۹۹۷ء	ایروگرام مورخہ ۲۵؍نومبر ملا، آس بندھی، ۶؍دسمبر کا ایروگرام اچھی خبر لایا۔
۱۰۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳۱/۱۲/۱۹۹۷ء	ڈاکٹر بلوچ پر آپ کا مقالہ، رجسٹری ڈاک سے موصول ہوگیا۔
۱۰۲	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱/۱/۱۹۹۸ء	والا نامہ مورخہ ۲۱؍نومبر کے مطالعے کا شرف ۹؍دسمبر کو حاصل ہوا۔
۱۰۳	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱/۱/۱۹۹۸ء	گرامی نامہ مورخہ ۲۰؍نومبر سمیع الدین صاحب کے ذریعے موصول ہوا ۱۹ دسمبر کو۔
۱۰۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲/۱/۱۹۹۸ء	کل آپ کے نام لفافہ روانہ نہ ہوسکا کچھ اور بھی خط لکھنے تھے۔
۱۰۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۷/۱/۱۹۹۸ء	گرامی نامہ مورخہ ۲۶؍دسمبر ابھی سخت انتظار کی حالت میں ملا۔
۱۰۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۲/۱/۱۹۹۸ء	میں مرسلہ رجسٹری سے مایوس ہوگیا تھا اور مجھے اس بات کا تقریباً یقین ہوگیا تھا۔

۱۰۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۷/۱/۱۹۹۸ء	دوسرا لفافہ بھی مل گیا جس میں میرے نام آپ کے دو مکتوبات تھے۔ شکریہ۔
۱۰۸	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۰/۱/۱۹۹۸ء	مورخہ ۹ فروری آج جمعہ ۲۰ ماہ حال کو ملا۔ حیرت ہے کہ مشفق خواجہ صاحب•••
۱۰۹	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۱/۱/۱۹۹۸ء	آپ کے مقالے کے ٹریس کی عکسی نقل، تصحیحات کی نشان دہی کی غرض سے•••
۱۱۰	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۶/۱/۱۹۹۸ء	مورخہ ۱ جنوری یہاں ۱۴ کو پہنچا ممنون ہوا۔ پروف دیکھا طباعت بہت اچھی ہے۔
۱۱۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۳/۲/۱۹۹۸ء	غلط نامہ یا تصحیح نامہ دو تین دن ہوئے مشفق خواجہ صاحب کو بھیج دیا تھا۔
۱۱۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۹/۲/۱۹۹۸ء	مکتوب گرامی مورخہ ۳ فروری جو آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام•••
۱۱۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۴/۲/۱۹۹۸ء	آج کراچی سے محترم مشفق خواجہ صاحب کا لفافہ ملا۔
۱۱۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۹/۳/۱۹۹۸ء	پوسٹ کارڈ ۲۰ فروری سرفیس میل سے یہاں ۷ مارچ کو پہنچا۔ شکریہ۔
۱۱۵	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۳۰/۳/۱۹۹۸ء	رجسٹری شدہ لفافہ مرسلہ ۹/ مارچ کل ملا۔
۱۱۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۳/۴/۱۹۹۸ء	ممنون ہوں مرسلہ مطبوعہ مقالات کے پیکٹ کے لیے اور مکتوبات کے لیے•••
۱۱۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۶/۶/۱۹۹۸ء	پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۰/ مارچ جو میرے ۹/ فروری کے خط کے جواب میں تھا•••
۱۱۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۳/۸/۱۹۹۸ء	رسالہ تحقیق کا تازہ شمارہ آپ کو اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو علی گڑھ•••
۱۱۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۳/۸/۱۹۹۸ء	ایک اور خط لکھتا ہوں کیوں کہ آپ کا ۶/ اگست کا مکتوب میرے نام بھی•••
۱۲۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۳/۸/۱۹۹۸ء	ایک خط لکھ چکا تھا کہ ابھی ابھی آپ کا تحریر کردہ ۶/ اگست کا مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفٰے•••
۱۲۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۳۰/۸/۱۹۹۸ء	۲۳/ اگست کے لکھے ہوئے آپ کے دونوں گرامی نامے رات کو ایک صاحب•••
۱۲۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۷/۹/۱۹۹۸ء	تحقیق کا تازہ شمارہ (۱۱-۱۰) آپ کو مل جانے کی خبر ڈاکٹر نذیر احمد•••
۱۲۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۷/۹/۱۹۹۸ء	تحقیق کا تازہ شمارہ آپ کو مل جانے کی اطلاع محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب•••
۱۲۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۴/۱۰/۱۹۹۸ء	مکتوب گرامی مورخہ ۳۰/ اگست مجھے مل گیا تھا۔
۱۲۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۶/۱۱/۱۹۹۸ء	۱۱/ نومبر کو لکھے ہوئے دو گرامی نامے ملے، شکریہ۔
۱۲۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳/۲/۱۹۹۹ء	لفافہ موصول ہوا۔ مقالہ بعنوان "راج کشن راجا" کے آف پرنٹ اور مکتوب•••
۱۲۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۴/۳/۱۹۹۹ء	آپ کے دو مکتوبات (مورخہ ۱۸ فروری اور ۲۰ فروری) کے پیش نظر، یہ خط لکھتا ہوں۔
۱۲۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۹/۵/۱۹۹۹ء	گرامی نامہ مورخہ ۷/ اپریل مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے توسط•••
۱۲۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۷/۷/۱۹۹۹ء	آپ کا کرم نامہ مورخہ ۲۵ مئی بصورت کارڈ، ۱۳/ جون کو مجھے مل گیا تھا۔
۱۳۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۹/۷/۱۹۹۹ء	ضرورۃً یہ دوسرا خط بھی لکھتا ہوں اور ۷/ جولائی والے خط کے ساتھ ملفوف کرتا ہوں۔
۱۳۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۶/۸/۱۹۹۹ء	پیکٹ ملا جس میں گرامی نامہ مورخہ ۲۵ جولائی دو تحریروں کے ساتھ ملفوف تھا۔
۱۳۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۹/۹/۱۹۹۹ء	آپ کی مرتب کردہ تیسری جلد، کتاب "ذاکر صاحب کے خط" کی ڈاک•••
۱۳۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳۰/۹/۱۹۹۹ء	ایروگرام مورخہ ۱۹/ ستمبر یہاں ۲۷ ستمبر کو پہنچا جس سے اطمینان ہوا۔
۱۳۴	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۱/۱۰/۱۹۹۹ء	محترم حنیف صاحب علی گڑھ تشریف لے جانے والے ہیں۔

۱۳۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۲/۱۰/۱۹۹۹ء	آج کی ڈاک سے پیکٹ مرسلہ مع مکتوب گرامی مورخہ ۱۴؍اکتوبر موصول ہوا۔
۱۳۶	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۸/۱۱/۱۹۹۹ء	کل شب خالد محمود صاحب (مرتب مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفی خاں)•••
۱۳۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۹/۱۱/۱۹۹۹ء	بڑا لفافہ مرسلہ ۲۰/۱۱/۹۹ آج کی ڈاک سے موصول ہوا۔
۱۳۸	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۸/۱۲/۱۹۹۹ء	موصولہ ۱۸؍دسمبر کا جواب دوسرے ہی دن دے دیا تھا ملا ہوگا۔
۱۳۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۰/۲/۲۰۰۰ء	خالد محمود صاحب اپنی تازہ تالیف ''مکتوبات دکتر غلام مصطفی خاں'' جلد دوم•••
۱۴۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲/۳/۲۰۰۰ء	آپ کا لفافہ مرسلہ (۲۵/۲/۲۰۰۰ء) سرفیس میل بک پوسٹ حیرت انگیز•••
۱۴۱	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۱/۳/۲۰۰۰ء	آپ کے خطوط کا سخت انتظار ہے روزانہ ڈاک میں آپ کا خط تلاش کرتا ہوں۔
۱۴۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۱/۳/۲۰۰۰ء	آپ کا لفافہ جس میں ۲۳ اور ۲۵ فروری کے درمیان لکھے ہوئے پانچ پوسٹ•••
۱۴۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۳/۴/۲۰۰۰ء	آپ کی طرف سے دو لفافے ۶؍اپریل اور قریبی تاریخ کو بھیجے ہوئے•••
۱۴۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۶/۵/۲۰۰۰ء	آپ کا کوئی (خط) اس طرف دو ہفتوں میں نہیں آیا۔
۱۴۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۶/۵/۲۰۰۰ء	میرا ۲۳؍اپریل کا خط آپ کو ملا ہوگا۔ آپ کا پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۱؍مارچ یہاں•••
۱۴۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۴/۶/۲۰۰۰ء	ڈاکٹر صاحب کے کاغذ مورخہ ۲ جون پر آپ کی تحریر نظر سے گزری۔
۱۴۷	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۰/۶/۲۰۰۰ء	مکتوبات عرشی کا مسودہ مرسلہ ۱۶ مئی یہاں ۲۴ مئی کو موصول ہو جانے کی اطلاع•••
۱۴۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۷/۷/۲۰۰۰ء	مکتوب گرامی ۱۴ جون اور اس کے بعد مورخہ ۲۳ جون مع مکتوبات•••
۱۴۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۷/۷/۲۰۰۰ء	لفافہ مرسلہ ۱۰ جولائی یہاں ۱۷ جولائی کو پہنچا۔
۱۵۰	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۰/۸/۲۰۰۰ء	آپ کے سب مرسلات (پروف کی تصحیح کا کاغذ یکم اگست کا پوسٹ کارڈ)•••
۱۵۱	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۴/۸/۲۰۰۰ء	آپ کے سب مراسلت (پروف کی تصحیح کا کاغذ یکم اگست کا پوسٹ کارڈ)•••
۱۵۲	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۸/۸/۲۰۰۰ء	چند روز پیشتر آپ کا ۱۴؍اگست کا مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب کو•••
۱۵۳	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۰/۹/۲۰۰۰ء	ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب کے ۲۸؍اگست کے ایروگرام میں ایک حصہ•••
۱۵۴	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۲۶/۹/۲۰۰۰ء	۲۸؍اگست کا لکھا ہوا مکتوب گرامی جو ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے بھی مزین ہے۔
۱۵۵	ڈاکٹر نجم الاسلام	۳۰/۱۰/۲۰۰۰ء	آپ کی طرف سے دو مقالات اور پیش لفظ کے پروف تصحیح شدہ مل گئے تھے۔
۱۵۶	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۰/۱۱/۲۰۰۰ء	مکتوب مورخہ ۳۰؍اکتوبر دس دنوں کے بعد ابھی موصول ہوا۔
۱۵۷	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱/۱/۲۰۰۱ء	عید سعید کی سال نو کی تہنیت قبول فرمائیے۔ بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔
۱۵۸	ڈاکٹر نجم الاسلام	۱۰/۱/۲۰۰۱ء	آف پرنٹ تیار ہو کر آ گئے ہیں بھیجنے کے لیے تیار ہیں۔
۱۵۹	ڈاکٹر نجم الاسلام	۲۵/۱/۲۰۰۱ء	لفافہ مرسلہ ۱۳ جنوری کو موصول ہوا۔
۱۶۰	ڈاکٹر مختار الدین احمد	۱۰/۲/۲۰۰۱ء	مورخہ ۱۵ جنوری آج اور ابھی ملا آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۰ جنوری کا جواب•••
☆	ڈاکٹر غلام مصطفی خاں	۱۰/۱/۲۰۰۱ء	گرامی نامہ ملا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک•••

(۱)

غزالی کالج

لطیف آباد، حیدر آباد، پاکستان

۱۹۶۶/۵/۲۷ء

محترم ومکرم ڈاکٹر صاحب سلام وآداب

قومی زبان کراچی کے تازہ شمارہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے اور مالک رام صاحب نے دہ مجلس فضلی کا کوئی نسخہ کیمرے سے حاصل کر کے ایڈٹ کیا ہے اور چھپوایا ہے۔

یہ کتاب پاکستان میں کہیں دستیاب نہیں، مجھے اس کو دیکھنے کا اشتیاق ہے۔ دہلی کو کئی خط لکھ کر کتاب منگانے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ اگر آپ ایک جلد تحفتاً (جس کی اجازت ہے) اس عاجز کے پتے پر روانہ کرا سکیں تو بڑی عنایت ہو گی۔ ورنہ اس قدر ضرور مطلع فرمائیں کہ نسخہ آپ کو کہاں سے دستیاب ہوا اور کیا اس پر فضلی کے نام کی صراحت موجود ہے۔ یا قیاساً اسے فضلی کی تصنیف ٹھہرایا گیا ہے۔

خاکسار

نجم الاسلام

(۲)

باسمہ

مختار الدین احمد

ام اے، پی ایچ ڈی، (علیگ) ڈی فل (آکسن)

علی گڑھ

۸۷/۵/۵

محترمی دکتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

میں ایک مدت سے آپ کے قیمتی تحقیقی مضامین پڑھتا رہا ہوں اور آپ کا بڑا معترف رہا ہوں افسوس کہ خط کتابت کا آپ سے موقع نہ مل سکا اور نہ آپکی ملاقات کی مسرت حاصل کر سکا۔ گزشتہ سال اپریل کو دو دن کے لیے کراچی آیا تھا۔ ایک دن غالباً یکم رمضان کو چند گھنٹوں کے لیے حیدر آباد مشفق خواجہ صاحب اور دکتر سید معین الدین عقیل صاحب کے ساتھ گیا تھا۔ مقصد اپنے استاد زادہ پروفیسر محمود میمن سے ملاقات اور پروفیسر غلام مصطفے صاحب کی زیارت تھی۔ ارادہ یہ تھا کہ یونیورسٹی آ کر آپ سے اور ڈاکٹر سخی صاحب سے ملوں گا لیکن ان دو حضرات سے ملاقاتوں کے بعد وقت نہیں رہا اور واپس آنا پڑا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ شعبے میں نہیں مل سکیں گے بلکہ کالج جانا ہوگا۔ میں تو حیدر آباد کے لیے اجنبی تھا ہی لیکن میرے دونوں رفقاء کا حال یہ تھا کہ پاکستانی بلکہ "سندھی" ہوتے ہوئے میمن صاحب کی قیامگاہ کا پتا دو گھنٹے موٹر رکشا پر گھومنے اور دس پندرہ کلومیٹر مسافت طے کرنے کے بعد ہی لگا سکے، اب ہم لوگ بیدم ہو چکے تھے اس لیے ہم نے حیدر آباد سے روانہ ہونے والی پہلی کوچ پکڑی اور صبح کے گئے ہم شام کو کراچی پہنچے۔

جاوید طفیل صاحب نے یہ خوش خبری سنائی کہ اس سال تحقیق کا طفیل انعام آپ کو تفویض ہوا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ یقین ہے آپ کو اطلاع مل گئی ہوگی اور آپ نے اسے قبول فرمالیا ہوگا۔ اسطرح آپ نے قبول کر کے اس انعام کی عزت بڑھائی ہے۔ بہت دنوں سے آپکو خط لکھنا چاھتا تھا۔ یہ موقع اچھا ہاتھ آیا چنانچہ عجلت میں یہ چند سطور لکھ کر جاوید صاحب کو دھلی بھجوا رہا ہوں اور وہی یہ خط ڈاک کی سپرد کریں گے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اپنے کسی شاگرد سے اپنے تحقیقی مقالات کی ایک فہرست مرتب کرا کے آپ روانہ فرما دیں کچھ مضامین آپ کے ضرور ایسے ہوں گے جو میری نگاہ سے نہیں گزرے ہیں اور جن سے میں مستفید نہیں ہو سکا ہوں گا۔ اگر مجموعۂ مضامین شائع ہوگیا ہے تو نام اور ناشر کا پتا تحریر فرمایئے گا۔

میں اپنے تعارف میں یہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں شعبہ عربی میں عربی ادبیات کا استاذ ہوں۔ نومبر ۱۹۸۴ء میں متقاعد ہوا۔ لیکن وائس چانسلر صاحب نے تین سال کی توسیع ملازمت میں دے دی ہے، اردو سے دلچسپی ہے، تھوڑا بہت لکھا بھی ہے لیکن وہ تحریریں آپ کی نظر سے نہیں گزری ہوں گی۔

آپ نے اپنی نئی کتاب جسکا ذکر جاوید صاحب نے مجھ سے کیا، سید حمید الدین بہاری کا ذکر ضرور کیا ہوگا ان پر ایک مختصر سا مضمون چالیس پینتالیس سال پہلے میں نے بھی رسالہ ندیم (گیا) میں شائع کیا تھا۔

سخی صاحب سے بوقتِ ملاقات میرا اسلام شوق کہیے۔ امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے اور بدستور علمی کاموں میں مصروف۔

والسلام

مختار الدین احمد

پتا: ناظمہ منزل ۲۸۶/۴ امیر نشان روڈ سول لائن علی گڈھ ۲۰۲۰۰۱

(۳)

یکم جون ۱۹۸۷ء

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب، عید مبارک

گرامی نامہ مورخہ ۵ مئی موصول ہوا۔ ممنون ہوں کہ خط لکھ کر آپ نے عزت افزائی فرمائی۔ آپ یہاں تشریف لائے۔ افسوس کہ میں شرف نیاز حاصل نہ کر سکا جس کی ایک مدت سے تمنا ہے۔

آپ کی بلند پایہ اور مفید علمی خدمات سے ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ مجھے بھی گلشن ہند حیدری پر آپ کے ایک حاشیے نے دسمبر ۱۹۸۰ء میں خدا بخش لائبریری پٹنہ پہنچایا اور اس واسطے سے قاضی عبدالودود کی خدمت میں بھی۔

یہاں میرا تعلق سندھ یونیورسٹی سے ہے جس کے شعبۂ اردو کی کلاس صبح کے اوقات میں نیو کیمپس جام شورو اور شام کی کلاسیں اولڈ کیمپس حیدر آباد میں ہوتی ہیں، ملاقات ان ہی دونوں جگہ ہو سکتی تھی۔

خوش خبری جس کا ذکر آپ کے خط میں ہے، میرے علم میں نہیں تھی، ویسے آپ کا ذریعہ اطلاع معتبر ہے۔ مل رہے

گی، اگر خدا نے چاہا۔ تاہم، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس حوالے سے آپ نے خط تحریر فرمایا اور کلمات خیر سے نوازا۔

مجموعۂ مضامین ابھی نہیں چھپا۔ شعبے کا مجلّہ حال ہی میں چھپا ہے، اس کا ایک نسخہ رجسٹری ڈاک سے ارسال ہے۔

سید حمید الدین بہاری پر آپ کا مضمون دیکھنا چاہتا ہوں، رسالہ ندیم (گیا) تو یہاں دستیاب نہیں۔ ازراہِ کرم عکسی نقل عنایت فرمایئے۔ جب بھی موقع ہو۔

محترمی ڈاکٹر ہاشمی صاحب! جواباً سلام لکھواتے ہیں۔، بخیر و عافیت ہیں اور مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بھی۔

آپ کا مخلص

نجم الاسلام

(۴)

باسمہ

ڈاکٹر مختار الدین احمد

استاد شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

ناظمہ منزل امیر نشان روڈ، دودھ پور، علیگڑھ

ٹیلیفون: ۴۵۱۷

۸۸/۸/۳ء

مکرمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

آپ کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ سال آپ کے صدر مملکت نے ایک کمیٹی کی تشکیل کی تھی جس کے ذمے رسالۂ نقوش میں شائع شدہ تحقیقی مضامین کا انتخاب اور ترتیب کا کام تھا۔ اس کمیٹی کے معتمد جمیل جالبی صاحب ہیں جن کے فرمایش پر اس ہفتہ منتخب مضامین کی فہرست میں نے انھیں بھیج دی ہے۔ منتخب مقالات پر گفتگو اور آخری انتخاب لاہور/اسلام آباد کی ایک نشست میں ہوگا جس میں میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ کے دو تحقیقی مضامین کا میں نے انتخاب کیا ہے، لیکن اگر مجموعہ دو جلدوں کے بجائے صرف ایک جلد میں شائع کرنے کا منصوبہ بنا تو میں چاہوں گا کہ بیاضِ تپش والا مضمون شریک اشاعت ہو۔ آپ کے خیال میں نمائندہ مضمون کوئی اور ہو (جو نقوش میں چھپا ہو) تو براہ کرم مطلع فرمائیں۔ آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ اگر ممکن ہو تو پسندیدہ مضمون پر آپ نظر ثانی کر دیں اسکی بہترین شکل یہ ہے کہ آپ نقوش سے اس مضمون یا مضامین کی زیروکس کاپی تیار کرالیں اور اسی پر ترمیمات و اضافے کر کے ہمیں بھیج دیں۔

مخدوم گرامی پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے حسب ذیل مضامین میں نے پسند کیے ہیں: زیب النساء کے نام چند غیر مطبوعہ خطوط، فن تحقیق، دریائے عشق کا ایک ماخذ۔

آپ کا مضمون دو آہنگ (شمارہ ۱۰۵ جون ۱۹۶۶ء) میرے پاس نہیں ہے اس زمانے کے شمارے ھندستان نہیں بھیجے گئے تھے۔ مطلع فرمائیں کہ یہ کیا مضمون ہے اور اسکا موضوع کیا ہے۔

دیوان لطف اللہ مہندس کے نسخۂ خیر پور کے عکس کے حصول کے لیے ایک عریضہ پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، اسے پڑھ لیجے اور عکس کے حصول کی کوشش میں پروفیسر صاحب سے تعاون کیجے تا کہ انھیں اس سلسلے میں زیادہ زحمت نہ ہو۔

دکتر سخی احمد ہاشمی صاحب آجکل کیا لکھ رہے ہیں ان کی خدمت میں میرا سلام شوق پہنچایئے۔
تحقیق کا پہلا شمارہ ۱۹۸۷ کا ملا تھا اس کے بعد کے شمارے دیکھنے اور ان سے استفادے کا متمنی ہوں۔
امید ہے مزاج بخیر و عافیت ہوگا　　　　　　　　والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر نجم الاسلام صاحب
شعبۂ اُردو، نیو کیمپس جام شورو، سندھ یونیورسٹی

(۵)

حیدرآباد سندھ
۲۳؍اگست ۱۹۸۸ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۳؍اگست ملا۔ شکریہ۔ پھر جواب جلد لکھنے کی ترغیب بھی ہوگئی۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے اپنے لفافے میں جواب بھیجنے کی سہولت مہیا فرمائی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتا ہوں اور یہ چند سطریں لکھتا ہوں۔

نقوش شمارہ ۱۰۵ میں، جو آپ کے پاس نہیں ہے، میرے دو مضامین شامل ہیں، تین نثری نوادر اور دو آہنگ، دونوں کی عکسی نقلیں اور بیاضِ طپش والے مضمون کی عکسی نقل، نظرِ ثانی کی ہوئی انشاءاللہ جلد ہی پیش کردوں گا۔ انتخاب آپ کی صوابدید پر۔

تحقیق کا دوسرا شمارہ زیرِ طبع ہے۔ ستمبر کے آخر تک تیار ہوجانے کی توقع ہے۔ تیسرے شمارے کے لیے کوئی مقالہ عنایت کیجیے۔ ہماری حوصلہ افزائی ہوگی اور تحقیق کی عزت بڑھے گی۔

ڈاکٹر ہاشمی صاحب کو آپ کا سلام پہنچایا۔ جواباً سلام لکھواتے ہیں اور کلماتِ خیر سے یاد کرتے ہیں۔

دیوان مہندس مطبوعہ لاہور تو غالباً آپ کے دوست کی دسترس میں ہوگا، محمود بنگلوری کی کتاب تاج میں شامل ہوکر چھپا تھا۔

نیازمند
نجم الاسلام

(۶)

باسمہ

علی گڑھ　　　　　　　　ڈاکٹر مختار الدین
۸۸/۹/۲۶

محبی دکتر نجم الاسلام صاحب　　السلام علیکم

مکتوبات امام احمد رضاؒ، عکس دیوان مہندس اور آپ کے مضامین کی زیروکس کاپی کا پیکٹ جو آپ نے ۹/۳ کو روانہ کیے تھے مجھے بحفاظت تمام موصول ہوگئے۔ دلی شکریہ قبول فرمایئے۔

آپ کے تینوں مضامین ایک نشست میں پڑھ گیا بہت محظوظ ہوا اور بہت مستفید (ہوا) ماشاء اللہ تینوں مضامین بہت اچھے معیار کے ہیں، افسوس ہوا کہ اس سے پہلے آپ کا صرف ایک آدھ ہی مضمون کیوں دیکھ سکا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ پاکستان میں آپ جیسا محقق موجود ہے۔

حاتم کی تحریر شاہ کمال کے تذکرے میں لندن میں ۱۹۵۴ء میں نظر سے گزری تھی لیکن کم وقت میں صحیح نقل تیار کرنا ممکن نہ تھا اس لیے اس سے صرف نظر کرنا پڑا۔ پھر نسخۂ سالار جنگ دیکھا اغلاط اس میں بھی ہیں۔ نسخۂ انجمن ترقی اردو تو میرے پاس مہینوں رہا اس زمانے میں میں رقّت شاگرد جرات اور سلیمان شکوہ کے اشعار کے مجموعے مرتب کر رہا تھا۔ جن کا مقابلہ میں نے نسخۂ کلکتہ سے کر لیا تھا۔ پھر دوسرے کاموں میں لگ گیا یہ مجامیع بھی کہیں کاغذات میں دب گئے اور نسخۂ مفرح الضحک بھی شائع کرنے کا خیال دور ہوتا گیا، آپ نے بہت اچھا کیا کہ اسے شائع کر دیا۔

بیاض تپش بڑے کام کی چیز ہے اور آپ نے اس پر نہایت خوبصورت مضمون لکھا ہے، آپ کے مضمون سے اسکی اہمیت کا احساس ہوا۔ پوری بیاض شائع کرنے کے لائق ہے۔ کم از کم یہ تو کیا جائے کہ اس کا تفصیلی تعارف ہو اور بعض اہم مندرجات کا پورا متن شائع کیا جائے۔ یہ کام اگر اب مصروفیات کے باعث نہ کر سکیں تو کسی ذی استعداد ریسرچ اسکالر کو اس کام پر لگائیے جو وہ پی ایچ ڈی کے کام کے طور پر آپ کی نگرانی میں اسے مرتب کرے۔

ڈکٹر جائسی نے مجموعۂ مضامین انعکاس (علی گڑھ ۱۹۸۷) میں دو فارسی مثنویوں (نیرنگ عشق اور ناھید واختر) کا ذکر کیا ہے ناھید واختر انھوں نے چھاپ بھی دی ہے لیکن انھوں نے شاعر کا نام مبارک اختر لقب اچھے میاں اور تخلص اختر بتایا ہے۔

آگاہ کی ایک نثری تحریر ایشاٹک سوسائٹی کلکتہ میں محفوظ ہے میں نے یہ اردو تحریر نقل کر لی تھی اور ابھی کئی سال پہلے تک میرے کاغذات میں تھی۔ یاد آتا ہے کہ جامعۂ کلکتہ کے ایک استاد نے اسے شائع بھی کیا ہے۔ مخمس کا ذکر بھی کہیں نظر سے گزرا ہے۔

کیا تپش کا کوئی اردو خط/رقعہ بھی بیاض میں محفوظ ہے، مجھے اردو کے قدیم خطوط کی تلاش ہے۔

پس نوشت لکھ کر آپ نے مضمون اور زیادہ مفید کر دیا ہے راجا شاگرد تپش کے دواوین پر تپش کے دیباچے اردو میں ہیں یا فارسی میں؟ مجموعی تعداد صفحات کی کیا ہے۔

دیوان شائق؟ یہ کس کا دیوان ہے؟ مضمون نقوش میں جلد نہ چھپے تو جاوید طفیل سلمہ سے اجازت لے کر کہیں اور شائع کر دیجے۔ لیکن پہلا حق نقوش کا ہے جس کے لیے آپ نے مضمون لکھا ہے۔

میں نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں حبیب گنج جا کر وقائع عبدالقادر خانی کے اہم حصے نقل کر لیے تھے۔ اب یہ نسخہ علی گڑھ آ گیا ہے آپ جب بیاض پر کام کریں تو اسوقت لکھیں مشتبہ مقامات کی تصحیح آپ کو بھیج دوں گا۔ ڈکٹر ایوب قادری مرحوم کا ترجمہ دراصل اس نقل پر مبنی ہے جو مولوی معین الدین مرحوم نے تیار کی تھی اگر انھوں نے اصل سے اچھی طرح مقابلہ نہیں کیا ہے تو غلطیاں ترجمے میں بھی آ گئی ہوں گی۔

کسی اور شاعر کی بیاض آپ کی نظر میں ہو یا اس پر مضمون چھپا ہو تو مطلع کیجیے۔ میں ایسی تین چار بیاضوں پر جن کے مرتبین خود شاعر ہوں، مضامین ایک مجموعے میں شائع کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس ''بیاض رنگین'' ہے لیکن اسکی وہ اھمیت نہیں جو بیاض تپش کی ہے، لیکن خیر۔

آپ کی قاضی عبدالودود صاحب سے خط کتابت ہو یا آپ کے کسی دوست سے تو ان کے خطوط کے عکس ارسال فرمایئے۔ رشید احمد صدیقی مرحوم کے خطوط ورقعات بھی جمع کر کے شائع کر رہا ہوں۔

معاف کیجیے گا کل صبح دھلی کا سفر درپیش ہے رات کے (ساڑھے گیارہ) بج رہے ہیں آپ کے یہاں سے خبروں کے بعد قرآن شریف کی تلاوت ہو رہی ہے۔ خط عجلت میں لکھ رہا ہوں۔ بدخط بھی ہوں اور باریک بھی لکھتا ہوں آپ لوگوں کو پڑھنے میں زحمت ہوتی ہوگی۔ شرمندہ بھی ہوتا ہوں، بخی صاحب کی تو میں نے کوئی تحریر نہیں دیکھی، پروفیسر غلام مصطفے صاحب کا خط ایسا پاکیزہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے چومنے کو دل چاہتا ہے اور آپ کی تحریر ایسی جاذب نظر اور خوبصورت ہوتی ہے کہ آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ یہ بتایئے آپ روشنائی کون سی استعمال کرتے ہیں؟ کیا نام ہے کہاں کی بنی ہوئی ہے؟

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے

والسلام

مختار الدین احمد

(۷)

۱۸ر نومبر ۱۹۸۸

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

مخدومی ڈاکٹر مصطفے خاں صاحب نے اپنے نام آیا ہوا آپ کا تازہ خط بھجوایا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ میرے تین مضامین کے عکس بھی آپ کو مل گئے۔ کلمات خیر کے لیے جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں، تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

''تحقیق'' کا دوسرا شمارہ چھپ کر آیا ہے۔ ایک نسخہ ڈاک کے ذریعے ارسال کیا جاتا ہے۔

نیازمند

نجم الاسلام

(۸)

حیدرآباد، سندھ

۴ر دسمبر ۱۹۸۸ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

۱۸ر نومبر کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں اور شعبے کے مجلّے ''تحقیق'' کا شمارۂ دوم بھی۔ اس کے بعد، آپ کا ۲۶ ستمبر کا خط ملا، مزید یہ کہ آج ڈاکٹر ہاشمی صاحب کے نام آپ کا اُسی تاریخ کا خط بھی پڑھنے کو ملا۔ جواب میں یہ خط لکھتا ہوں۔ حوصلہ افزائی کے لیے جو کلمات آپ نے ۲۶ ستمبر کے خطوط میں تحریر فرمائے ہیں، دل سے ان کی قدر کرتا ہوں اور

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔کلیات مرزا جان طپش چھپوانے کا ارادہ ہے، بیاض طپش چھپوانے کا بھی انتظام کیا جائے گا، جیسا کہ آپ نے توجہ دلائی ہے۔

مثنوی اچھے صاحب کے سلسلے میں آپ نے ڈاکٹر جائسی کے مجموعۂ مضامین کی طرف توجہ دلائی ہے۔اسے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔نور خاں آگاہ کی نثری تحریر کہاں چھپی ہے اور کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟ طپش کا کوئی اُردو خط/رقعہ بیاض میں نہیں ہے۔کلیات طپش میں راجا کے پانچ دواوین کے دیباچے، اور ایک مرزا ابوالقاسم خاں قاسم (شاگرد طپش) کے دیوان کا دیباچہ، اور کم وبیش چالیس تہنیت نامے/ رقعے ہیں، یہ سب کے سب فارسی میں ہیں۔''بہارستان ضمائر'' جس کا ذکر ریاض الوفاق میں ہے اور بتایا ہے کہ اس میں طپش اور ذوالفقار علی مستؔ کی مکاتبت ہے، ابھی تک چھپی ہوئی ہے۔اس کا کھوج تو شاید آپ ہی لگا پائیں۔دیوان شائق پر مضمون ان شاءاللہ جلد چھپوایا جائے گا۔

قاضی عبدالودود اور رشید احمد صدیقی کے خطوط ورقعات یہاں ملنے کا امکان کم ہے، کم سے کم میرے علم میں نہیں۔البتہ رشید احمد صدیقی کے خطوط، حیرت شملوی مرحوم کے نام ایک بڑی تعداد میں ''حیرت شملوی اکیڈمی'' صادق آباد ضلع رحیم یار خان (بھاول پور) میں ہیں۔رشید صاحب۔کے سختی سے منع کرنے کی وجہ سے حیرت صاحب انھیں کہیں چھپوانہیں سکے تھے۔

وقائع عبدالقادر خانی کا اصل فارسی متن تو چھپنا چاہیے۔اس سے رجوع کرنے کی اکثر ضرورت پیش آتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب! اس میں طپش، اور شمس الدولہ اور اس کے متوسلین واقرباء کا ذکر جہاں جہاں آتا ہے، میں اس کا اصل فارسی متن چاہتا ہوں۔کیا اس حصے کی عکسی نقل مل سکتی ہے؟

اب میں ڈاکٹر ہاشمی صاحب کے نام آپ کے خط کے حوالے سے کچھ لکھتا ہوں۔زیر تجویز رسالہ'مخدوم جہاں' میں لکھنے کے لیے آپ نے ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب) کو کیوں نہیں لکھا، وہ بفضلہٖ اب بھی بہت کچھ لکھتے ہیں اور معیار ومقدار میں سب سے آگے ہیں۔ملفوظات پر ایک مضمون میں بھی پیش کروں گا۔انشاء اللہ۔میرے پاس شاہجہانی اور عالمگیری دور کے ایک صوفی شاہ عزیز اللہ دہلوی کے سوانح پر ایک کتاب ''راحت الارواح''، قلمی ہے۔جس میں ملفوظات بھی بہت کچھ ہیں۔یہ میاں میر اور ملا شاہ کے سلسلے کے قادری بزرگ ہیں جو داراشکوہ کے قتل کے بعد معتوب ہوگئے تھے۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی مطبوعہ کتابوں کی ایک فہرست اس خط کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔کسی کتاب کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیں۔مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔سندھ یونیورسٹی میں ذخیرۂ میمنی کے مخطوطات کی فہرست آپ کو راقم کے مضمون ''بیاض مقیم'' مشمولہ تحقیق شمارۂ دوم میں مل جائے گی۔ابن خلکان کی تحریر یہاں کے کسی مخطوطے پر نہیں ہے۔بلکہ بہت پرانا مخطوطہ بھی صرف ایک ہی ہے۔جس پر کیٹلاگر کا دیا ہوا نام ''کتاب فی اللغتہ'' درج ہے اور مالک مخطوطہ کا ایک نوٹ بھی اس میں آتا ہے، کہ یہ قلمی کتاب مولانا شبلی کو دکھائی تھی انھوں نے اسے دوسری، تیسری صدی ہجری کی کتاب بتایا، مزید یہ کہ مولانا میمنی نے اپنے کتاب خانے کی جو فہرست مطبوعات ومخطوطات کبھی اپنے قلم سے لکھ کر تیار کی تھی، اس کی ایک عکسی نقل (۳۹ صفحات کی) پنجاب یونیورسٹی کے کتاب خانے میں ہے۔اس کی ایک نقل حاصل کرنے کی میری بھی خواہش ہے۔مل گئی تو ایک نقل آپ کی خدمت میں بھی پیش کی جائے گی۔اور ابن خلکان کی تحریر والے مخطوطے کا کھوج لگانے کی کوشش بھی کی جائے گی۔ سندھ یونیورسٹی کے ذخیرۂ میمنی کی کتابوں کی تعداد یہ ہے: اُردو ۹۱، عربی ۱۳۳۴، فارسی ۶۸، مخطوطات ۴۱ (رسائل وجرائدان کے

علاوہ)۔طول کلام کے لیے معذرت، لیکن کیا کیا جاسکتا ہے دو خطوط کا جواب ایک خط میں لکھا ہے۔ڈاکٹر صاحب! جو پختگی اور عالمانہ انداز آپ کی شانِ خط میں [ہے] اس کی تو خوبی ہی جداگانہ ہے۔آپ کو "بدخط" کہا جائے گا تو بدخط کے معنی ہی بدل جائیں گے اور یہ اپنے اصل معنی کھودے گا۔باریک ضرور لکھتے ہیں آپ، لیکن اس میں تو ہمارا فائدہ ہے۔آپ کے خطوط معلومات سے پر ہیں۔خط باریک ہونے کی وجہ سے کام کی باتیں زیادہ آ گئی ہیں۔

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب اور محترمی ڈاکٹر ہاشمی بحمد اللہ بخیر و عافیت ہیں۔

فقط

نجم الاسلام

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی مولفہ و مرتبہ کتابیں

۱۔ سید حسن غزنوی
۲۔ فارسی پر اردو کا اثر
۳۔ تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی میں)
۴۔ حالی کا ذہنی ارتقاء
۵۔ علمی نقوش
۶۔ فارسی کے قدیم شعراء
۷۔ رسائل مشاہیر نقشبندیہؒ
۸۔ ملفوظات صوفیہ
۹۔ ارشاد رحیمیہ
۱۰۔ ہدایت الطالبین
۱۱۔ تحفۂ زوّاریہ
۱۲۔ وسیلۃ القبول (دو حصے)
۱۳۔ ادبی جائزے
۱۴۔ تحریر و تقریر
۱۵۔ متین برہان پوری کے مرثیے
۱۶۔ سندھی اردو لغت
۱۷۔ اردو سندھی لغت
۱۸۔ تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی (آخری پارہ)
۱۹۔ ترجمہ قرآن پاک از مخدوم نوح (پہلا پارہ)
۲۰۔ دیوان روشن
۲۱۔ دیوان عظیم تتوی
۲۲۔ اثبات النبوہ
۲۳۔ رسالۂ تبلیلیہ
۲۴۔ مکاشفات عینیہ
۲۵۔ فضائل صحابہؓ
۲۶۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ: تحقیقی جائزہ
۲۷۔ تاریخ اسلاف
۲۸۔ ثقافتی اردو
۲۹۔ ضیاء القرأت
۳۰۔ انتخابِ مکتوبات امام ربانی
۳۱۔ سوانح امیر کلالؒ
۳۲۔ سعید البیان
۳۳۔ مسائل اربعین
۳۴۔ گلشن وحدت
۳۵۔ مکتوبات سیفیہؒ
۳۶۔ مجمع البحرین
۳۷۔ قرآنی عربی
۳۸۔ برصغیر میں فارسی ادب (انگریزی)
۳۹۔ تحقیقی جائزے
۴۰۔ وصال احمدیؒ

۴۱۔ رسالۂ سلوک
۴۲۔ جامع القواعد (حصۂ نحو)
۴۳۔ مکتوبات امام ربانیؒ (تین دفتر)
۴۴۔ لوائح خانقاہ مظہریہؒ (مکتوبات)
۴۵۔ مکتوبات معصومیہؒ (تین دفتر)
۴۶۔ اردو میں دینی ادب
۴۷۔ اقبال اور قرآن
۴۸۔ معارف اقبال
۴۹۔ سبیل الرشاد
۵۰۔ ندائے سحر
۵۱۔ اردو میں قرآن وحدیث کے محاورات
۵۲۔ سراج منیر
۵۳۔ مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشتِ کابل
۵۴۔ ترجمۂ حضرات القدس
۵۵۔ خزینۃ المعارف حضرت خواجہ عبیداللہ سرہندی
۵۶۔ ترجمۂ زبدۃ المقامات
۵۷۔ مطالب القرآن
۵۸۔ منتخبات (منتخب مقالات)
۵۹۔ ہمارا علم وادب
۶۰۔ دیوان مظہریہ خریطۂ جواہر

(۹)

باسمہ

فون نمبر ۳۰۶۸

جامعۂ اُردو، علی گڑھ

نمبر۔۔۔۔ علی گڑھ ۲۷/۱۲/۱۹۸۸ء

محبی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مؤرخہ ۱۲/۴ ملا ممنون ہوا۔ یہ میرے خط مؤرخہ ۲۶ ستمبر کے جواب میں ہے۔
مثنوی اچھے صاحب کی زیروکس کاپی بھیج رہا ہوں۔ نورخان آگاہ کی نثر ایشیاٹک سوسائٹی سے نقل کر کے میں دس بارہ سال ہوئے لایا تھا لیکن تلاش پر نہیں ملی، اس پر مضمون لکھنے کا خیال تھا لیکن معلوم ہوا ایک عزیز اسے شائع کرنا چاہتے ہیں اس لیے اسطرف توجہ نہیں کی۔ اب معلوم ہوا انھوں نے شائع کر دی ہے۔ لیکن میری نظر سے ان کا مضمون نہیں گزرا۔ ان کا نام اور پتا لکھتا ہوں: ڈاکٹر عبدالمنان IX امداد علی لین کلکتہ۔ ۱۶ لیکن مناسب ہوگا انھیں شعبۂ اردو کلکتہ یونیورسٹی کے پتے پر لکھیے۔ میں نے گھر کے پتے پر ایک خط لکھا تھا جواب ضرور آتا معلوم ہوتا ہے مکان انھوں نے بدل لیا ہے۔ میں بھی کوشش کروں گا۔
وقائع عبدالقادر خانی سے تپش آپ نے لکھا ہے کہ تپش اپنا تخلص (طوء سے) طپش لکھتے تھے جب وہ اسطرح لکھتے تھے تو ہم کیوں اس میں تبدیلی کریں، ہمیں طپش ہی لکھنا چاہیے اور شمس الدولہ کے متعلق اقتباسات بھجوانے کی کوشش کروں گا یونیورسٹی کھلنے کے بعد ایک صاحب شعبۂ فارسی میں لیکچرر ہیں وہ دھلی سے آجائیں تو یہ کام ان کے سپرد کردوں ورنہ میں خود کسی دن جا کر نقل کرلوں گا مطمئن رہیں۔ میں حبیب گنج سے شعرا کے متعلق اہم اقتباسات نقل کر کے لایا تھا، خیال تھا کہ شائع کرادوں گا لیکن اسکا موقع نہیں ملا۔
مخدوم جہاں ابھی ابتدائی حالت میں ہے ایک عزیز کمال جعفری (یہ پروفیسر محفوظ الحق مرحوم (کلکتہ) کے عزیزوں

میں ہیں اور اسوقت آل انڈیا ریڈیو دھلی سے متعلق، صوفی منش آدمی ہیں اپنی جیب سے رسالے کے اخراجات ادا کر رہے ہیں، ابھی ایسا معیار اس کا قائم نہیں ہوا ہے اس لیے پروفیسر غلام مصطفیٰ صاحب کو لکھنے میں تردد رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ان کی علالت اور مصروفیات کا علم ہے، ان کے ایک عقیدت مند مصطفائی صاحب آئے تھے کہتے تھے مریدین ومعتقدین کا ہجوم رہتا ہے۔ خیال یہ ہوا کہ میں انھیں لکھوں گا تو چونکہ مجھ سے بہت محبت فرماتے ہیں وہ ضرور ایک مضمون لکھنے بیٹھ جائیں گے میرا دل رکھنے کے لیے۔ لیکن اب آپ لوگوں کے خطوں میں میں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ تصوف یا کسی بزرگ پر ان کا کوئی پرانا مضمون بھی مل جائے تو نظر ثانی کرا کے بھیج دیجیے

پھر خیال آیا کہ ممکن ہے پروفیسر صاحب کے مضمون کی برکت سے رسالہ کامیاب ہو جائے اس لیے مصطفائی صاحب کی معرفت ایک عریضہ ان کی خدمت میں مضمون کے لیے پیش کیا ہے۔ کمال جعفری صاحب کو لکھدیا ہے کہ اسکے دونوں شمارے بھیج دیں۔

آپ راحت الارواح پر مضمون ضرور بھیجیے، ایک آدھ مضمون اور بھی، اگرچہ یہ رسالہ ابھی ایسا نہیں ہے کہ آپ لوگوں کے مضامین کا مستحق ہو، لیکن آپ لوگ اگر اعانت کریں تو اس کا معیار بلند ہوگا ان شاءاللہ۔

کتاب فی اللغۃ دیکھ کر اسکا کچھ حال لکھ بھیجیے کہ معلوم ہو یہ کیا کتاب ہے۔ ابتدا اور انتہا کی کچھ عبارتیں بھی مطلوب ہیں اگر بہت اہم کتاب ہوتی تو حضرۃ الاستاذؒ ضرور اسے شائع کرتے۔ پھر بھی اسکے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔ کتبخانہ میمنی کی فہرست جوان کے قلم کی پنجاب یونیورسٹی میں ہے وہ میں نے منگوالی ہے لیکن اسوقت اسکی تلاش مشکل ہے۔ جس کتاب پر ابن خلکان کی تحریر ہے وہ غالباً عمر میمن سلمہ اپنے ساتھ لے گئے، ان کی بہن صفیہ میمن نے کراچی میں مجھ سے کہا تھا کہ قیمتی ساری کتابیں وہ لے گئے ہیں۔ میرا خیال ہے استاذ نے کچھ خاص کتابیں اپنے پاس رکھ لی ہوں گی اور انھیں کتبخانہ سندھ میں داخل نہیں کیا ہوگا، یہ سب کتابیں اب امریکہ میں ان کے پاس ہوں گی۔

اگر حیدرآباد میں زیروکس کاپی آسانی سے بن جاتی ہو اور آپکو زیادہ زحمت نہو تو کلیات تپش سے دواوین راجا کے دیباچوں کی نقل بھجوا دیجے، راجا کے بارے میں ایک نوٹ بھی۔ مرزا ابوالقاسم کے دیوان کا دیباچہ بھی۔ ان بزرگ سے میری خاص دلچسپی ہے جو غالب سے ان کے تعلقات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کا صاحب دیوان ہونا معلوم تھا شائد نساخ نے اسکا ذکر بھی کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ دیوان مفقود ہے۔ یہ وہی معاملہ ہوا کہ میر مہدی مجروح کا تذکرہ طلسم راز، مفقود ومعدوم ہے لیکن غالب کے دیباچے کی وجہ سے جو کلیات نثر میں موجود ہے اسکی یاد باقی ہے۔ کلیات تپش میں چالیس تہنیت ناموں اور رقعات کا آپ نے ذکر کیا ہے، کیا غالب یا اسکے سفر کلکتہ کے متعلق کچھ روشنی ان خطوط سے پڑتی ہے؟ کاش مست وطپش کے خطوط کا مجموعہ مل جائے۔

ایوان غالب کے جلسے میں شرکت کے لیے بنگلہ دیش سے دکتر کلیم سہسرامی آئے ہوئے ہیں ۱۶ ار کو دھلی میں ان سے ملاقات ہوئی تھی علی گڑھ بھی آنے والے ہیں انھیں متوجہ کروں گا کہ اسے وہاں تلاش کریں۔ لاہور سے منیر احمد شیخ اور دکتر سلیم اختر آئے ہوئے ہیں سلیم اختر صاحب ابھی اٹھ کر میرے پاس سے گئے ہیں یہ خط لکھ کر ان کے حوالے کرتا ہوں اسطرح توقع ہے کہ جلد پہنچ جائے گا۔

ریاض الوفاق کے ذکر پر یاد آیا میں نے اہم شعرا کے تراجم جرمنی میں بیٹھ کر خود اپنے قلم سے نقل کیے تھے مجھے

مضمون کی شکل میں اسی زمانے میں شائع کرنے کا خیال تھا جو پورا نہ ہو سکا۔ ایران سے اس تذکرے کا ۰۰۰۰ ناقص اڈیشن نکلا جو آپ نے دیکھا ہوگا اور پٹنہ سے ناقص تر۔ اس تذکرے کے اچھے اڈیشن کی اب بھی ضرورت ہے۔

لیجیے یہ کاغذ نبڑ گیا داستان تمام کرتا ہوں، پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب اور ڈاکٹر سخی احمد ہاشمی صاحب کی خدمت میں سلام شوق۔ امید ہے مزاج بخیر و عافیت ہوگا۔ والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

حضرت کی تصانیف کی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی ہوگی یہ ہم دور افتادگان کو اگر آپ فہرست نہ بھیجتے تو کبھی معلوم نہ ہو سکتا۔ ان کتابوں میں سے ۳، ۶، ۱۳، ۳۸، ۵۸، ۶۰ سے میری دلچسپی گہری ہے ان میں سے جو بھی آسانی سے مل سکیں بھجوا دیجیے۔ حضرت کے معتقدین میں اگر کوئی اسطرف آ نکلے تو مکتوبات امام ربانی اور مکتوبات معصومیہ بھی۔ مضمون کے لیے حسب ہدایت ایک عریضہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت بابرکت میں پیش کر رہا ہوں۔

(۱۰)

۲۷ر جنوری ۱۹۸۹ء

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مکتوب گرامی مورخہ ۲۷ر دسمبر مجھے مل گیا تھا، اور آپ کے مطبوعہ مضامین (ڈاکٹر اسٹرن، دیوان حاتم مکتوبۂ فارغ، منشی نجم الدین، اور فہرست نمائش گاہ مخطوطات و نوادر [علی گڑھ]۔ دستخطی مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۸۸) بھی، جن کے مطالعے سے بہت سی معلومات ملیں اور بصیرت حاصل ہوئی۔ ڈاکٹر جائسی کے مضمون کی عکسی نقل (دستخطی ۲۸ دسمبر) بھی ملی۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اسی دوران، طہماس نامہ پر آپ کے مضمون کی عکسی نقل پروفیسر محمد اسلم صاحب (لاہور) کی مہربانی سے ملی اور میں اس سے بھی مستفید ہوا۔ خدا خوش رکھے اور آپ کے علمی فیوض کو جاری و ساری۔

اپنے استاد کی یاد میں آپ نے بہت اچھا مجلّہ نکالا۔ آپ کا ارسال کردہ یہ مجلّہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے میرے ہی ذریعے پروفیسر محمد محمود میمن صاحب کو بھجوایا تھا اور وہ میں نے خود پہنچایا تھا۔ اُس زمانے میں، اُن کے بھائی، عمر میمن بھی امریکہ سے آنے والے تھے۔ غالباً وہ مجلّہ عمر میمن صاحب تک پہنچ گیا ہوگا، اور اس کی قدر بھی کچھ وہی کریں گے۔

رسالہ 'مخدوم' جہاں میں اشاعت کے لیے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کے انگریزی مقالے کا اُردو ترجمہ اس خط کے ساتھ بھیجا جاتا ہے، باقی کچھ مضامین آئندہ۔

'کتاب فی اللغۃ' کے ابتدائی چند اوراق (مع Fly Leaves) اور آخری صفحے کی عکسی نقل ارسال ہے۔ طپش کے ایک دیباچے کی عکسی نقل بھی پیش کی جاتی ہے۔ اگر کسی فوری علمی کام کی تکمیل کے لیے، ناگزیر طور پر اس سے زیادہ کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیے۔ کلیات طپش چھپوانے کا ارادہ ہے۔ طپش کا انتقال غالب کے سفر کلکتہ سے کم بیش ۱۵ سال پہلے ہو چکا تھا، اس لیے کسی رقعے میں غالب کے سفر کلکتہ کے ذکر کا تو کوئی امکان نہیں۔

ایک صاحب علی گڑھ واپس جانے والے ہیں۔ آمادہ ہو گئے تو ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی چند کتابیں جن

کے لیے آپ نے لکھا ہے، بھجوائی جاسکیں گی۔

نیازمند
نجم الاسلام

بخدمت گرامی:
جناب پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب
ناظمہ منزل، امیر نشان روڈ، علی گڑھ۔
منسلکات ۳ (حسب ذکر بالا)۔ میٹریل جداگانہ ارسال کیا جاتا ہے۔ 30.1.89

(۱۱)

چھٹی کل پاکستان اہل قلم کانفرنس

۱۷۔۱۸؍ اکتوبر ۱۹۸۷ء

12-2-89

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

اِس خط سے قبل ایک پیکٹ عکسی نقول وغیرہ کا ا (اور ایک خط جداگانہ) آپ کی خدمت میں رجسٹرڈ پوسٹ سے ارسال کیا ہے۔ دیر سویر سے ملے گا۔

کل ایک صاحب علی گڑھ واپس ہوتے ہیں۔ آپ کی یونیورسٹی کے فزکس ڈپارٹمنٹ سے وابستہ ہیں۔ انشاء اللہ یہ خط، اور آپ کے لیے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی چند کتابوں کا پیکٹ پہنچائیں گے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کے نام مشاہیر کے چند خطوط کی عکسی نقلیں بھی ہیں جو آپ چاہتے تھے ا۔ از راہ کرم رسید سے مطلع فرمائیں۔

نیازمند
نجم الاسلام

بخدمت گرامی:
جناب پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ۔

ا اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے مضمون کا مسودہ برائے رسالہ مخدوم جہاں۔

(۱۲)

ڈاکٹر مختار الدین

علی گڑھ

۸۹/۲/۱۶

مکرمی دکتر نجم الاسلام صاحب
السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۲۷؍ جنوری ملا، ممنون ہوا۔

محمود میمن بھائی نے تو رسید بھی نہیں بھیجی، آپ کے گرامی نامے سے معلوم ہوا کہ آپ نے خود مجلّہ کا میمن نمبر ج ۲

انھیں لے جا کر دیا تھا۔ ان کے عدم التفات کا شکوہ کروں تو بیجا تو نہوگا! ملاحظہ فرمایئے کہ یہ ایک ہزار صفحات کے دو شمارے میں نے کسی سندھی عالم یا ھندستانی یا عرب مصنف پر نہیں ان کے والد ماجد پر نکالے ہیں۔ اسکی پہلی جلد عمر میمن صاحب کو میں نے امریکہ بھیجی تھی، آج تک رسید نہیں آئی۔ اسے آپ کیا کہیں گے۔

اصل میں مجھ سے ایک غلطی ہوئی، محمود صاحب کو جواب کے لیے مجھے ایک لفاف پاکستانی ٹکٹ لگا کر بھیج دینا چاہیے تھا!

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''عمر میمن آنے والے ہیں اس مجلے کی قدر بھی وہی کریں گے''۔ آپ نے ان کی قدر دانی کا حال تو سن لیا نا؟

کتاب فی اللغۃ کے کچھ اوراق کا عکس ملا بہت ممنون ہوا۔ نسخے کے (کی) شان خط سے بھی اسکی قدامت ظاہر ہوتی ہے جب تک پوری کتاب بہت غور سے نہیں پڑھی جائے مصنف کا پتا نہیں چل سکتا نہ کتاب کا نام معلوم ہوسکتا ہے۔ ویسے جب استاذ مرحوم کو اسکا پتا نہ چل سکا کہ یہ کون سی کتاب ہے پھر تو مشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ اسکے صفحات کی تعداد کیا ہے؟

رہی علامہ شبلی نعمانی کی وہ تحریر جس سے ان کی کتاب کے بارے میں عدم واقفیت کا اظہار ہوتا ہے باعث تعجب نہیں اس لیے بھی کہ وہ اس میدان کے آدمی نہ تھے۔

طپش کا تحریر کردہ دیباچہ ملا اس کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بقیہ تحریریں نہ بھیجیے آپ کلیات طپش چھپوایئے اور ھندستان سے کچھ معلومات کی ضرورت ہو یا کسی حوالے کی تو بلا تکلف لکھیے۔ بیاض طپش بھی ضرور مرتب کر کے شائع کیجے آپ کے مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بیاض میں بڑی اہم اور مفید معلومات درج ہیں۔

تحقیق کا دوسرا شمارہ ملا۔ اس میں کئی مضامین قیمتی ہیں آپ کا مضمون خاص طور پر بہت پسند آیا۔ آپ کے ایک مضمون نگار نے سکینہ کی تاریخ ادب اردو پر میری تنقید کا بار بار ذکر کیا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی عنایت ہے وہ تو چالیس پینتالیس سال پہلے کا مضمون ہے۔

آپ نے کسی خط میں میرے ایک مضمون کی نقل طلب فرمائی تھی، اب یاد نہیں آتا کس مضمون کی۔ عالمِ علی عظیم آبادی والے مضمون کی یا حمید الدین احمد بہاری (فورٹ ولیم کالج) پر جو مضمون میں نے لکھا تھا اسکی ضرورت ہے۔ یہ دونوں مضامین رسالہ ندیم (گیا) میں ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ چھپے تھے۔

تحقیق کا تیسرا شمارہ کب تک شائع ہو رہا ہے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

پروفیسر نجم الاسلام صاحب

صدر شعبہ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو (سندھ)

(۱۳)

باسمہ تعالیٰ

علی گڑھ

۸۹/۲/۱۶

محترمی جناب پروفیسر صاحب

السلام علیکم

مضمون موصول ہوا بہت اچھا مضمون ہے اور اس قدر وقیع کہ مجھے رسالۂ مخدوم جہاں کو بھیجنے میں تامل تھا بہرحال یہ اس رسالے کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں آپ کا یہ قیمتی مضمون شائع ہو رہا ہے۔

استاذ مرحوم نے ممتاز حسن کی فرمائش پر عجمی ادب پر زبانی کچھ لکچر دیے تھے جو اردو نامہ (کراچی) میں شائع ہوئے تھے۔ میں نے ان کا عکس منگوا کر ترجمہ و تعلیقات کے ساتھ اپنے مجلّہ المجمع العلمی الھندی (میمن نمبر جلد دوم) بھی مجالس۔۔۔۔ عنوان سے شایع کیے تھے اس کا ایک نسخہ جناب کی خدمت میں بھیجا تھا آپ کو ملا ہوگا۔

ممنون ہوں گا اگر اس کے بارے میں اپنی رائے اور مشورے سے مستفید فرمائیں۔ علیحدہ کتابی شکل میں چھاپنے کا خیال ہے اس لیے آپ کے مشوروں کی خاص طور پر ضرورت ہے۔

یاد آتا ہے کہ ڈاکٹر ہادی حسن صاحب کی کتاب کے ساتھ یہ رسالہ بھی سمیع الدین مصطفائی صاحب کے ہاتھ بھجوایا گیا تھا۔ دعاؤں میں یاد رکھیے

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا۔ والسلام نیاز مند

مختار الدین احمد

(۱۴)

بسمہ تعالیٰ

نیپا ہوسٹل

کراچی

۸۹/۶/۲۶

مجی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

میں عمان سے ۲۴ر کو کراچی پہنچا، دو تین دنوں میں ان شاء اللہ لاہور جا رہا ہوں۔

یہاں آپ کے بارے میں ایک تشویشناک خبر شائع ہوئی تھی لیکن سمیع الدین صاحب کہتے ہیں کہ انھیں اس واقعے کی اطلاع نہیں ہے اور وہ جمعہ کو آپ سے ملے ہیں اور بفضلہٖ آپ خیر و عافیت سے ہیں۔ خدا کرے خبر غلط ہو۔ اللہ آپکا حافظ و ناصر ہو۔

میں حضرت کے پاس حاضر ہونے والا تھا آپ لوگوں سے بھی ملاقات کی مسرت حاصل کرتا لیکن مشفق خواجہ صاحب اوردوسرے احباب نے بتایا کہ آپ کے یہاں حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بہر حال خدا آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔
تحقیق کا نیا شمارہ کب تک شائع ہوگا مطلع فرمائیے گا۔
امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام

مخلص

مختارالدین احمد

تردد ہے اس لیے بہت ممنون ہوں گا اگر آپ اپنی خیر و عافیت کے دو فقرے مشفق خواجہ صاحب کے پتے پر بھیج کر ممنون فرمائیں۔

(۱۵)

University of Sindh

CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro(Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

29-6-89

محترمی ڈاکٹر صاحب   سلام و آداب

سمیع الدین صاحب نے آپ کا مکتوبِ گرامی ۲۶ جون پہنچایا۔ تہ دل ممنون ہوں کلمات خیریت کے لیے۔ خیر درست ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ افسوس کہ یہاں کے حالات ٹھیک نہیں، اور آپ (سے) ملاقات کا امکان جاتا رہا اس سفر کے موقع پر حالات ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق شمارہ سوم کی اشاعت میں بھی دیر ہوگئی ہے۔ پچاس صفحات چھپنے باقی ہیں۔

نیازمند

نجم الاسلام

(۱۶)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:4517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated۸۹/۱۲/۱۹

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب   السلام علیکم

مجلۂ تحقیق کا تیسرا شمارہ موصول ہوا۔ بہت خوش ہوا اسے دیکھ کر اور بہت متمتع ہوا اس کے مضامین سے۔ جزاک اللہ بہت اچھا اور مفید شمارہ آپ نے شائع کیا ہے۔ ایسے ناخوشگوار حالات میں ایسے اچھے مضامین لکھ کر اور دوسروں سے لکھوا کر آپ نے شائع کیے ہیں اس پر جس قدر مبارک دی جائے کم ہے۔

ان سطور کو صرف رسید سمجھیے۔ یہ شمارہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو پڑھنے کو دیا ہے وہ ایران گئے ہوئے ہیں، وہ واپس آجائیں تو بعض امور کے بارے میں کچھ لکھوں گا۔

اب شمارہ (۴) تو ایک سال کے بعد شائع ہوگا لیکن میں ابھی سے اس دن کی راہ دیکھ رہا ہوں جب یہ ڈاک سے میرے پاس موصول ہوگا۔

بیدل لائبریری میں رسالہ ندیم (گیا) کی غالباً مکمل فائل ہے۔ میں نے ڈاکٹر سید ظفیر الحسن لائبریری کے ناظم سے کہا تھا کہ سید حمید الدین بہاری اور عالم علی عظیم آبادی پر میرے مضامین کی زیروکس کاپی بنوا کر آپ کو بھیج دیں۔ ظاہراً ہجوم کار میں وہ بھول گئے ورنہ آپ رسید سے ضرور مطلع فرماتے اور ممکن ہے کچھ مشورے بھی دیتے۔ میں انھیں دوبارہ شائع کرنا چاہتا ہوں۔

ہندستان سے کسی کتاب یا کسی مطبوعہ مضمون کی نقل کی ضرورت ہو تو فرمایش کرنے میں تکلف نہ کیجیے گا حتی الامکان حصول کی کوشش کروں گا۔

اعجاز خسروی کا یہاں انگریزی ترجمہ ہو رہا ہے تعلیقات لکھنے کی ذمہ داری میری ہے۔ کام کا اصل بار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پر ہے، تعاون متعدد حضرات کر رہے ہیں۔ نول کشوری اڈیشن ہم لوگوں کے سامنے ہے، ندوۃ العلماء کے نسخے کا عکس آگیا ہے اور سالار جنگ کے نسخے سے مقابلے کے لیے ہم دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں حیدرآباد جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پاکستان میں کسی اچھے نسخے کا علم ہو تو لکھیے گا۔ ایک نسخہ کا ذکر تو تحقیق کے موجودہ شمارے میں ملتا ہے۔ نہ معلوم کب کا لکھا ہوا ہے اور کیسا نسخہ ہے۔ اسکا کوئی دوسرا اڈیشن تو کہیں نہیں چھپا؟ ذرا موقع ہو تو مخدومی پروفیسر غلام مصطفیٰ صاحب سے استفسار کیجے اور مجھے مطلع کیجے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے　　　والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

(۱۷)

۱۴ر جنوری ۱۹۹۰

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

چند روز پہلے گرامی نامہ مورخہ ۱۹ر دسمبر موصول ہوا۔ شکریہ پھر اگلے دن مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے بھی اپنے نام آیا ہوا، آپ کا خط مورخہ ۲۰ دسمبر بھجوایا۔ دونی مسرت حاصل ہوئی۔ تحقیق شمارہ ۳ کے بارے میں آپ کے حوصلہ افزا کلمات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، اور منتظر ہوں کہ آئندہ خط میں ہماری رہنمائی اور رسالے کی بہتری کے لیے آپ کن امور کی نشان دہی فرماتے ہیں۔ رسالے کا ایک نسخہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں بھی ارسال کیا جاتا ہے۔ بیدل لائبریری کراچی کے سید ظفیر الحسن صاحب کی خدمت میں، شعبے کے ایک استاد میرا رقعہ لے کر حاضر ہوئے تھے، کامیابی نہیں ہوئی۔ اب آپ کے اِس تازہ خط کے حوالے سے پھر ملیں گے، توقع ہے کہ اِس مرتبہ کامیابی ہوگی۔ مجھے اشتیاق ہے آپ کے ان دونوں مضامین کو دیکھنے کا جو سید حمید الدین بہاری اور عالم علی عظیم آبادی پر ہیں۔

اعجاز خسروی کا جو قلمی نسخہ یہاں سندھ یونیورسٹی میں ہے، اس کے پہلے رسالے کے خاتمے میں کاتب کا نام گردھاری

لعل درج ہے۔کتابت کا سنہ کہیں درج نہیں۔ابتدائی دو صفحات کی عکسی نقل پیش کی جاتی ہے۔ڈاکٹر صاحب! آپ نے خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان سے کسی کتاب یا مطبوعہ مضمون کی نقل کی ضرورت ہو تو فرمایش کرنے میں تکلف نہ کروں۔اِس مہربانی کے بعد تو ہمت پڑ رہی ہے۔وہ اگلے خط میں لکھوں گا۔فی الوقت یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا انجمن ترقی اُردو ہند نئی دہلی کے مخطوطات کی نقل مل جاتی ہے۔اس ذخیرے میں قصۂ چہار درویش منسوب بہ انجب کے دو قلمی نسخے ہیں جن میں مجھے دل چسپی ہے۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے نام آپ کے خط میں ذکر ہے کہ آپ غلام رسول مہر کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔حسنِ اتفاق ہے کہ آج پروفیسر سید محمد سلیم صاحب، حال مقیم لاہور، حیدرآباد تشریف لائے اور شرفِ ملاقات بخشا۔ان کی خط و کتابت غلام رسول مہر سے طویل عرصے تک رہی ہے۔۵۰، ۶۰ خط ان کے پاس ہیں۔میں نے ترغیب دلائی ہے کہ وہ یہ سب خطوط اشاعت کے لیے آپ کو دے دیں تاکہ حقدار کو حق پہنچے۔آپ سے بہتر کون مرتب کرے گا؟ اب آپ اس پتے پر اُن سے براہِ راست خط و کتابت فرمائیں: ''پروفیسر سیّد محمد سلیم، ڈائریکٹر ریسرچ، ادارۂ تعلیم و تحقیق، 8-A، ذیلدار پارک، اِچھرہ، لاہور'' کام بنتا نظر نہ آئے تو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سے لکھوائیں: پھر خطوط ضرور مل جائیں گے۔اِس کا مجھے یقین ہے۔

جیسا کہ تحقیق شمارہ ۳ میں آپ نے اعلان دیکھا ہوگا، شمارہ ۴ ایک تہنیتی شمارہ ہوگا جس کا ایک حصہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی حیات و خدمات سے متعلق ہوگا، دوسرے حصے میں مقالات ہوں گے۔بہت جی چاہتا ہے کہ اِس شمارے میں آپ کا بھی کوئی مقالہ ہو۔کرم فرمائیں۔اور کچھ مشورے بھی اِس شمارے کے بارے میں دیں۔آج سمیع الدین مصطفائی صاحب بھی آئے۔وہ آپ سے تعلقِ خاطر رکھتے ہیں۔آپ کا ذکرِ خیر رہا، اور مجھے یہ خط جلد لکھنے کی ترغیب ہوئی۔

راقم

نجم الاسلام

(۱۸)

بسم اللہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:4517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated ۱۹۹۰/۳/۶

مکرمی و کتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۱۴ر جنوری کا تفصیلی جواب ۲۳ر فروری کو دے دیا تھا جس میں اس بات پر خوشی کا میں نے اظہار کیا تھا کہ آپ پروفیسر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے ارمغان علمی مرتب فرما رہے ہیں۔یہ اب بھی معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کے شعبے کے وسائل کیا ہیں اور کس ضخامت کا آپ نمبر شائع کر رہے ہیں۔کچھ مضامین ان کی سیرت و شخصیت اور ان کے کارناموں پر ہوں اور کچھ عام علمی مضامین۔آخر میں ان کی تصانیف اور مقالات کی جس حد تک ہو سکے مکمل فہرست مرتب کرا کے شائع کیجیے۔تصاویر آپ شائع نہ کریں تو ان کی تحریر کا عکس ضرور شائع کیجیے۔

پروفیسر صاحب کے کچھ خطوط بھی شائع کیجے اور اگر ان کے نام کچھ غیر مطبوعہ خطوط مشاہیر کے ہوں تو وہ بھی شائع کیے جاسکتے ہیں۔

آپ نے کچھ لوگوں کو اس سلسلے میں ضرور لکھا ہوگا۔ ھندستان میں دکتر رفیع الدین صاحب یا کسی اور کو لکھا ہو تو مطلع فرمائیں کہ میں بھی ان [کو] کی یاد دہانی کراؤں۔ دکتر نذیر احمد صاحب کو تو میں نے اسی زمانے میں اطلاع دے دی تھی اور ایک مضمون کا وعدہ بھی انھوں نے کر لیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ آپ خود بھی نجم الاسلام صاحب کو لکھیں اس سلسلے میں اور رسالۂ تحقیق کے بارے میں اپنے تاثرات بھی۔ وہ کہتے ہیں میں نے خط لکھ دیا ہے۔

انجمن ترقی اردو کے دونوں مخطوطات کے عکس آپ کو دکتر مظہر محمود شیرانی کی معرفت اسی زمانے میں آپ کو (زائد) بھیج دیے تھے ملے ہوں گے۔ ایک خط بھی لکھا تھا۔

غلام رسول مہر مرحوم کے خطوط رعکس کے لیے پروفیسر سید محمد سلیم صاحب کو خط لکھا ہے اور آپ کے مشورے کے مطابق پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو بھی کہ وہ سلیم صاحب کو دو چار کلمات اس سلسلے میں تحریر فرمادیں۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

(۱۹)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:4517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated ۸/۳/۹۰ء

مکرمی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

کل ایک خط آپ کو لکھا ہے آج کچھ ضروری کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ نقوش میں چھپے ہوئے آپ کے تین مضامین کے عکس سامنے آگئے جو آپ نے ازراہ محبت مجھے بھیجے ہیں اور میرے پاس آپ کے یہی تین مضامین محفوظ ہیں۔ کاش آپ کے مضامین کا کوئی مجموعہ شائع ہو جاتا تو بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوتے۔

اپنے کام کو چھوڑ کر آپکا مضمون پڑھنے بیٹھ گیا اور ختم ہی کر کے اٹھا۔ بڑے اہم مضامین ہیں میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ فرصت نکال کر بیاض تپش (بلکہ طپش، جب وہ اسی طرح لکھتے تھے تو ہم املا میں کیوں تبدیلی کریں) مرتب کیجیے، موقع نہو تو کسی مستعد شاگرد سے اس پر کام کرائیے۔ یہ بیاض مفید ادبی معلومات کا سرچشمہ ہے۔ فی الحال یہ کیجے کہ چھوٹے چھوٹے مضامین بعض مندرجات پر لکھیے مثلاً ایک مضمون ان ۱۶/ اخبارات کے مندرجات پر لکھیے جو اس بیاض میں کسی نے درج کیے ہیں اہم معلومات علحدہ کر کے اقتباسات نقل کیجئے۔ ایک مضمون دیباچوں پر (رقم ۱۹) دیباچے زیادہ تر چھپے ہوئے ہیں مقابلہ کر کے

اختلاف نوٹ کر لیجے۔ آپ کے یہاں تحفۂ سامی کے دونوں بلکہ تینوں اڈیشن ہوں گے۔ ایک ایرانی اڈیشن اور دو اڈیشن دکتر اقبال حسین کی جو پٹنہ اور پھر علی گڑھ سے شائع ہوئے۔ دیوان ہاتف میری نظر سے نہیں گزرا ہے غیر مطبوعہ ہو تو اسکا دیباچہ اور خاتمہ نقل کر دیجے۔ وصیت نامہ شیخ علی حزیں دیکھ لیجیے! اگر اس میں کوئی خاص بات نہو۔ غبار خاطر کیا ڈاکٹر صاحب نے مکمل شائع کر دیا ہے، یہ تو ڈیڑھ سو صفحات کا تذکرہ ہے۔ معارف فروری ۶۸ ء میں نے نہیں دیکھا۔

ایک مضمون میں تصرفات شعر چھاپ دیجے۔ اسی طرح نور خان آگاہ کا مخمس ایک مستقل مضمون مصنفات وزراء و امراء پر۔ طپش کے اردو خطوط بھی شائع کرنے کے قابل ہیں۔

آپ نے پس نوشت میں مرزا ابوالقاسم خاں قاسم کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جن کا ذکر غالب کے خطوط میں ملتا ہے یا یہ کوئی اور قاسم ہیں؟ اگر یہ اول الذکر ہیں تو ان کے احوال سے مجھے دلچسپی ہے۔

دیوان شائق پر آپ کے مضمون کا سخت انتظار ہے دیکھیے نقوش میں کب شائع ہوتا ہے! طفیل مرحوم زندہ ہوتے تو ''نوادر نمبر'' کب کا چھپ چکا ہوتا۔

تین نثری نوادر نسخہ مفرح الضحک کا کچھ حصہ دکتر نثار احمد فاروقی نے تین تذکرے میں یاد آتا ہے نقل کیا ہے لیکن ان کے پیش نظر وہی حیدرآباد کا نسخہ ہے جس سے آپ نے استفادہ کیا ہے۔ اسکا ایک نسخہ کلکتہ میں بھی ہے اور دوسرا انجمن میں۔ دہلی گیا تو دیکھوں گا کہ اس ناقص نسخے میں حاتم کی تحریر کا متن کس درجہ صحیح نقل ہوا ہے تاکہ آپ کبھی مکمل متن شائع کر سکیں۔

کربل کتھا کے بارے میں آپ نے صحیح لکھا ہے کہ قدماء میں صرف مولوی کریم الدین کی نظر سے گزرا ہے اور انھوں نے اسے اچھی طرح پڑھا ہے۔ پھر یہ کتاب مفقود الخبر رہی، ان سطور کا لکھنے والا شاید یہ دوسرا شخص ہے جسکے مطالعے میں یہ کتاب آئی۔ تفصیلات آپ نے میرے مقدمۂ کتاب میں دیکھی ہو[ں] گی۔ یہ کتاب نہ برٹش میوزیم میں ہے اور نہ نارنگ صاحب سے اسکا تعلق کسی قسم کا رہا۔ میں نے یہ نسخہ جنوری یا فروری ۵۵ء میں ٹوبنگن میں بھی تلاش کیا اور اس کی نقل حاصل کی۔ ۵۶ء یا ۵۷ء میں علی گڑھ میں، میں نے مسعود حسن رضوی صاحب کو اسکے وجود کی اطلاع دی جب وہ اسکے مفقود ہونے پر اظہار افسوس کر رہے تھے خواجہ احمد فاروقی صاحب پاس ہی موجود تھے۔ وہ جب یورپ گئے تو شدِ رحال کر کے ٹوبنگن یونیورسٹی گئے۔ (یہ چھوٹے سے شہر میں چھوٹی سی یونیورسٹی ہے جہاں آج تک کوئی اردو کا ادیب نہیں گیا) اور اسکی مائکروفلم لا کر بہت راز داری سے اس پر کام کرانے لگ گئے۔ لیکن یہ راز راز نہ رہ سکا۔ میں اپنے اڈیشن کا خاصا کام کر چکا تھا اس اطلاع پر کہ دھلی یونیورسٹی میں خواجہ صاحب اسے مرتب کر رہے ہیں اپنا کام میں نے روک دیا یہ خیال کر کے کہ جب اردو کے مشہور مصنف اور سینیر پروفیسر اس پر کام کر رہے ہیں جن کے وسائل مجھ سے کہیں زیادہ ہیں اور جن کا تجربہ بھی وسیع ہے، تو پھر میرے اڈیشن کی ضرورت کیا ہے۔ ایک دن اخباروں سے معلوم ہوا کہ پنڈت نہرو وزیر اعظم حکومت ھند کو دو کتابیں ایک جلسے میں پیش کی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ھندستان کی تاریخ و ثقافت پر ان کتابوں سے روشنی پڑتی ہے۔ دکتر محمد حسن جو اس زمانے یہاں شعبۂ اُردو میں لیکچرر تھے اس موضوع سے دلچسپی کی بنا پر وزیر اعظم کے سکریٹری کو خط لکھ کر یہ کتابیں مطالعے کے لیے مستعار منگوالیں۔ یہ کتابیں تھیں تذکرۂ سُرور اور غالبًا ۱۳۲ صفحات ''دہ مجلس'' فضلی کے اس لیے کہ اسوقت یہی چھپے تھے۔ محمد حسن صاحب نے دیکھ کر واپس کر

دیے غالباً انھیں ان کے کام کی کوئی چیز نہیں ملی (یہ نسخے اب نہرو میوزیم میں محفوظ ہیں) انھوں نے مجھے اس کی اطلاع نہیں (دی) غالباً انھیں معلوم بھی نہو گا کہ کربل کتھا سے میری دلچسپی ہے۔ بہت دنوں کے بعد ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی وساطت سے یہ اوراق مجھے ملے (اور اب تک میں نے یہی ابتدائی اوراق دیکھے ہیں مکمل کتاب نہیں دیکھ سکا) دیکھ کر تعجب بھی ہوا مایوسی بھی۔ اس میں ۸،۱۰ صفحوں کا ایک مقدمہ تھا حواشی وغیرہ گویا نہیں، متن کی تصحیح کا بھی اہتمام نظر نہ آیا۔ ایک شعر نثر بنا کر چھاپ دیا گیا تھا مرتب کو احساس ہی نہیں ہوا کہ یہ نثر نہیں نظم ہے۔ دھلی میں معلوم ہوا کہ مائکرو فلم سے کاغذ پر کتاب رشید حسن خاں صاحب نے منتقل کی اور انھی نے متن کی تصحیح کی ہے۔ وہ شائد یہ سمجھتے تھے کہ کتاب پر مرتبین میں خواجہ صاحب کے ساتھ ان کا بھی نام ہوگا۔ جس دن معلوم ہوا کہ کتاب پر صرف خواجہ صاحب کا نام ہوگا تو ان کی علمی دلچسپی ختم ہوگئی۔ یہی حال تذکرۂ سرور کا ہوا ورنہ اس میں نہ اتنے فاحش اغلاط راہ پاتے نہ اتنی بیاضیں (لکوناز) ہوتے۔ خاں صاحب اس زمانے میں بلکہ حال تک شعبۂ اردو میں اسی قسم کے ادبی معاون کی حیثیت سے ملازم تھے ان کا شعبے کی تعلیم سے کوئی تعلق نہ تھا اس لیے کہ وہ کسی یونیورسٹی کے کبھی طالب علم نہیں رہے تھے اور لیکچرر ہونے کے لیے کم از کم ام اے ہونا ضروری ہے۔ خواجہ صاحب اس بنا پر کہ وہ اسی کام پر مامور ہیں کتابوں پر ان کے نام کے اندراج کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ جو نامناسب بات تھی۔ بہر[حال] ان کے اس رویے نے [سے] دونوں کتابوں کا ستیاناس ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد عرشی صاحب مرحوم نے مجھے متوجہ کیا کہ میں اپنا کام مکمل کر کے شائع کردوں۔ میں نے غور کیا کہ خواجہ صاحب بقیہ حصہ مرتب کر کے شائع کرنے والے ہیں انھوں نے مجھے [مجھ سے] چھپے ہوئے حصے پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا۔ قاضی عبدالودود صاحب اور مالک رام صاحب کی بھی یہی رائے ہوئی۔ ان لوگوں کے اصرار پر میں نے تکمیل واشاعت کا عزم کیا لیکن یہ کام مکمل ہو کے اشاعت پذیر نہوتا اگر مالک رام صاحب کا تعاون مجھے حاصل نہوتا۔

یہاں ایک لطیفہ قابل ذکر ہے کہ جب میرے اڈیشن کا سرورق ایک مطبع میں چھپ رہا تھا تب ایک صاحب کی نظر اس پر پڑی انھوں نے خواجہ صاحب کو اسکی اطلاع دی۔ ان کی کتاب ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی لیکن انھوں نے اسی ہفتہ ہماری زبان (دھلی) میں ایک اشتہار شائع کرا دیا کہ وہ مجلس فضلی مرتبہ خواجہ احمد فاروقی شائع ہوگئی ہے شائقین شعبۂ اردو دھلی یونیورسٹی سے طلب کریں۔ اسی شام کو مالک رام صاحب نے خواجہ صاحب کو ٹیلی فون کیا کہ مبارک ہو آپ کی کتاب چھپ گئی ہے۔ مجھے ایک نسخہ بھجوا دیجیے۔ بولے حضرت ابھی تو اسکے کچھ مسائل اور کچھ معاملات ہیں لیکن ان سے عہدہ برآ ہونے کے بعد کتاب ضرور پیش کروں گا۔ مالک رام صاحب نے کہا اچھا ہمارا اڈیشن بازار میں آ گیا ہے اور ان کی طلب پر ایک نسخہ بھیج دیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ ان کے بعض رفقاء نے ان سے کہا کہ مختارالدین کے اڈیشن کے بعد اب ان کے اڈیشن کی کوئی وجہ جواز نہیں۔ لیکن ایک تو یہ کہ وہ اسے بہرحال شائع کرنا چاہتے تھے دوسرے یہ کہ ایک خاصا حصہ کتاب کا چھپ چکا تھا اور وہ اسکی طباعت کے لیے یونیورسٹی سے رقم بھی حاصل کر چکے تھے اسکی اشاعت روکنا ان کے لیے ممکن نہو سکا۔ ان کی کتاب کچھ عرصے بعد چھپی لیکن ایسی گمنام اور شعبے یا یونیورسٹی کے کسی گودام میں ایسی چھپی رہی کہ عام قاری تو خیر خواص بھی اس زیارت سے محروم رہے۔ گیان چند جین صاحب نے کہیں لکھا ہے اور اردو کے بعض اساتذہ نے بتایا کہ دھلی یونیورسٹی کے ام اے کے کورس میں ان کے اڈیشن کی صراحت ہے لیکن پرچہ بنانے یا کسی کام کی ضرورت پڑتی ہے تو دھلی ایڈیشن نہیں ملتا۔ ہم لوگ آپ کے اڈیشن سے کام لیتے ہیں۔ میں نے بھی آج تک یہ اڈیشن نہیں دیکھا اگر آپ کے یہاں یہ اڈیشن موجود ہو تو آپ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں۔ جین

صاحب نے حیدرآباد یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کی ایک تقریب میں جسمیں خواجہ صاحب مہمان مقرر تھے اعتراض کیا تھا کہ ان کے اڈیشن کے مقدمے میں اس کا بالکل ذکر نہیں کہ یہ مفقود نسخہ مختارالدین نے جرمنی میں تلاش کیا تھا اور مکمل کتاب انھی نے پہلی مرتبہ شائع کی۔ اسکی روداد ہماری زبان میں شائع (ہوئی) تھی۔ اس قصۂ نامرضیہ کا ذکر اس تفصیل سے آج تک میں نے نہیں کیا۔ آپ کے مضمون میں بہت مختصر سا ذکر (اسوقت آپکو نسخے کے وجود کی اطلاع نہ تھی نہ میرے اڈیشن کی) دیکھ کر بے اختیار یہ سطریں زبان قلم پر آ گئیں کہ آپ پر صورت حال واضح رہے۔

اب کربل کتھا کا نیا اڈیشن انجمن ترقی اردو سے نکلنے والا ہے۔ آپ اگر وقت نکال کر متن وحواشی پر ایک نظر ڈال کر تصحیحات وافادات سے مطلع فرمائیں، تو ممنون ہوں گا۔ مرتبین کے اوہام وسقطات کے ساتھ کتابت کے اغلاط کی طرف بھی توجہ کیجے گا۔ مالک رام صاحب تو اپنی آنکھوں کے ناقص آپریشن کے بعد اس طرف توجہ نہیں کر پائیں گے (زبان کا حصہ ان کا لکھا ہوا ہے اور میں چاہتا تھا کہ وہ نظر ثانی کا موقع نکالیں) میں اس عرصے میں اپنے مطبوعہ نسخے پر تصحیحات واضافات کرتا رہا ہوں جنکا ضروری حصہ شائع ہوگا۔ قدرت نقوی صاحب نے کچھ لکھ کر بھیجنے کا وعدہ کیا تھا گزشتہ سفر کراچی کے موقع پر ان سے مل کر میں نے اصرار کیا ہے کہ وہ کچھ اس سلسلے میں مدد کریں لیکن اب تک ان کی طرف سے خاموشی ہے۔ قدیم الفاظ اور لغت کے مسائل پر ان کی نظر ہے لیکن وہ ایک متن کی ترتیب وتصحیح میں آجکل مصروف ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا وہ سب رس پانچ قلمی نسخوں کی مدد سے مرتب کرر ہے ہیں۔

یہ تو خیر جملۂ معترضہ تھا جو بہت طویل ہوگیا۔ اب پھر آپ کے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ تفسیر مراد یہ یعنی "خدائی نعمت" پر بہت اچھا جامع مضمون آپ نے لکھا ہے۔ یہ کتاب ادبی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اسے شائع کرنا چاہیے۔ میری کچھ دلچسپی اِس میں ہے۔ طبع اول کے ساتھ ساتھ کچھ اچھے قلمی نسخے مل جائیں تو کام چلے۔ آپ کے ذاتی نسخے کی ضخامت کیا ہے؟ کسی اور اچھے نسخے کی اطلاع ملی ہے آپ کو؟ میں نے سب مطبوعہ نسخے اس تفسیر کے نہیں دیکھے، ان میں سب سے صحیح نسخہ آپ کے خیال میں کون سا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ کتاب اچھی طرح مرتب ہوکر شائع ہوجائے اور یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں۔ دوآھنگ آپ نے خوب دریافت کی محمود کے متعلق مفید اطلاعات ملیں۔

سید رستم علی کی کتاب "قصہ واحوال روہیلہ کا آپ نے بھرپور تعارف کرایا ہے املا اور زبان پر بھی بہت اچھی اور مفید بحث ہے۔ آپکی ان تحریروں سے بہت مسرت ہوئی مجھے یقین ہے کہ تحقیق سے دلچسپی رکھنے والے کتنے ہی اصحاب نے انھیں پسند کیا ہوگا۔ مختصر یہ کہ تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے آپ کے مضامین شمع ہدایت ہیں۔

طول کلام اور درازنفسی کی معذرت چاہتا ہوں کہ آپکا بہت قیمتی وقت اس خط کے مطالعے میں صرف ہوا ہوگا۔

والسلام خیرطلب

مختارالدین احمد

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب
صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی
جام شورو (سندھ)

۲۴/مارچ ۱۹۹۰ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آج مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے آپ کے دو خط، ۶/مارچ اور ۸ مارچ کے لکھے ہوئے، دیے۔ دو روز پیشتر سیّد ظفیر الحسن صاحب نے آپ کے دو پرانے مطبوعہ مضامین (عالم علی عظیم آبادی اور حمید الدین بہاری) کی عکسی نقلیں مہیا فرمائیں۔ مزید دو روز پیشتر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے خط کے ساتھ دو مخطوطات کی عکسی نقلیں ملیں۔ ان سب عنایات کے لیے تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا ۲۳ فروری کا خط، جس کے بھیجنے کا ذکر ۶ مارچ کے خط میں ہے، نہیں ملا۔ اس محرومی پر افسوس ہے۔ ۱۹ دسمبر کے خط میں آپ نے لکھا تھا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے ''تحقیق'' شمارہ ۳ واپس مل جانے پر بعض امور کے بارے میں لکھوں گا۔ غالباً وہ تصریحات اسی گم شدہ خط میں ہوں گی۔ از راہ کرم پھر لکھیے تا کہ ہم آپ کے مشوروں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

غلام رسول مہر کے خطوط، پروفیسر سید محمد سلیم صاحب سے آپ کو مل جائیں گے، انشاء اللہ۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب آپ کا خط، اپنی تحریر کے ساتھ سلیم صاحب کو بھیجیں گے۔ نیم رضامندی کا اظہار تو وہ مجھ سے بھی کر چکے ہیں۔

آپ کے ۶ مارچ کے خط سے، تہنیتی شمارے کی ترتیب کے سلسلے میں ہمیں عمدہ مشورے ملے ہیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اپنے خط میں تحفۃ المجالس پر ایک مختصر مقالہ بھیجنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اور رسالے کے حق میں اپنے حوصلہ افزا کلمات سے بھی نوازا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اِس شمارے کے لیے آپ ہمیں کیا عنایت فرما رہے ہیں؟ رسالے کو وسائل کی کمی نہیں، چوتھے شمارے کی ضخامت تیسرے سے زیادہ ہوگی۔ یونیورسٹی کا تعاون اطمینان بخش طور پر حاصل ہے۔

آپ کا ۸ مارچ کا خط اس قدر پر از معلومات بلکہ پر از انکشافات ہے کہ ایک مؤثر مضمون کی شان رکھتا ہے۔ بیاض طپش میں جن مرزا ابوالقاسم خاں کا ذکر ہے، وہ خطوطِ غالب کے قاسم نہیں، اور ہی شخص ہیں۔ دیوان شائق پر مضمون تحقیق کے تیسرے شمارے میں شامل ہو کر چھپ گیا ہے۔ نوادر نمبر تو شاید اب کبھی نہ چھپے۔

تہِ دل سے ممنون ہوں کہ اپنے ۸ مارچ کے خط میں آپ نے میرے چند مضامین پر تاثرات کا اظہار کیا ہے اور حوصلہ افزا کلمات سے نوازا ہے، بلکہ کتابی شکل میں لانے کی ترغیب دی ہے۔ اب تو میرا جی بھی چاہتا ہے کہ چند مضامین کتابی شکل میں آئیں اور ہر ایک کو پس نوشت کی صورت میں اپ ڈیٹ کیا جائے۔ دعا کیجیے کہ آپ کی یہ تجویز عمدہ طور پر روبہ عمل آئے۔

فضلی کی کربل کتھا کا دہلی یونیورسٹی ایڈیشن ہماری جامعہ کے کتاب خانے میں ہے، مگر آپ کے ایڈیشن کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ بحالت موجود بھی اِس سے آگے جانا آسان نہیں تھا، اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ نیا ایڈیشن انجمن ترقی اُردو کی طرف سے نکلنے والا ہے، اِسے دیکھنے کا شدت سے انتظار رہے گا۔

عالم علی عظیم آبادی اور حمید الدین بہاری پر آپ کے عمدہ مضامین پڑھے اور میں ان سے مستفید ہوا۔ آپ ۳۹ء، ۴۰ء میں اپنے تصنیفی کیریر کے آغاز میں بھی کتنا اچھا لکھتے تھے۔ اِن مضامین کی عکسی نقلیں بھیجتا ہوں، شاید آپ کے پاس نہ ہوں، اور اپنے ایک مضمون کی بھی، شاید آپ سے مزید معلومات مل سکیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے مہندس کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی کے بارے میں، جو میرے پاس ہے، معلومات چاہی ہیں۔ انشاء اللہ پیش کروں گا۔ مہندس کا منثور فارسی ترجمہ اسناد قصیدۂ بردہ کا اور منظوم فارسی ترجمہ قصیدۂ بردہ کا، مطبوعہ ملتا ہے، اگر ڈاکٹر صاحب چاہیں تو وہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

نیاز مند

نجم الاسلام

(۲۱)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:4517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated ۹۰/۵/۳

محبی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ ۳/۲۴ مجھے ۱۰/۴ کو مل گیا تھا۔ مضمون یا صاحب الجمال بھی۔ عالم علی اور سید حمید الدین پر پچاس سال پہلے کے اپنے مضامین دیکھ کر کچھ خوشی اور کچھ حیرت ہوئی۔ آپ نے کرم فرمایا کہ ان کی زیروکس کاپی بھیج دی۔ تحقیق (۳) پر سب تفصیلی رائے لکھ کر بھیجی تھی شائد وہ خط آپ کو اب ملا ہو۔

پروفیسر سید محمد سلیم صاحب نے اب تک توجہ نہیں فرمائی ہے انتظار ہے۔ ذرا انھیں متوجہ کیجیے۔ آئندہ شمارہ ٹائپ میں چھپوا رہے ہیں یا آفسٹ سے۔ ڈاکٹر صاحب کا مضمون جا رہا ہے میں بھی جلد ہی بھیجوں گا۔ یعنی دو ہفتوں میں۔ اخبار عام جہاں نما کے کچھ قدیم شماروں پر کام کر رہا ہوں جو برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں اور جن سے غالب اور عہد غالب پر روشنی پڑتی ہے۔

کربل کتھا کے نئے اڈیشن سے پہلے پرانا اڈیشن دیکھ لیں ایک دوست سے ان کا نسخہ مانگ لیا ہے۔ جلد ہی بھیجوں گا۔

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کا والا نامہ مل گیا تھا ان کی خدمت میں سلام شوق۔

انڈیا آفس اور برٹش میوزیم سے زیروکس کاپی منگوانے کی کوئی آسان سبیل ہو تو لکھیے گا۔

صاحب دیوان اردو شاعر نین سکھ سے آپ واقف ہیں؟ آجکل اسکا دیوان دیکھ رہا ہوں جاپان سے ڈاکٹر ظفر اقبال نے زیروکس کاپی اشاعت کے لیے بھیجی ہے۔

خدا آپ سب لوگوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

بسم اللہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:4517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated ۹۰/۵/۶

محبی　　السلام علیکم

صدق جدید کے پرانے شمارے دیکھ رہا تھا کہ ۱۰ اردسمبر ۵۴ء کا پرچہ سامنے آ گیا۔ اس میں ابھرتی کرنیں مرتبہ نجم الاسلام وشائع کردہ مکتبہ معیار میرٹھ پر مولانا عبدالحامد کا تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اگر آپ میرٹھ یا مضافاتِ میرٹھ کے رہنے والے ہیں تو یقین ہوتا ہے کہ منتخب افسانوں اور ڈراموں کا یہ مجموعہ آپ ہی کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ براہ کرم صورت حال سے مطلع فرمایئے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے تو اپنا مضمون بھیج دیا ہے ملا ہوگا رسالہ ٹائپ میں چھپ رہا ہے تو ظاہراً اغلاط طباعت کم ہوں گے۔ میں بھی اپنا مضمون جلد ہی بھیجوں گا۔ طبیعت بہت مضمحل رہی۔ اب صحت اعتدال پر آ رہی ہے۔

ڈاکٹر صاحب سے میری طرف سے عرض کیجیے کہ سید سلیم صاحب کو بھی متوجہ فرمائیں ابھی تک ان کی طرف سے خاموشی ہے اب تک رمضان المبارک کا مہینہ بھی ختم ہوا۔ فی الحال آپ تو ضرور لکھیں۔

کربل کتھا کا نسخہ آج ہاتھ آ گیا۔ مشفق خواجہ کے ذریعہ پہنچے گا ان شاء اللہ۔ فرصت نکال کر ایک نظر ڈالیے اور اغلاط طبع کے ساتھ میرے اوہام وسقطات پر بھی نظر رکھیے۔ جو کمیاں نظر آئیں اس سے مطلع کیجے۔

اسی طباعت سے آفسٹ کے ذریعہ کتاب چھاپی جائے گی آخر میں استدراکات و تصحیحات کا اضافہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب کے کچھ خطوط دوسروں کے نام اور کچھ اہم لوگوں کے خطوط ان کے نام بھی اس مجموعے میں شائع کرنے کی گنجائش ہو تو ضرور شائع کیجیے۔ توقیت غلام مصطفےٰ خاں بھی ضرور ہو۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام　　　　مختار الدین احمد

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب
صدر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی

(۲۳)

C-27,Block-C,Unit No.6,
Latifabad,Hyderabad.
9.6.1990

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

حسب توقع، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی سفارش کارگر ہوئی۔ پروفیسر سلیم صاحب نے غلام رسول مہرؔ کے

مکتوبات کا پیکٹ (۳۹ لفافے، ۳۸ پوسٹ کارڈ) بھیج دیا ہے اور لکھا ہے کہ میں عکسی نقلیں تیار کرا کر آپ کو بھیج دوں۔

یہ ۷۷ نقلیں، اس خط کے ساتھ، رجسٹری ڈاک سے بھیجی جاتی ہیں۔ از راہ کرم رسید سے مطلع فرمائیں، اور تحقیق کے چوتھے شمارے کے لیے اپنا مقالہ بھی عنایت فرمائیں، جیسا کہ پچھلے خط میں بھی عرض کیا تھا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے نزہتہ المجالس پر مقالہ عنایت فرمادیا ہے۔ اس مہربانی کے بعد میں نے خط میں ایک اور مقالے کی خواہش بھی ظاہر کی ہے جو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی کتاب ''چند فارسی شعراء'' پر ہو۔ حسب طلب، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو مہندس کی غیر مطبوعہ مثنوی ۲ جون کو بھیجی ہے، اور اس پر اپنا ایک مضمون بھی جس میں مزید چند تالیفات کی نشان دہی ہے، وہ لاہور سے مل سکتی ہیں۔

نیاز مند

نجم الاسلام

(۲۴)

علی گڑھ　　　　باسمہ　　　　ڈاکٹر مختار الدین

۱۶/۷/۹۰ء

مجی دکتر نجم الاسلام صاحب　　　　السلام علیکم

میں بیگم صاحبہ کے ساتھ ۲/ جون کو سعودی عربیہ گیا تھا اور کل شام کو علی گڑھ واپس آیا، کوئی ڈیڑھ ماہ کے بعد، مکۂ معظمہ ہو یا مدینۂ طیبہ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ خاں صاحب اور آپ کو دعاؤں میں برابر یاد رکھا بلکہ پروفیسر صاحب کے معتقد خاص سمیع الدین صاحب کو بھی۔ خدا پروفیسر صاحب کو روبہ صحت کرے اور آپ لوگوں کو سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال کرے۔

ڈاک میں آپ کی رجسٹری اور گرامی نامہ مورخہ ۹/ جون ملا۔ خطوط مہر کے عکس بنوا کر اور بھیج کر آپ نے بہت ممنون کیا۔ پروفیسر صاحب قبلہ اور پروفیسر سید سلیم صاحب دونوں کا بہت شکر گزار ہوں اور آپ کا بھی کہ آپ توجہ نہ فرماتے تو یہ کام آسانی سے انجام نہیں پاتا۔

میرے پاس ان خطوط کی نقل آ گئی تھی لیکن متعدد مقامات پر نقل نویس مہر مرحوم کی تحریر پڑھ نہیں سکا تھا اس لیے [کہ] بیاضیں تھیں بعض جگہ متن غلط بھی ہو گیا تھا اب اصل خطوط کے عکس سے ان شاءاللہ یہ مقامات درست ہو جائیں گے، خدا آپ کو صحت مند اور خوش و خرم اور وہاں کی فضا میں مطمئن رکھے۔ آمین

مئی میں افسوس ہے کہ مضمون لکھ کر آپ کو نہ بھیج سکا طویل سفر کے اہتمام میں اسکا موقع نہ مل سکا، اب جو آیا ہوں تو ڈاک کا ایک انبار ہے اور اسی میں امتحانات کی کاپیاں اور تحقیقی مقالات طالب علموں کے ہیں۔ دو ہفتوں میں انھیں نبٹا کر آپ کے لیے مضمون بھیج دوں گا۔ ان شاءاللہ۔

دکتر نذیر احمد صاحب تھوڑی دیر میں تشریف لانے والے ہیں۔ آپکا خط انھیں دکھا دوں گا۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ پروفیسر صاحب کی خدمت میں سلام محبت و عقیدت

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

مخلص: مختار الدین احمد

پس نوشت:

۹۰/۸/۱۲ء

میں واپسی کے بعد کئی ہفتے علیل رہا۔ اس لیے یہ خط پوسٹ نہ ہوسکا۔ اب کچھ بہتر ہوں۔ دکتر نذیر احمد صاحب سے گفتگو ہوئی وہ آپ کا منشا نہ سمجھ سکے اور انھوں نے فارسی ادب پر ایک مضمون لکھ کر بھیج دیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ آپ غالباً یہ چاہتے تھے کہ پروفیسر صاحب کی جو تازہ کتاب اس موضوع پر آئی ہے اس پر آپ تبصرہ/مضمون لکھ دیں کہ اس کی اہمیت واضح ہو سکے۔

اب طبیعت اعتدال پر آئے تو آپ کے لیے مضمون لکھنا شروع کروں۔

دکتر نجم الاسلام صاحب
C-27, Block-C, Unit no. 6
لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ

(۲۵)

۷/ستمبر ۱۹۹۰ء

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۶ جولائی (پس نوشت ۲۲/اگست) یہاں ۳۰، اگست کو موصول ہوا۔ شکریہ۔ اس سے قبل ۳ مئی اور ۶ مئی کے دو خط مع کتاب کربل کتھا بھی مل گئے تھے۔ مزید شکریہ۔ سعادتِ حج و زیارت مبارک۔ حرمین شریفین کی دعاؤں میں آپ نے یاد رکھا۔ خدا خوش رکھے۔

پروفیسر محمد سلیم صاحب کو آپ کے کلماتِ تشکر خط میں لکھ کر بھیجے ہیں، اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو آپ کا خط پڑھوا دیا ہے۔ مکاتیبِ مہر آپ کب تک شائع کر رہے ہیں؟

تحقیق شمارہ ۴ کے لیے آپ کے مضمون کا انتظار ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے دو مضامین عنایت فرمائے ہیں، مزید یہ کہ اُن سے ایک بار پھر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی کتاب ''چند فارسی شعراء'' پر کچھ لکھنے کی درخواست کی ہے۔ بڑی عنایت ہوگی اگر آپ بھی ترغیب دلائیں۔

آپ نے ۳ مئی کے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ تحقیق شمارہ ۳ پر تفصیلی رائے لکھ کر بھیجی تھی۔ ڈاکٹر صاحب! وہ تحریر تو نہیں ملی۔ نقل محفوظ ہو اس کی، یا نوٹس ہوں تو از راہ کرم پھر لکھ کر رہنمائی فرمائیے۔

انڈیا آفس اور برٹش میوزیم سے زیروک کاپی منگوانے کی آسان سبیل سوائے براہِ راست فوٹو کاپی آرڈر کے اور کوئی نہیں، مگر اس پر خرچ بہت آ رہا ہے آج کل (روپے کی قیمت میں کمی ہو جانے کی وجہ سے)۔ نین سکھ اور اس کے اُردو دیوان سے متعلق میرے پاس کوئی میٹر یا معلومات نہیں۔

۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء تک ماہنامہ 'معیار' میرٹھ سے بحیثیت مدیر میری وابستگی رہی ہے۔ اس زمانے میں 'معیار' میں چھپنے والے، مختلف لکھنے والوں کے افسانوں ڈراموں کا ایک انتخاب مرتب کر کے ''ابھرتی کرنیں'' کے نام سے شائع کیا تھا جس پر 'صدق جدید' (بابت ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء) میں آپ نے مولانا عبدالماجد کا تبصرہ دیکھا ہے۔

'کربل کتھا' کے نقش ثانی کے لیے، چند معروضات اپنی سمجھ کے مطابق الگ کاغذ پر پیش کرتا ہوں۔ جو درست اور قابل قبول ہوں، شامل کر لیجیے۔ خاصا مشکل ہے اب طبیعت کو اس کام پر آمادہ کرنا، لیکن آپ کے اخلاص اور آپ کی مہربانی کو دیکھتے ہوئے کچھ پیش ہے، اِس نیاز مندانہ مشورے کے ساتھ کہ تمام استدراکات و تصحیحات کو متن و حواشی میں ضم کر کے نقش ثانی تیار ہونا چاہیے۔ استدراکات و تصحیحات کی فہرستوں میں مزید اضافے سے اچھا اثر مرتب نہ ہوگا۔

نیاز مند

نجم الاسلام

(۲۶)

۱۴ر ستمبر ۱۹۹۰ء

محترم ڈاکٹر صاحب، سلام و آداب

کربل کتھا کے متعلق اوراق منسلک ہیں۔ اِن کو کتاب کے ساتھ ملا کر، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے بھی دیکھ لیا ہے اور کہیں کہیں اضافے بھی کیے ہیں جن کو آپ ڈاکٹر صاحب کی شانِ خط سے پہچان لیں گے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی کسی کتاب، مثلاً ''اُردو میں قرآن و حدیث کے محاورات''، پر قلم اٹھائیں تو کرم ہوگا۔

نیاز مند

نجم الاسلام

(۲۷)

باسمہ

علی گڑھ — ڈاکٹر مختار الدین

۹۰/۹/۱۷ء

محترمی دکتر نجم الاسلام صاحب — السلام علیکم

آپ سے شرمندہ ہوں کہ مضمون بھیجنے میں اسقدر تاخیر ہو رہی ہے، طبیعت علیل، موسم خراب، حالات ناہموار، فرصت مفقود۔ ان حالات میں جن موضوعات کا انتخاب کیا تھا ان میں کسی ایک پر مضمون لکھنا تقریباً ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ اخبار جام جہاں نما فارسی (کلکتہ) کی ایک جلد برٹش میوزیم میں موجود ہے اور اس پر تفصیلی نوٹ میں لکھ کر [لا] یا تھا۔ بعض اہم اور دلچسپ خبریں اس زمانے میں شائع ہوئی تھیں خاص طور پر غالب کے معاصر مرزا شمس الدین احمد (داغ کے والد) کے بارے میں جب انھیں فریزر کے قتل کی سازش میں شرکت پر سزائے موت دی گئی تھی اور ان کے اموال حکومت نیلام کر رہی تھی اور ان کے بعض متعلقین، حکومت سے اس زمانے میں رابطہ قائم کر رہے تھے۔ اور بھی مختلف قسم کی خبریں ہیں انھیں علحدہ علحدہ کرنے میں اور ان کے بارے میں لکھنے کے لیے فرصت چاہیے۔

اب میں آپ کے نمبر کے لیے مولانا عبدالعزیز میمن یا مشہور اسلامی مستشرق عبدالکریم جرمانوس جو بوڈاپسٹ یونیورسٹی میں عربی واسلامیات کے پروفیسر تھے اور مشہور مصنف، ان پر کوئی مضمون لکھوں گا لیکن اگر یہ دونوں موضوعات آپ کے اس خاص نمبر کے لیے موزوں نہوں تو براہِ کرم بلا تکلف فوراً تحریر فرمادیجے۔ دونوں مضامین تاثراتی نوعیت کے ہیں لیکن پُر [از] معلومات۔

آپ سے التماس ہے کہ دو ہفتوں کی مہلت اور دے دیں اگر ممکن ہو سکے۔ ڈکٹر سید رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنا مضمون بھیج دیا ہے، ملا ہوگا۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

نیازمند

مختارالدین احمد

جناب پروفیسر نجم الاسلام صاحب

C-27، بلاک C، یونٹ نمبر 6، لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ

میری ناقص رائے ہے کہ اس مجموعے میں زیادہ نہیں تو پانچ دس خط، مشاہیر کے ان کے نام اور اسی طرح کچھ ان کے خط دوسروں کے نام بھی شائع ہونے چاہییں۔ تصویر شائع کرنے پر تو وہ شاید راضی نہوں کہیں عکس تحریر بھی ضرور چھاپیے۔

(۲۸)

University of Sindh

CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro(Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

۸/اپریل ۱۹۹۱ء

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

گرامی نامہ مورخہ ۸/فروری اسلام آباد سے ہوتا ہوا، ملا ہے۔ ممنون ہوں۔ اس سے پیشتر کے خط کا جواب میں دے چکا تھا، وہ آپ کو ملا نہیں۔ آپ کی علالت اور وہاں کے حالات کو دیکھتے ہوئے، آپ سے مضمون کا مزید تقاضا نہیں کیا۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے آپ کا ایک خط تحقیق ۴ میں اشاعت کے لیے عنایت فرمایا، وہ شامل کر لیا۔ اس طرح تہنیتی شمارے میں آپ کی شرکت ہوگئی۔ اس شمارے کے بعض اجزاء دوبارہ چھپ رہے ہیں اس لیے تاخیر ہوگئی۔ توقع ہے کہ چند روز بعد تیار ہو جائے گا اور عید سے قبل یا فوراً بعد پوسٹ ہوگا۔

اِسی دوران کتاب ''مطالعات'' چھپ کر آ گئی جس میں راقم کے بارہ مضامین شامل ہیں۔ اس کا ایک نسخہ آپ کو، دوسرا ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو رجسٹرڈ پوسٹ سے بھیجا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اس کتاب کی طباعت واشاعت کو آپ ہی کے روحانی تصرفات میں شامل سمجھتا ہوں۔ خط میں ترغیب آپ نے دلائی، ارض مقدس میں دعا آپ نے میرے حق میں کی، اور مخدومی ڈاکٹر صاحب۱ کو بھی تقاضے کی ترغیب خط میں دی۔ خدا خوش رکھے۔ خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اب کتاب دیکھ کر میری غلطیوں پر بھی مطلع فرمائیں، ملتجی ہوں۔

ڈاکٹر صاحب! ایک قدیم اردو شاعر کے دیوان پر آپ کے مضمون کا انتظار ہے۔ اسے ہم تحقیق شمارہ ۵ میں شامل کر لیں گے جو اس ماہ اپریل کے آخر میں چھپنا شروع ہو جائے گا۔

نیاز مند
نجم الاسلام

لے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

بخدمت گرامی:
جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۲۹)

University of Sindh

CHAIRMAN
DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro(Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

۲۶ر مئی ۱۹۹۱ء

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کا خط جو میرے بھیجے ہوئے ۲۷ر مارچ پیکٹ کی رسید اور کتاب پر اظہار رائے پر مشتمل تھا مل گیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تحقیق شمارہ ۴ بھی آپ کو مل جائے تو جواب لکھوں۔ یہ اب تک مل چکا ہوگا۔ تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے بیماری کی حالت میں بھی مفصل تحریر سے سرفراز کیا۔ خدا صحت کاملہ و عاجلہ و مستمرہ عطا فرمائے۔ خط سے معلوم ہوا کہ میرے سابقہ خطوط آپ کو نہیں ملے۔ آخری خط کی عکسی نقل بھیجتا ہوں (ضروری خطوط کی عکسی نقلیں محفوظ رکھی جاتی ہیں، شعبے میں یہ سہولت حاصل ہے)۔

تحقیق شمارہ نمبر ۴ شاید دوبارہ طبع ہونے کی جلد نوبت آئے، تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔ اس لیے طبع دوم کے لیے کوئی مضمون بھیجیے تو کیا ہی اچھا ہو۔

ڈاکٹر صاحب! ڈاک خرچ کوئی مسئلہ نہیں، بہت سی سہولتیں حاصل ہیں مجھے۔ بہر کیف آپ کے ہمدردانہ اور مشفقانہ کلمات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، اور آپ کے اخلاص کی دل سے قدر کرتا ہوں۔

حسب معمول آپ کا یہ خط بھی بہت عمدہ ہے، قلم برداشتہ اس قدر پُر از معلومات خط آپ کیسی خوبی سے لکھتے ہیں: اس مرتبہ بہت سی جواب طلب باتیں بھی ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ کے قلم کی تحریر مولانا حامد الرحمٰن کاندھلوی سے ملی تھی جو پہلے حیدرآباد کے قریب ''ٹنڈو الہٰ یار'' میں رہتے تھے، پھر کراچی چلے گئے تھے، اب کوشش کروں گا کہ پھر رابطہ ہو جائے اور اس مخطوطے کی عکسی نقل حاصل ہو۔ انتخاب وحید پر حسرتؔ کے حاشیوں کے ملنے کا امکان نہیں، مالک کتاب سے رابطہ نہیں رہا۔ معلوم نہیں اب کہاں ہیں، پہلے حیدرآباد کے ایک بینک میں منیجر تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے بقیہ ۸ مخطوطات عام نصابی نوعیت کے تھے۔ کوئی ندرت نہ تھی ان میں۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی خدمت میں، آپ کے خط سے اقتباس کر کے دعا کی درخواست پہنچائی تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے آپ کو اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو خط لکھا ہے، ملا ہوگا یا عن قریب ملے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو میں نے بھی جواباً ایک خط لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے چند چیزوں کی عکسی نقلیں چاہی ہیں جو انشاء اللہ جلد پیش کروں۔ آپ کے توسط سے سلام عرض کرتا ہوں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

منسلک: خط مورخہ ۸/اپریل کی عکسی نقل

(۳۰)

۳/اگست ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مئی کے پہلے ہفتے میں تحقیق شمارہ ۴ (تہنیتی شمارہ) بھیجا گیا تھا۔ اس سے قبل اور بعد خطوط بھی بھیجے گئے تھے۔ رسالے کی رسید نہ ملی، خطوط کا جواب نہ ملا۔ ڈاک کا نظام بہت ابتر ہے، شاید آپ نے خط لکھے ہوں اور ہمیں نہ مل سکے ہوں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھی رسالہ بھیجا گیا تھا پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔

کل ایک صاحب علی گڑھ جا رہے ہیں۔ ان کے توسط سے تحقیق شمارہ ۴ کا ایک اور نسخہ اس رقعے کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ از راہ کرم اُن کے توسط سے خط بھیجیے۔ آپ کس قدر اچھا خط لکھتے ہیں۔ انتظار رہتا ہے۔

مزید یہ کہ از راہ کرم شمارہ ۴ پر اظہار رائے کیجیے اور مستفید فرمائیے۔ گذشتہ دنوں آپ کو ایک خط ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے بھی بھیجا تھا۔

نیاز مند

نجم الاسلام

(۳۱)

باسمہ

فون: ۳۰۶۸

نائب شیخ الجامعہ

جامعۂ اُردو،

علی گڑھ

جامعہ اردو

علیگڑھ

مختار الدین احمد

ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی (علیگ) ڈی۔ فل (آکسن)

علی گڑھ ۹۱/۸/۱۱ء

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

ابھی جناب محمد کامل صاحب تشریف لائے اور آپ کا تحفۂ محبت مجلۂ تحقیق (۴) دے گئے، دوسرا نسخہ دکتر نذیر احمد صاحب کو دے دوں گا۔ قند مکرر کا لطف آ گیا، آپ ہم دونوں کو یہ شمارہ بھیج چکے ہیں اور میں آپکو اس [کی] رسید اور اپنی رائے بھی بھیج چکا ہوں شائد ڈاک میں ضائع ہوا۔

میں عمان اردن گیا ہوا تھا واپس آ کر ڈھاکا یونیورسٹی چلا گیا جہاں ایک طالبہ ام سلمٰی کا شفوی کا امتحان لینا تھا۔ انھوں نے اردو میں ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ لکھا ہے۔ تین چار دن ہوئے واپس آیا ہوں۔ ذرا سکون ملے اور ایک دو ضروری کام نبٹا لوں تو آپ کے لیے مقالہ لکھنا شروع کردوں۔ افضل الہ آبادی کے اردو دیوان پر لکھنے کا ارادہ ہے۔ اس عرصے میں کراچی یونیورسٹی کے رجسٹرار کا خط آیا کہ ڈی لٹ کا ایک مقالہ رائے کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ میں نے منظوری بھیج دی لیکن مقالہ اب تک موصول نہیں ہوا۔ مجھے دلچسپی یہ تھی کہ مقالات و کتب میں دیوان افضل کا بھی ذکر تھا۔ افضل کے دو دیوان تھے ایک مجھے ملا دوسرا مفقود ہے خیال تھا کہ شائد وہاں دوسرا دیوان ہو۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ افضل الہ آبادی کا دیوان ہے یا کسی اور افضل کا؟ شائد آپ کو کچھ معلوم ہو۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قبلہ کی خدمت میں بہت بہت سلام۔ پروفیسر سید رفیع الدین صاحب اور ان کی دو صاحبزادیاں کل ملنے آئی تھیں آج وہ ناگپور تشریف لے گئے۔ بچیاں تعلیم کے سلسلے میں یہاں مقیم ہیں اس لیے وہ برابر تشریف لاتے رہتے ہیں اور ان سے ملاقات کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ خوب آدمی ہیں۔ تحقیق کا نیا شمارہ کب تک آ رہا ہے۔ شمارہ (۴) کا نیا اڈیشن کس طور پر آپ نکال رہے ہیں یہی مضامین رہیں گے یا کچھ تبدیلی ہوگی۔ مطلع فرمایئے گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے والسلام　　　　خیر طلب

مختار الدین احمد

(۳۲)

۳۰ رستمبر ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر صاحب سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۱، اگست دو روز پیشتر کامل صاحب کے توسط سے ملا۔ اِس سے پہلے محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات گرامی مورخہ ۴ ستمبر موصولہ ۲۳ ستمبر کے ذریعے آپ کا سلام پہنچا اور افضل الہ آبادی سے متعلق ایک تصریح۔ شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کا وہ خط نہیں ملا جس میں تحقیق شمارہ ۴ پر رائے لکھی تھی۔ جب بھی وہ ملے پھر کرم فرمائیں اور افضل الہ ابادی پر مقالہ بھی عنایت فرمائیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے جواب کے لیے آپ کا ۱۱ ستمبر کا خط بھجوایا ہے۔ امثالاً کچھ لکھتا ہوں:۔

۱۔　سرالسماء: صحیح نام ''سیر السماء'' تصنیف علامہ عبدالعزیز پرہیاروی، م ۱۸۲۴ء۔ مصنف کا کتب خانہ ان کی وفات کے بعد مولوی شمس الدین بہاولپوری کے قبضے میں آیا۔ اقبال کو اِس کتاب کی اطلاع مولوی صالح محمد ادیب تونسوی نے دی تھی۔ اقبال، جاوید نامہ لکھنے کی تیاری میں مشغول تھے اور مسلمان صوفیہ کی ایسی کتابوں کی تلاش میں تھے جن میں آسمانوں کی سیر سے متعلق مکاشفات کا ذکر ہو۔ بعد کو اِس کتاب تک رسائی خواجہ منعمی پروفیسر صادق ایجرٹن کالج بہاولپور کے توسط سے ہوئی، اور اقبال اس نتیجے پر پہنچے کہ کتاب مذکور اُن کے کام کی نہیں، دیکھیے مکتوبات اقبال بنام خواجہ منعمی۔

۲۔　مولوی احمد رضا بجنوری:

مولانا سید احمد رضا بجنوری، علامہ سید انور شاہ کشمیری کے شاگرد اور داماد ہیں۔ مدرسہ ڈابھیل میں ان کے ساتھ

رہے۔ کچھ برس اخبار الجمعیۃ دہلی کے منیجر بھی رہے۔ (غالباً ۱۹۵۵ء کے لگ بھگ)، پھر اپنے وطن بجنور میں طبابت شروع کی، ساتھ ہی ایک تفسیری سلسلے کی طباعت کا اجرا کیا جو علامہ انور شاہ کشمیری کے درس کی یادداشتوں پر مبنی تھا، اب تک طباعت پوری کر لی ہوگی۔ ڈاک کا پتا یہ ہے ''محلّہ نئی بستی، بجنور، یوپی''۔

۳۔ تکملۃ الجار اور اس کا مصنف: مجلسی کے متعلق اقبال کی معلومات میں کمزوری ہے۔ ایک اور مکتوب بنام سراج الدین پال میں بھی یہ کمزوری ظاہر ہوئی ہے۔ مگر یہ شاید محمد طاہر کی کتاب ''مجمع بحار الانوار'' ہو (۳ جلدوں میں، مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۳ھ) ہماری یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔ حدیث پر ہے۔ شاید اس کا تکملہ لکھا گیا ہو۔ محمد طاہر کا مربی و مرشد علی متقی ہے جس کا ذکر کتاب کے دیباچے میں ہے۔

۴۔ مسئلہء زمان و مکان پر عربی کتاب، ۱۹۲۴ء: ''المباحث المشرقیہ فی علم الالٰہیات والطبیعات''، ۲ جلدیں، مصنف فخر الدین رازی (امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی)۔ کتاب (المباحث المشرقیہ) ہماری یونیورسٹی لائبریری میں ہے اور تفصیلات کے لیے پیشِ نظر ہے۔ حیدر آباد دکن سے ۱۳۴۳ھ میں شائع ہوئی جس کی مطابقت ۱۹۲۴ء سے ہوتی ہے۔ جلد اول میں حرکت و زمانہ کی بحث آتی ہے۔ علی گڑھ میں دستیاب ہوگی۔ مکتوبات اقبال سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب سید سلیمان ندوی نے مہیا کر دی تھی؛ اس سے استفادہ، اقبال نے مولوی نور الحق پروفیسر عربی، اورینٹل کالج لاہور کی مدد سے کیا۔

۵۔ مولوی نور الاسلام مصنف فی تحقیق المکان: رسالے کا صحیح نام ''رسالہ فی مبحث المکان'' مصنف کا ذکر ''علمائے پاک و ہند (ص ۱۶۶، ۱۶۷) میں آتا ہے۔ نور الاسلام بن سلام اللہ بن شیخ الاسلام حنفی دہلوی۔ دیگر تصانیف: رسالہ فی مبحث الزمان، رسالہ فی اصول الحدیث، حاشیہ شرح سلم (قاضی) حاشیہ شرح میر زاہد وغیرہ۔

۶۔ رسالہ اتفاق فی ماہیۃ الزمان: صحیح نام ''رسالہ اتفاق العرفان فی ماہیۃ الزمان''۔ اس کا ترجمہ محمود احمد برکاتی نے کیا ہے، اقبال اکاڈمی لاہور نے مارچ ۱۹۸۳ء شائع کیا۔

۷۔ ہندی فلسفی ساکن پھلواری، مصنف ''تسویلات فلسفہ: حافظ محمد ظہور الحق پھلواروی م ۱۸۱۹ء، کتاب عربی میں ہے۔ حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

۸۔ مولانا فاخر الہ آبادی (ممدوح گرامی): مولانا فاخر بیخود الہ آبادی (وفات ۵ جولائی ۱۹۳۰ء)، یہ مولانا محمد فاخر زائر الہ آبادی ابن شاہ خوب اللہ الہ آبادی م ۱۱۴۴ھ کی اولاد میں سے تھے۔ ادر خانقاہ اجملی، دائرہ شاہ اجمل کے سجادہ نشیں تھے۔ ان کے حالات خالد میاں فاخری مقیم کراچی (مترجم مآثر الکرام، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء) نے اپنی تالیف ''تذکار اولیاء'' مطبوعہء کراچی میں لکھتے ہیں۔ مولانا فاخر بیخود خلافتی لیڈر تھے اور اس تحریک کے سلسلے میں قید بامشقت بھی کاٹی تھی۔ ایک اسکالر کے استفسار کے جواب میں (جو راقم کی نگرانی میں کام کر رہے تھے) خالد میاں فاخری نے اپنے مکتوب مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۸۶ء میں صراحت کی کہ ''گرامی الہ آباد آ کر خانقاہ اجملی دائرہ شاہ اجمل میں مولانا فاخر بیخود کے پاس مقیم بھی ہوئے تھے اور دونوں میں گہرے مراسم تھے۔'' ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں میرا سلام پہنچا کر، مجھے ممنون کیجیے۔ انھیں الگ خط میں لکھتا ہوں۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق صاحب کی خدمت میں بھی آپ کے توسط سے سلام پیش کرتا ہوں۔ اُن سے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے دولت کدے پر ایک بار ملاقات ہو چکی ہے۔ آپ کا اب تک غائبانہ نیاز مند ہوں۔ مگر دسمبر میں شاید ملاقات حاصل ہو۔ ڈاکٹر

نذیر احمد صاحب نے از راہ کرم غالب سیمینار کا دعوت نامہ بھجوایا ہے جس کا لیٹر آف ایکسپٹینس (Acceptance) میں اُن کے دہلی کے پتے پر بھیج چکا ہوں۔ فقط

نیاز مند
نجم الاسلام

30.9.1991

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۴۳)

باسمہ سبحانہ

فون: ۳۰۶۸
نائب شیخ الجامعہ، جامعہ اُردو،
علی گڑھ ۴/۱۰/۹۱ء

جامعہ اردو
علیگڑھ

مختار الدین احمد
ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی (علیگ) ڈی فل (آکسن)

مکرمی و محترمی السلام علیکم

سمیع الدین مصطفائی صاحب آئے اور آپ کی خیر و عافیت کی خبر لائے۔ آپ کی مصروفیات کا بھی علم ہوا اور اس سے خوشی ہوئی لیکن یہ جان کر کچھ تردد ہوا کہ آپ کی طبیعت کچھ مضمحل رہتی ہے۔ یہ شائد کثرت کار کی وجہ سے ہے، اگر ایسا ہے تو صحت کا خیال رکھ کر کام کیجیے، اس عمر میں اگر ایک بار صحت بگڑ جائے تو پھر سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دکتر نذیر احمد صاحب ایران جانے والے ہیں۔ میں نے انھیں اطلاع دی تھی کہ حیدر آباد سے ایک صاحب آنے والے ہیں، متعدد مضامین آپ کے زیر تحریر ہیں ایک مضمون تحقیق کے لیے مکمل کر لیں تو وہ صاحب اپنے ساتھ لیتے جائیں۔ پرسوں ڈاکٹر صاحب صبح کو تشریف لائے تھے کہ مضمون مکمل ہو گیا، کل مصطفائی صاحب گھوم پھر کر اور دھلی کے تمام مزارات مقدسہ پر فاتحہ خوانی کے بعد تشریف لائے تو میں نے ان کے پاس بھیجا، چنانچہ جب وہ رات آئے تو مضمون ان کے ہاتھ میں تھا۔

میں نے بھی اس یادگاری کتاب کے لیے مضمون تیار کر لیا ہے بس ایک آنچ کی کسر باقی رہ گئی ہے اس ماہ کے آخر تک ان شاء اللہ بھیج دوں گا۔ اصل میں ایک تذکرے خازن الشعراء کی تلاش ہے جس میں دائرۂ شاہ اجمل کے بزرگوں کے حالات ہیں اس کے ایک ہی نسخے کا پتا چلا ہے جو جناب اجمل اجملی صاحب کے پاس ہے جن سے میرے ایسے تعلقات نہیں کہ ان سے اصل یا عکس منگواؤں۔ اس ہفتے معلوم ہوا ہے کہ اسکا عکس محبی مشفق خواجہ صاحب کے پاس ہے، وہ اتنے مصروف رہتے ہیں کہ انھیں زحمت دیتے ہوئے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن لکھوں گا۔ وہ بھی کیا کہیں گے کہ دھلی میں کتاب موجود ہے جو علی گڑھ سے (ٹرین سے) دو گھنٹے کے فاصلے پر ہے، لیکن منگوا رہا ہوں عکس کا عکس جو دوسرے ملک کے آخری صوبے کے آخری شہر میں بحیرۂ عرب پر واقع ہے ہے نا لطیفے کی بات۔ اس تذکرے پر بہت دن ہوئے خواجہ احمد فاروقی صاحب کا مضمون چھپا تھا، اور مدت ہوئی حسرت موہانی مرحوم نے اردوئے معلی میں اسکے اقتباسات شائع کیے تھے۔

کیا آپ کے علم میں خازن الشعراء کا کوئی نسخہ ہے؟

اقبال نے مولانا گرامی کی اس فارسی رباعی کی تعریف ایک خط میں کی ہے جو انھوں نے مولانا فاخر [الہ آبادی] کی مدح میں لکھی ہے (مکاتیب اقبال بنام گرامی مرتبہ محمد عبداللہ قریشی لاہور ۱۹۸۱ص ۱۶۴، ص ۱۶۵)۔ قریشی اور ہاشمی صاحبان نے ان کے متعلق کچھ نہیں لکھا، کلیات مکاتیب اقبال کے مرتب برنی صاحب دائرۂ اجمل کے ان مولانا فاخر کو گرامی کا ممدوح سمجھتے ہیں جن کا ذکر نزھۃ الخواطر اور تذکرۂ علمائے ھند وغیرہ میں ہے۔ میں نے انھیں لکھا کہ اقبال و گرامی کے معہود ذھنی وہ نہیں ہو سکتے جن کی وفات ۱۱۰۰ھ کے بعد ہوئی ہے۔ یہ تو کوئی معاصر ہوں گے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب سے میں نے پوچھا انھوں نے بھی انھی بزرگ کا ذکر کیا جن کا ترجمہ نزھۃ الخواطر میں ہے۔ میں نے خانقاہ دائرۂ اجمل اور الہ آباد کے اصحاب کو کوئی ایک درجن خط لکھے کوئی کچھ نہیں بتا سکا۔

مجھے یاد آتا ہے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کا ذکر کرتے تھے وہ ان کے دوستوں میں تھے، خلافت اور پھر کانگریس کی تحریک سے وابستہ تھے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی زندہ ہوتے تو وہ ضرور بتاتے بلکہ مجھے یقین ہے انھوں نے اپنے اخبار میں ان کی وفات پر کچھ لکھا بھی ہو۔ بعد کو ان کا سال وفات ۱۹۳۰ء معلوم ہوا اس زمانے کی سچ یا صدق کی فائلیں تلاش کے باوجود یہاں نہیں ملیں۔ والد مرحوم کا معاصر ہونا اور سال وفات ۱۹۳۰ء معلوم ہونے کے بعد مجھے یقین ہوتا ہے کہ گرامی نے انھی کا ذکر اپنی رباعی میں کیا ہے جسکا ایک مصرع ہے، سجادہ نشین شاہ اجمل، فاخر

مشکل یہ ہے کہ دونوں فاخر دائرۂ شاہ اجمل کے بزرگوں میں ہیں۔ پھر مجھے ایک نام مولانا شاہد فاخری کا یاد آیا خیال ہوا یہ ضرور مولانا فاخر کے بیٹے ہوں گے۔ ان کی تاریخ وفات ۳ر رمضان ہے (خانقاہ والے سال وفات مجھے نہ بتا سکے، تاریخ تو اس لیے از بر ہوگی کہ اس تاریخ کو وہاں ان کا عرس ہوتا ہوگا)۔ بہر حال ان شاہد فاخری صاحب کے چار بیٹے ہیں، سید محمد زاہد فاخری، سید محمد ناصر فاخری، سید محمد طاہر فاخری، یہ تینوں صاحبزادگان دائرۂ شاہ اجمل میں متمکن ہیں لیکن ان سے توقع نہیں کہ اپنے والد ماجد یا اپنے جد امجد کے بارے میں کچھ لکھ سکیں۔ معلوم ہوا ان میں سب سے فائق مولانا شاہد فاخری کے بڑے بیٹے مولانا خالد فاخری مقیم کراچی ہیں۔ انھیں زحمت دی گئی، آج تک جواب نہ آیا۔ ان کا پتا میں نے معلوم کر لیا ہے ذیل میں درج کرتا ہوں:

مولانا خالد فاخری، ایف ۳۴ر ۱، فیڈرل کیپٹل ایریا، کراچی۔ ۱۹

ان کا ٹیلیفون نمبر معلوم نہ ہو سکا ورنہ وہ بھی لکھتا خواجہ صاحب کو لکھوں گا کہ ڈائرکٹری دیکھ کر لکھ بھیجیں۔ ممکن ہو تو خالد فاخری صاحب سے مولانا فاخر کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کر کے اطلاع دیجیے۔ کچھ حالات زندگی اور تاریخہائے ولادت و وفات معلوم ہو جائے کچھ حالات زندگی اور سب سے اہم بات یہ کہ فاخر و گرامی کے تعلقات کا کچھ پتا چلے، گرامی کے بلکہ ممکن ہے اقبال کے کچھ خطوط بھی اس خاندان میں ہوں۔ سال ڈیڑھ سال سے یہ ساری تگ و دو صرف اس بات کے لیے ہے کہ اقبال کے خط میں جس فاخر کا ذکر ہے اس کی تشخیص ہو جائے اور چار پانچ سطروں کا ان پر ایک نوٹ لکھ دیا جائے اس مجموعۂ خطوط کے لیے جو دھلی سے شائع ہو رہا ہے۔ اسے میرے محترم دوست سید مظفر حسن برنی صاحب مرتب کر کے دہلی اردو اکیڈمی سے شائع کر رہے ہیں۔ پہلی جلد کلیات مکاتیب اقبال کی شائع ہو چکی ہے دوسری جلد ایک دو مہینے میں شائع ہو جائے گی۔

پروفیسر محمود میمن کے نام ایک لفاف بھیج رہا ہوں جس میں استاذ مرحوم کے سلسلے کی بعض تحریرات ہیں جو محمود بھائی

سے مجھے ملی تھیں اور جن کا ایک بار انھوں نے آپ سے ذکر بھی کیا تھا۔ میں ڈاک سے بھیجنا نہیں چاہتا تھا آجکل رجسٹری بھی محفوظ نہیں ہے (دکتر نذیر احمد صاحب نے آپ کو کئی ماہ [ہوئے] اپنا مضمون رجسٹری سے بھیجا تھا، جو آپ کو نہیں ملا، عابد رضا بیدار نے رجسٹری سے جرنل کے پرچے دکتر خالد حسن قادری کو لندن بھجوائے اور نہیں ملے) میں کسی امین و فرض شناس شخص کی تلاش میں تھا اب مصطفائی صاحب سے بڑھ کر فرض شناس کون ہوگا۔ چاہتا ہوں کہ یہ لفاف آپ محمود بھائی کو خود پہنچا دیں اور صورت حال انھیں اچھی طرح سمجھا دیں۔ تقریر کا ایک کیسٹ بھی بھیج رہا ہوں وقت نکال کر اسے سن لیجے گا اور موقع ہو تو کچھ حصے ڈاکٹر صاحب کو بھی سنا دیجے۔ اسے بعد کو دکتر جمیل جالبی صاحب کو بھجوا دیجے۔ دوسرا کیسٹ کسی معتبر آدمی یا ڈاک کے ذریعہ مشفق خواجہ صاحب کو کہ وہ سن کر اگر چاہیں تو لطف اللہ خان صاحب (کراچی) کے حوالے کر دیں۔ خط کی طوالت کی معذرت

والسلام

مختار الدین احمد

(۴۴)

University of Sindh

CHAIRMAN
DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro(Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

۱۹/اکتوبر ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

سمیع الدین مصطفائی صاحب کا لایا ہوا آپ کا مکتوب گرامی (مورخہ ۴/اکتوبر) مع کیسٹ ایک عدد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے چند روز پیشتر دیا۔ شکریہ، بالخصوص کیسٹ کا کہ اس میں آپ کی آواز سننے کو ملی۔ ممنون ہوں ذرہ نوازی کے لیے کہ اس میں آپ نے مجھے کلماتِ تحسین سے نوازا، اور دل بڑھایا، ورنہ اپنی حدیں خوب پہچانتا ہوں۔

آپ کا بھیجا ہوا پیکٹ بحفاظتِ تمام پروفیسر محمد محمود میمن صاحب کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ میں خود لے کر ان کی خدمت گرامی میں حاضر ہوا تھا اور درخواست کی تھی کہ ایک خط میں اس کی رسید سے آپ کو مطلع کریں گے، مگر توقع کم ہے کہ وہ ایسا کریں۔ بہر کیف وہ بحمد اللہ اچھے ہیں، صحت اچھی ہے اور اچھی طرح گذرتی ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ایک اور مقالہ مع خط موصول ہوا۔ ممنون ہوں، اُن کا بھی، اور آپ کا بھی کہ اس میں آپ کا تصرف یا تقاضا بھی شامل ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد کس قدر اچھا لکھتے ہیں۔ ان کا یہ مقالہ تحقیق شمارہ ۵ میں شامل کرنے کا ارادہ ہے، اور جب ''نذر علمی'' چھاپنے کی نوبت آئے گی تو اس میں بھی اسے شامل کریں گے۔ اب آپ کے مقالے کا انتظار ہے۔

ڈاکٹر صاحب! خازن الشعراء کا کوئی نسخہ میری دسترس یا میرے علم میں نہیں۔ گرامی سے متعلق آپ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ اپنے ۳۰/ستمبر کے خط میں اس کا جواب لکھ چکا ہوں، شاید وہ خط نہ ملا ہو۔ اس لیے اس جواب کی عکسی نقل پھر منسلک کرتا ہوں، اس میں چند اور معلومات بھی ہیں۔

آپ کسقدر اچھے خط لکھتے ہیں۔ان کو شائع ہونا چاہیے۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو الگ خط لکھتا ہوں۔میری طبیعت کے اضمحلال کی وجہ شکر کی شکایت ہے جس کی وجہ سے تنے ہوئے رسّے پر چلنا پڑتا ہے۔فقط۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب
فاطمہ منزل، ۴/۲۸۶، امیر نشاں روڈ، سول لائنس، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲۔

(۴۵)

باسمہ سبحانہ

علی گڑھ
شنبہ، ۹۱/۱۰/۲۶ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب　　　السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر قدرے تاخیر سے ملا۔ممکن ہے ہوائی لفاف کا محصول 3.75 سے کچھ زائد ہو۔یہاں سے 4-0 میں جاتا ہے بہتر ہے ڈاک گھر سے پوچھ لیا جائے۔

خطوط اقبال کے سلسلے میں آپ کے قیمتی اشارات ملے، آپ نے مجھے تلاش کی زحمت سے بچا لیا، بہت ممنون ہوں، آپکا بھی اور ڈاکٹر صاحب قبلہ کا بھی۔ڈاکٹر سید مظفر حسن برنی سے آپ غائبانہ طور پر واقف ہوں گے۔یہ انگریزی کے طالب علم رہے ہیں غالباً آئی اے ایس ہیں حکومت ھند کے مختلف محکموں میں رہے۔دوبار دو صوبوں کے گورنر رہے۔پھر اقلیتی کمیشن کے سربراہ مقرر ہوئے۔اقبال سے انھیں دلچسپی ہے اسی بنا پر انھوں نے کلیات مکاتیب اقبال کی ترتیب کا کام اپنے شوق کی بنا پر شروع کیا۔میرے ان کے تعلقات نہیں تھے لیکن جب مکاتیب کی پہلی جلد شائع ہوئی تو میں نے خط لکھ کر ان کے شوق کو سراہا محنت کی داد دی اور ترتیب و تحشیے میں جو کمی رہ گئی تھی اسکی طرف ان کی توجہ منعطف کرائی۔انکا بہت اچھا سا خط آیا اور دوسری جلد کے حواشی لکھنے کے سلسلے میں مدد چاہی۔میں نے ان کی ذوق وشوق کو دیکھ کر اور یہ خیال کر کے کہ وہ یونیورسٹی کے آدمی نہیں ہیں عمر سرکاری ملازمت میں گزار رہے ہیں پھر بھی ادبی ذوق رکھتے ہیں ان کی مدد کا وعدہ کیا اور بہت سے مصنفین و مصنفات پر نوٹس لکھ کر بھیج دیئے۔کچھ مدد انھیں اور اصحاب نے بھی دی، یہ جلد اب چھپ گئی ہے، آجکل انڈکس وغیرہ کی طباعت ہو رہی ہے۔اب تیسری جلد کے لیے انھوں نے استفسارات کی فہرست بھیجی ہے بیشتر کے جواب انھیں لکھ کر بھیج دیے ہیں۔کچھ کے اب بھیجوں گا۔کہیں اور سے پہلے آگئے ہوں تو پھر محنت ضائع ہونے کا بھی خدشہ ہے۔بہر حال۔

۱۔　فہرست میں سرالسماء درج تھا لیکن کہیں میں نے سیر السماء اور اس کے مصنف عبدالعزیز کا نام دیکھا تھا لیکن بالکل یاد نہیں رہا کہاں؟ آپ نے جو اطلاع بھیجی ہے وہ میرے لیے اہم ہے یہ کہاں کے رہنے والے تھے آپ نے انھیں ''پرہیاروی'' لکھا ہے۔سال ولادت شائد معلوم نہ ہو سکا مکتوبات اقبال بنام خواجہ منعمی کا مکمل حوالہ بھی عنایت ہو۔

۲۔　مولوی احمد رضا بجنوری کا نام انھوں نے صرف لکھا ہے۔میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اقبال نے کس سلسلے میں ان کا

ذکر کیا ہے بلکہ اقبال کی عبارت کی نقل منگوائی ہے ان کے نام کا اقبال کا خط اقبالنامہ ۲۲؍۲۴۱ میں بعد کو مل گیا میں نے مولوی نورالحسن راشد (مفتی الٰہی بخش اکیڈمی کاندھلہ) سے ان کے متعلق استفسار کیا تھا، انھوں نے لکھا وہ زندہ ہیں اور بجنور میں مقیم ہیں اگر چہ پتا انھوں نے کچھ اور لکھا ہے۔ میں آپ کے بھیجے ہوئے پتے پر بھی انھیں خط لکھوں گا خدا کرے ان کی صحت ایسی ہو کہ وہ خط کتابت کر سکیں۔ انور شاہ کشمیری پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں اور مدرسہ دیو بند کی تاریخ میں بھی ان کا ذکر مل جانا چاہیے۔ انھوں نے پتا یہ بھیجا ہے: رضالاج، بخارہ روڈ، بجنور، یوپی،

۳۔ برنی صاحب نے تکملۂ مجمع البحار ہی لکھا ہے۔ ظاہرا مجمع بحارالانوار مراد ہے۔ اقبال کے خط کا عکس بھیجیں تو معلوم ہوا [ہو]۔ میرے پاس مکاتیب اقبال کے سارے مجموعے نہیں اس لیے بار باران سے خطوں کی نقل منگوانی پڑتی ہے۔

۴۔ آپکا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے مسئلہ زمان ومکان ۱۹۲۴ء کی چھپی ہوئی عربی کتاب رازی کی المباحث المشرقین ہی ہوگی، اسکے متعدد نسخے یہاں موجود ہیں اور میں نے شعبے کے لیے بھی منگوائی تھی۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اقبال شرق اوسط کی کسی مطبوعہ کتاب کا ذکر کر رہے ہیں۔

۵۔ برنی صاحب نے پہلے صرف مولوی نورالاسلام لکھا، پھر نورالاسلام صدیقی بجنوری تحریر کیا اور یہ لکھا کہ عبدالرحمٰن بجنوری کے عزیزوں میں ہیں اس لیے بجنوری کے ایک بھانجے کو جو علی گڑھ میں ہیں میں نے خط لکھ کر حالات منگوائے ہیں۔ میں ان سے تو نہیں دکتر خورشید الاسلام سے ملاوہ ان کے واقف تھے لیکن ضروری معلومات بہم نہ پہنچا سکے۔ میں نے تلاش سے جمع کیے۔ باقیات بجنوری کا نسخہ برنی صاحب کے ذریعہ جامعہ ملیہ کے کتابخانے سے منگوایا، پھر کراچی میں بہت عرصہ ہوا ایک مجموعہ اسی قسم کا چھپا تھا۔ اسکے عکس دکتر معین الدین عقیل اور سید انیس شاہ جیلانی نے بھیج دیے۔ نوٹ مرتب کر کے برنی صاحب کو بھیج دیا۔ لیکن یہ خیال بار بار آتا رہا کہ اقبال کا ان سے کیا تعلق رہا ہوگا۔ بس یہ خیال تھا کہ مولوی صاحب کی بیشتر زندگی بلوچستان میں گزری۔ شائد اقبال سے ذاتی تعلقات ہوں۔ ایک دن سید صاحبؒ کے نام اقبال کے خط پر نظر پڑی معلوم [ہوا] یہ تو زماں و مکان والے نورالاسلام ہیں۔ برنی صاحب کو لکھا کہ پچھلا نوٹ روک لیں اسکی کتابت نہ کرائیں آپ نے نورالاسلام بجنوری لکھ کر گمراہ کیا۔ پھر مولانا عبدالسلام خان (رام پور) کو اور دوسرے اصحاب کو لکھا۔ بشیر احمد خاں غوری صاحب یہیں علی گڑھ میں متمکن ہیں ان سے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا، لیکن مولانا عبدالسلام نے لکھا کہ نورالاسلام کا رسالہ فی المکان رام پور میں ہے فی الزمان ظاہرا مفقود ہے۔ خیال ہوا نزہۃ الخواطر میں دونوں کتابوں کا ذکر ہے ممکن ہے ندوہ میں موجود ہو، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب کو لکھا گیا ہے ابھی جواب نہیں آیا۔ افسوس کہ سید سلمان ندویؒ کے خطوط بنام اقبال ظاہرا محفوظ نہیں ورنہ ان امور پر بہت اچھی روشنی پڑتی۔

۶۔ اتقان ماھیۃ الزمان کوئی ایک سال ہوا محمود احمد برکاتی صاحب نے بھیج دیا ہے۔ دوسری جلد کے لیے مولانا برکات احمد پر نوٹ لکھنے کے سلسلے میں ان سے اور فرید احمد برکاتی (جے پور) سے خط کتابت رہی تھی۔

۷۔ ھندی فلسفی ساکن پھلواری، حافظ ظہور الحق ہی ہوں گے بہت قیمتی اطلاع آپ نے دی ہے کتاب اگر دائرۃ المعارف نے چھاپی ہے تو آسانی سے مل جائے گی۔ اب شاہ ظہور الحق کے حالات دریافت کرنے ہوں گے۔ میں نے بہت زمانہ ہوا بہار میں اردو نثر پر ایک مضمون لکھا تھا ''یہ خوب سے خوب تر'' کی تلاش میں اب تک شائع نہیں ہو سکا، شاہ صاحب

کے حالات مختصر طور پر میں نے لکھے تھے، اس موضوع پر ایک عزیز کی کتاب کئی سال ہوئے پٹنہ سے شائع ہوئی ہے اس میں حالات مل جائیں گے۔

۸۔ میں برنی صاحب کو تین بار خط لکھ چکا ہوں کہ اقبال کے معہود ذہنی فاخر زائر (۱۱۲۰ھ۔۱۱۵۹ھ) نہیں فاخر بیخود ہیں یہ والد صاحبؒ کے دوستوں میں تھے خلافتی تھے۔ ۱۹۳۰ سال وفات کی اطلاع الہ آباد کی خانقاہ سے ملی صدق اس زمانے کا نہیں مل سکا ان کی وفات [پر] مولانا عبدالماجد نے ضرور لکھا ہوگا۔ میں نے برنی صاحب کو لکھا جو نوٹ آپ نے کسی سے لکھوایا ہے اسکی نقل دیکھی اسے ضائع کر دیجیے یہ فاخر اقبال و گرامی کے معاصر ہیں، ورنہ گرامی، ڈھائی سو سال پہلے کے کسی شخص پر مدحیہ رباعی کیا لکھتے۔ دائرۂ شاہ اجمل سے تاریخ وصال ''۹ رصفر ۱۹۳۰ء'' معلوم ہوئی سبحٰن اللہ مہینہ قمری اور سال شمسی مولانا شاہد فاخری انھی فاخر بیخود کے بیٹے تھے انھیں میں نے دیکھا تھا، ان کے بیٹے سید محمد زاہد فاخری، سعید محمد ناصر فاخری، سید محمد طاہر فاخری الہ آباد میں مقیم ہیں لیکن ظاہرا اپنے بزرگوں سے کوئی کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ مجھے بتایا گیا بڑے بیٹے مولانا خالد فاخری (F۳۴/ا فیڈرل کیپٹل ایریا کراچی۔۱۹) معلومات بہم پہنچا ئیں گے۔ برنی صاحب نے میرے کہنے پر انھیں خط لکھا، کوئی جواب نہیں آیا۔ کم از کم ایک دو ماہ پہلے تک آتا تو وہ مجھے ضرور لکھتے۔ میں نے یہ بھی معلوم کرایا تھا کہ اقبال یا گرامی اور مولانا فاخر کی خط کتابت ان کے پاس محفوظ ہے یا نہیں۔ دو چار دن ہوئے حسرت کے اردوئے معلّٰی میں بیخود کے اشعار ملے۔ آپ نے یہ لکھ کر کہ دونوں میں مراسم تھے اور گرامی الہ آباد بھی بیخود سے ملنے گئے تھے میرے خیال کی تصدیق کر دی۔

اقبال کا یہ خط رفیع الدین ہاشمی اور محمد عبداللہ قریشی نے اپنے مجموعوں میں شائع کیے ہیں [کیا ہے] ہاشمی نے میرے خط کے جواب میں فاخر بیخود کے بارے میں تو کچھ نہیں لکھا صرف وہ رباعی نقل کر دی۔ جو قریشی اپنے فٹ نوٹ میں درج کر چکے ہیں اور جو رباعیات گرامی میں بھی موجود ہے۔ قریشی صاحب کا ابھی جواب نہیں آیا ہے۔ تو صاحب یہ ہے تحقیق کا معاملہ اور یہ ہے اسکی دردسری اور اس کا انعام جو محققوں کو ملتا ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ صاحب، خالد میاں فاخری کی مآثر الکرام اور تذکار اولیاء کے نسخے میرے لیے پیدا کیجیے، ضرور۔ وہ جب گورنر کے خط کا جواب نہیں دیتے تو مجھے کتاب کیا بھیجیں گے اس لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔ اب زحمت فرما کر خواجہ عبدالواحد محمود الصواف فاسی اور ابن شیبہ کے متعلق اطلاع دیجیے۔ الصواف کا ذکر اقبال نے اسرار خودی کے دیباچے میں کیا ہے جہاں ابن شیبہ کا بھی نام آیا ہے۔ علمائے قوم میں سب سے پہلے غالباً ابن شیبہ علیہ الرحمہ اور حکماء میں واحد محمود نے اسلامی تخیل کے اس ہمہ گیر میلان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی مگر افسوس ہے واحد محمود کی تصانیف آج ناپید ہیں۔ دبستان مذاہب میں اس حکیم کا تھوڑا سا تذکرہ لکھا ہے جس سے اسکے خیالات کا پورا اندازہ نہیں ہوسکتا۔

مجھ سے ابن ابی شیبہ پر نوٹ مانگا تھا میں نے ان پر اور اسکی المصنف پر لکھ کر بھیج دیا اور وہ چھپ بھی جاتا لیکن اسرار خودی کے مقدمے کی عبارت سے اندازہ ہوا کہ یہ ابن شیبہ ہیں ابن ابی شیبہ نہیں اور یہ مشہور محدث نہیں کوئی اور ہیں (خیر یہ نوٹ اقبال نامہ حصہ اول ص ۱۹۱ کے ایک خط بنام سید صاحبؒ کام آجائے گا) الصواف مراقشی ہیں تیسری صدی ہجری میں گزرے ہیں۔ فصوص الحکم میں انھیں ''شیخنا السابق'' کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔ یہ پہلے کثرت میں دحدت کے قائل تھے لیکن بعد کو اس خیال سے انھوں نے رجوع کر لیا تھا حیدرآباد کے ایک صاحب کے نام اپنے ایک انگریزی خط مورخہ ۱۰ جولائی ۲۲ء میں جو اقبال ریویو

اکتوبر ۶۹ اور جنوری ۷۰ء میں چھپا ہے Dr Lucy اور کتاب الفجر کا ذکر آیا ہے خالد خلیل بک پر معلومات مطلوب ہیں قسطنطنیہ میں پروفیسر تھے کچھ عرصے تک کیمبرج میں بھی رہے تھے۔ ان کے نام اقبال کا ایک طویل انگریزی خط ہے جسکا ترجمہ سہیل علی گڑھ میں اور پھر ایک مجموعے میں صفحہ ۱۰۱ پر علم الانساب کے عنوان کے تحت۔ ان چاروں اصحاب کے متعلق جو کچھ معلوم ہو سکے لکھ کر بھیج دیجیے ممنون ہوں گا۔

سمیع الدین صاحب آپ لوگوں کے نام خطوط، کیسٹ وغیرہ لے کر ۶ر کو روانہ ہوئے ہیں نہ ان کا کوئی خط خیریت کا آیا اور نہ آپ لوگوں کا اس لیے تردد ہے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام کہیے۔ مخلص مختار الدین احمد

ہاں ایک بات کام کی بتاؤں۔ حسین قلی خاں عاشقی عظیم آبادی کا تذکرۂ نشترِ عشق (۱۲۳۳/۱۸۱۷) تاجق محقق اے۔ جان فیدو نے پانچ جلدوں میں روس سے شائع کر دیا ہے۔ معارف کے ایک نوٹ سے اطلاع ملی، سفارت خانے کو آپ لکھیں تو یہ کتاب ممکن ہے تحفتاً آپ کے کتابخانے کو مل جائے۔ پتا معلوم ہو سکے تو براہ راست بھی لکھا جا سکتا ہے۔

(۳۶)

باسمہ تعالیٰ

Prof. M.D. Ahmed

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH

Dated ۹۱/۱۲/۳ء

بھائی میں علیل ہو گیا تھا اب رو بصحت ہوں۔

۱۹ر اکتوبر کا گرامی نامہ اور اس سے پہلے ۳۰ر ستمبر کا مکتوب سامی بھی ملا۔ توجہات کا ممنون ہوا۔ میں نے ۳۰ر ستمبر کے خط کی رسید اور شکریے میں ایک خط ۲۹ر اکتوبر کو لکھا ہے جو ملاحظے سے گزرا ہوگا۔ جس دن آپکو خط پوسٹ کیا اسی دن کچھ دیر کے بعد آپکا ۱۹ر کا والا نامہ موصول ہوا۔

۱۔ سیر السماء پر دو چار سطریں اور لکھ دیجیے۔ مصنف کے حالات کس کتاب میں ملتے ہیں؟

۲۔ تسویلات فلسفہ (ظہور الحق پھلواروی) فی الحال یہاں نہ مل سکی، آپ کے یہاں موجود ہو تو دیکھ کر دو چار سطریں اس کے بارے میں اور کچھ مصنف کے بارے میں تحریر کر دیجیے۔ اس کتاب کا ذکر اقبالنامہ جلد اول میں ہے۔ مکتوب بنام سید سلیمان ندوی۔

۳۔ ڈکٹر نذیر احمد صاحب نے خوش خبری سنائی کہ آپ نے غالب انسٹی ٹیوٹ کے سیمنار میں شرکت کا وعدہ کر لیا ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔ آپ بہت زمانے سے ہندستان نہیں آئے ہیں۔ ضرور آئیے اور موقع ہو تو علی گڑھ پٹنہ کا بھی ویزا ضرور بنوائیے کہ آپ یہاں کے کتب خانوں سے بھی مستفید ہو سکیں اور کچھ لوگوں سے مل بھی سکیں۔ خیال ہے کہ اس زمانے میں چند دنوں کے لیے نالندہ/راجگیر جانا ہوگا۔ لیکن صرف چند دنوں کے لیے۔

ممکن ہو تو اپنے ساتھ مآثر الکرام (مترجم) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ اور تذکار اولیا کا ایک ایک نسخہ لیتے آئیے۔ پچھلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں۔ آپ نے خالد فاخری صاحب سے خط کتابت کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی نگرانی میں جس اسکالر نے کام کیا ہے ان کا موضوع کیا تھا۔

۴۔مولوی احمد رضا بجنوری کے نام کا خط اقبال نامہ جلد دوم ص ۲۴۱ میں ہے۔برنی صاحب خط کے مندرجات پر نوٹس چاہتے ہیں۔
۵۔اب مسئلہ خواجہ عبدالواحد محمود الصواف فاسی کارہ جاتا ہے جن کا ذکر دیباچہ اسرار خودی میں ہے۔دبستان مذاہب میں مختصر ساذکران کا ملتا ہے اور کتاب الفجر کا۔اقبال ۱۰رجولائی ۲۳ء کو حبیب احمد علی ہاشمی حیدرآباد کو لکھتے ہیں

The earlier 'کتاب الفجر' a book which give you an idea of that muslim sufism is Work on Bufim is, I think

میں الصواف کے بارے میں لکھ چکا ہوں کہ یہ تیسری صدی ہجری کے ممتاز صوفی تھے۔ابن العربی نے فصوص الحکم میں ان کے لیے الشیخنا السابق لکھا ہے۔یہ امور ۲۹ر کے خط میں لکھ چکا ہوں۔احتیاطاً پھر لکھ دیا ہے کہ آجکل ڈاک کے انتظامات کچھ ٹھیک نہیں۔

آپ کا وقت بہت قیمتی ہے، جو کچھ آسانی سے معلوم ہو سکے لکھ کر بھیج دیجے گا، زیادہ وقت ان امور پر صرف نہ کیجے۔

آپ سے خط کتابت باقاعدہ تو اب شروع ہوئی ہے لیکن پرانے کاغذات میں کل آپ کا ایک پوسٹ کارڈ ۶۶/۵/۲۷ کا لکھا ہوا ملا جو آپ نے غزالی کالج لطیف آباد کے دوران قیام بھیجا تھا جس میں پوچھا تھا کہ ''دہ مجلس فضلی کا جو نسخہ آپکو ملا ہے کیا اس پر فضلی کے نام کی صراحت موجود ہے یا قیاساً اسے فضلی کی تصنیف ٹھہرایا گیا ہے'' پتے پر آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی لکھا ہوا ہے۔ ۶۶ء میں میں انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز میں ریڈر تھا اور وہاں سے مجلہ علوم اسلامیہ شائع کرتا تھا۔۱۱رمئی ۶۸ء کو میں پھر شعبۂ عربی میں پروفیسر اور صدر کی حیثیت سے آیا۔

مالک رام صاحب اب کچھ دنوں میں اپنے ۸۰ سال پورے کرلیں گے۔یہ مختنمات میں ہے۔دل چاہتا ہے کہ اس موقع پر ان کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی جائے۔دس بارہ مضامین بھی اچھے جمع ہو گئے تو بات بن جائے گی۔دل چاہتا تھا کہ آپ جب دہلی تشریف لائیں تو اس کے لیے ایک علمی و تحقیقی مضمون لیتے آئیں۔اپنے مسودات کی فایل دیکھیے کوئی غیر مکمل مضمون رکھا ہوا مل جائے تو اسی کو مکمل کر دیجے، اگر آپ کوئی نیا مضمون نہ لکھ سکیں۔ان کی کسی تصنیف پر بھی آپ مضمون لکھ سکتے ہیں۔

پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب قبلہ کو بھی لکھوں گا لیکن کچھ ٹھہر کر۔

مالک رام صاحب اس عمر میں بھی صحت کی خرابی اور بصارت کی کمزوری کے باوجود لکھنے پڑھنے میں مصروف ہیں۔ مکاتیب ابوالکلام کی پہلی جلد ساہتیہ اکادمی دہلی نے کچھ دن پہلے شائع کی ہے۔ تذکرۂ ماہ و سال اس ہفتے چھپ گئی ہے، ابھی میرے پاس نہیں آئی ہے۔اب وہ مذکورہ بالا دونوں کتابوں کی دوسری جلد کی تکمیل میں لگ گئے ہیں۔ایسے اشخاص کی قدر کرنی چاہیے۔ اب یہ نسل بھی ختم ہو رہی ہے اور افسوس ہے کہ دوسرے لوگ ان کی جگہ لینے والے مفقود ہیں۔آپ دہلی آئیں تو ان سے ضرور ملیں۔

پروفیسر ریاض الاسلام صاحب (کراچی) آجکل علمی دورے پر ہندستان آئے ہوئے ہیں۔بمبئی سے رام پور پہنچ گئے ہیں۔ان کا رقعہ آیا ہے، علی گڑھ سے وہ پٹنہ جائیں گے۔

خازن الشعرا کا پتا چل گیا ہے۔دائرۂ اجملیہ الہ آباد کا نسخہ اس خانوادے کے ایک فرد اجمل اجملی صاحب کے پاس ہے جو اب جامعہ نگر دہلی میں مقیم ہیں۔نقل کی کوئی صورت نہیں نکلتی۔عرصہ ہوا ایک پارسی جج مقیم الہ آباد نے اس کی نقل تیار کرائی تھی جو اب برٹش میوزیم میں محفوظ ہے، اسکا عکس مشفق خواجہ صاحب منگوا کر اشاعت کے لیے مرتب کر رہے ہیں۔تین چار دن ہوئے ان کا خط آیا ہے۔لکھنے میں نسخہ بہت غلط نقل ہوا ہے۔حسرت موہانی کے پاس غالباً نسخہ الہ آباد ہی تھا جس سے کچھ

شعرائے دائرہ اجملیہ کے تراجم انھوں نے اردوے معلّٰی میں شائع کیے تھے۔ خواجہ احمد فاروقی صاحب نے بہت دن ہوئے رسالۂ اردو میں اس پر ایک مختصر سا تعارفی مضمون لکھا تھا۔ نسخہ انھیں اجمل اجملی صاحب سے ملا ہوگا۔ مجھے افضل الہ آبادی کے سلسلے میں اس تذکرے کی تلاش تھی۔ اقتباسات حاصل ہو جائیں تو مضمون مکمل کر دوں۔ اس پر دو چار سطروں کا نوٹ کافی ہو جائے گا۔ پھر اس حدیث کے متعلق تو بہر حال معلومات درکار ہوں گے۔ مسعود عالم مرحوم کو ایک خط میں لکھا ہے کہ ترکوں کے متعلق، مایوس نہ ہونا چاہیے (اقبال نامہ ۱/۴۰۶)

۶۔ نظام الدین کی کوششوں سے خواجہ اقبال کو اطلاع ملی تھی کہ یہ مولوی احمد سعید بھاول پور کے پاس ہے، غالباً قلمی سرّ السماء کون سی کتاب ہے مصنف کا نام عبدالعزیز بتایا گیا ہے۔ اقبال نامہ ۱/۲۱۷،۲/۳۸۲، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۵

۷۔ مولوی احمد رضا بجنوری؟ (اقبال نامہ ۲/۲۴۴، روم مکاتیب اقبال عبداللہ قریشی ص ۶۲۲)

۸۔ تکملۃ البحار اور اس کے مصنف؟ بحار الانوار الجامعۃ لدور اخبار ائمۃ الاطھار ملا باقر مجلسی (۱۰۳۷ھ۔۱۱۱۱ء) کی مشہور کتاب ہے جو ۴۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ ظاہراً اس کتاب کا تکملہ کسی اور نے لکھا ہے جو یہاں موجود نہیں لیکن آجکل اسکار یفرنس تلاش کر رہا ہوں۔ یہ بھی محقق نہیں کہ اقبال کی مراد البحار سے یہی مجلسی کی بحار الانوار ہے یا کچھ اور؟ [برنی صاحب نے خط میں تکملۃ البحار لکھا ہے ابھی اقبالنامہ ۱/۱۹۱ دیکھا اس میں نام تکملۂ مجمع البحار ہے]

۹۔ مسئلہ زمان و مکان پر تازہ ترین کتاب عربی میں ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی جسکا اقبال نے ایک خط میں ذکر کیا ہے یہ کون سی کتاب ہے اور کس کی تصنیف؟ یہ بھی نہیں لکھا کہ ھندوستان میں چھپی ہے یا عرب دنیا میں۔

۱۰۔ ایک خط میں کسی ندوی عالم کا ذکر ہے جو علم حدیث کا ماہر ہے یا تھا۔ میں کسی حدیث کے ماہر ندوی بزرگ سے واقف نہیں، اقبال کی مراد علامہ سید سلیمان یا عبدالحمید (حمید الدین) فراہی سے نہیں۔ ویسے دونوں عالم تھے لیکن خاص طور پر حدیث کے ماہر نہ تھے۔

۱۱۔ مولوی نور الاسلام مصنف فی تحقیق المکان مخطوطہ رام پور۔ (اقبال نامہ ۱/۱۷۸)

۱۲۔ ''رسالہ اتقان فی ماھیۃ الزمان [مصنف حکیم برکات احمد بہاری ٹونکی] آج مل گیا۔ ھندی فلسفی ساکن پھلواری مصنف ''تسویلات فلسفہ'' کا نام کیا ہے؟ اور طبع نہیں ہوئی تو قلمی نسخہ کہاں سے دستیاب ہوگا؟'' بنام سید سلیمان ندوی اقبال نامہ ۱/۱۶۵۔ پٹنہ کے قریب پھلواری ایک علمی مرکز رہا ہے دو خانقاہیں ہیں وہاں شاہ بدر الدین قادری مجیبی اور شاہ سلیمان پھلواری وہاں کے مشہور لوگوں میں ہیں۔ یہ ھندی فلسفی کون ہے؟ تسویلات ملی یا نہیں اقبال کو کچھ نہیں معلوم۔ سید صاحب کا جواب اگر محفوظ ہوتا تو کچھ پتا چلتا۔

جناب سید مظفر حسین برنی سابق گورنر ہریانہ جو اب حکومت ھند کی اقلیتی کمیشن کے چیئر مین ہیں اقبال سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ کلیات مکاتیب اقبال کئی جلدوں میں مرتب کر رہے ہیں اس میں اقبال کے سارے مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں پہلی جلد شائع ہو چکی ہے دھلی سے دوسری جلد چھپ گئی ہے آجکل فہرستیں مرتب ہو رہی ہیں۔ وہ اعلام پر نوٹس شائع کرنے کا بھی التزام کر رہے ہیں لیکن سرکاری کاموں میں ایسے مصروف آدمی کے لیے اقبال جیسی شخصیت کے خطوط کی ترتیب و تحشیہ ایک مشکل کام ہے لیکن آفرین ہے ان کی ہمت پر کہ وہ مشکلات کے باوجود اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ پہلی جلد کے حواشی میں طوالت بیجا بھی ہے اور کہیں کہیں صحت واقعات سے انحراف بھی۔ میں نے انھیں ایک تفصیلی خط لکھ کر بعض امور کی طرف انھیں متوجہ کیا۔ انھوں نے ناراض ہونے کے بجائے جسکا مجھے خاصا خدشہ تھا انھوں نے

بہت اچھا خط لکھا اور بہت شکریہ ادا کیا۔ اب وہ کبھی کبھی بعض مشکل امور کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرتے ہیں اور بعض مصنفین وشعرا پر نوٹ لکھنے کی فرمایش کرتے ہیں جو علمی کام ہونے کی وجہ سے اپنی مصروفیات کے باوجود پوری کر دیتا ہوں۔ وہ اس سلسلے میں خطوط تو متعدد اصحاب کو لکھتے ہیں لیکن عدم تعاون کے شاکی رہتے ہیں۔ اس مجموعے کی طباعت پر کوئی لاکھ سوا لاکھ خرچ ہوگا جو حکومت ھند دے رہی ہے، ایسی ضخیم کتابیں بار بار شائع نہیں ہوتیں اس لیے میں نے برنی صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ اس کی ترتیب وتحشیے پر جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے۔ توجہ کریں۔ لیکن اس راہ میں مشکل مقامات آتے ہیں جنھیں آسان کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ لاہور میں جن لوگوں کو اقبال سے دلچسپی ہے ان سے وہ خط کتابت کرتے ہیں لیکن کامیابی بہت کم ہوتی ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں الجھا ہوا ہے۔

دریافت طلب امور پر بہت زیادہ وقت صرف کیے بغیر آپ کچھ توجہ فرما کر لکھ سکیں تو ہم دونوں آپ کے ممنون ہوں گے۔

ان مشکلات کا اندازہ آپ کو ضرور ہوگا۔ یہاں صرف ایک امر کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

اقبال نے مولانا گرامی کے نام ایک خط میں فارسی رباعی کی تعریف کی ہے جو انھوں نے مولانا فاخر (الہ آبادی) کی مدح میں لکھی تھی۔ مرتب کا خیال ہے کہ یہ ان مولانا فاخر کی مدح میں ہے جو الہ آباد کے تھے اور زائر تخلص کرتے تھے اور جن کا ذکر نزہتہ الخواطر میں ہے۔ میں نے انھیں لکھا کہ ان کا سال وفات ۱۱۱۹ھ ہے گویا یہ عہد اورنگ زیب کے آدمی ٹھہرے۔ گرامی دو سو سال پہلے کے ایک بزرگ پر مدحیہ رباعی لکھیں جن سے ان کے کسی قسم کے تعلق کا بھی حال معلوم نہیں مستبعد ہے۔ میں نے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب سے استفسار کیا، ان کے پیش نظر بھی نزہتہ الخواطر تھی انھوں نے بھی زائر کا نام لکھ بھیجا۔ میرا خیال ہے اقبال کے معہود ذھنی مولانا فاخر زائر الہ آبادی نہیں بلکہ مولانا محمد فاخر (عرف راشد جہاں) سجادہ نشیں دائرہ شاہ اجمل الہ آباد جن کی وفات ۱۹۳۰ میں ہوئی۔ یہ مشہور عالم اور مقرر تھے، جمیعتہ العلماء اور کانگریس سے تعلق رکھتے تھے، والد صاحب مولانا ظفر الدین قادریؒ (متوفی ۱۹۶۲ء) کے ملنے والوں میں تھے، خانقاہی تھے سنی صحیح العقیدہ اور بریلوی مسلک کے بزرگوں کے قریب تھے۔ یہ اقبال اور گرامی دونوں کے معاصر تھے۔ گرامی نے ان کی مدح میں رباعی لکھی ہو یہ زیادہ قرین قیاس ہے ان کے وصال کے بعد ان کے بیٹے مولانا شاہد فاخری سجادہ نشیں ہوئے ان کی تاریخ وفات ۲/رمضان ہے۔ ان کے بیٹے حسب ذیل ہیں۔

سید محمد زاہد فاخری۔ سید محمد ناصر فاخری، سید محمد طاہر فاخری یہ تینوں دائرہ شاہ اجمل میں رہتے ہیں۔ سجادہ نشیں حال سے استفسار کیا گیا اپنے دادا کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے الہ آباد تین چار اصحاب کو اور دوسرے مقامات پر کچھ لوگوں کو میں نے خطوط لکھے کہ وہ مولانا فاخر کے حالات لکھ بھیجیں اور گرامی اور اقبال سے تعلقات پر بھی ممکن ہو روشنی ڈالیں، کسی نے توجہ نہیں کی۔ پھر معلوم ہوا مولانا شاہد فاخری کے بڑے صاحبزادے (یعنی مولانا محمد فاخر کے پوتے) کراچی میں مقیم ہیں ان کا پتا معلوم کر کے برنی صاحب سے خط لکھوایا آج تک جواب نہ آیا۔ پتا یہ ہے: مولانا خالد فاخری ایف ۳۴ رافیڈرل کیپٹل ایریا۔ کراچی ۱۹۔ مختصر حالات زندگی مع تاریخہائے ولادت ووفات مطلوب ہے اور یہ کہ اگر گرامی و اقبال کے تعلقات کا علم ہو تو اسکے بارے میں اطلاع۔ گرامی کے (اور ممکن ہے اقبال کے بھی) کچھ خطوط ان کے پاس ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ کلیات مکاتیب اقبال کے حواشی میں ایک غلط اطلاع شائع ہو، جس سے لوگ بعد کو گمراہ ہوں۔ موقع ہو تو کراچی میں کسی کو زحمت دیجیے۔

آج صبح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے یہاں گیا تھا وہ دھلی سے رات واپس آئے آپکا گرامی نامہ انھوں نے پڑھا۔

حضرت بختیار کاکیؒ کے مفروضہ دیوان پر ان کا مضمون پچھلے سال معارف میں شائع ہوا ہے۔ اسوقت تلاش سے نہیں ملا، میں نے کہا ہے کہ جواب آپ فوراً دے دیجیے اور مضمون کی زیروکس کاپی ساتھ ہی بھیج دیجیے۔ کل سمیع الدین صاحب ان سے ملیں گے۔

خط کی طوالت کی معذرت چاہتا ہوں لیکن جتنی دیر خط لکھتا رہا ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے سامنے بیٹھا ہوا آپ سے مخاطب ہوں اس سے بہت تسکین ہوئی آپکی صحت و عافیت کے لیے میں اور بیگم مخصوص اوقات میں دعا کرتے ہیں خدا آپ کو صحت مند و توانا رکھے۔

دکتر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو میرا اسلام شوق۔ امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے والسلام مع الاکرام

نیاز مند:

مختار الدین احمد

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کے عارضے کا بہترین علاج صبح چار پانچ میل کی سیر ہے جیسا کہ وہاں مشفق خواجہ صاحب اور یہاں اسلوب احمد انصاری صاحب پابندی سے عمل کرتے ہیں آپ بھی کوشش کیجے۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۳۷)

8.4.92

جناب ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

آپ نے محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ایروگرام میں اپنے قلم سے سلام تحریر فرما کر ممنون فرمایا۔ خدا خوش رکھے۔
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے نام ۱۰ مارچ کے خط پر بھی اسی طرح آپ نے مجھے یاد رکھا تھا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جنوری کے آخری ہفتے میں ایک صاحب (ماسٹر لیاقت علی خاں، محلّہ خویشگیان، خورجہ ضلع بلند شہر) واپس اپنے وطن بھارت جانے والے تھے۔ ان کے توسط سے میں نے تین مطبوعات آپ کو بھیجی تھیں۔ تحقیق شمارہ پنجم، اُردو ترجمہ ناشر الکرام از خالد فاخری، تذکار اولیاء از خالد فاخری۔ نہ پہنچی ہوں تو خط لکھ کر پہنچانے کی یاد دہانی کرا دیں۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے اعزا، یونیورسٹی میں ہیں۔ پھر خورجہ تو خاصا قریب ہے۔ آپ نے سیر السماء پر ایک نوٹ لکھنے کی طرف مجھے متوجہ کیا تھا۔ معذرت خواہ ہوں اب تک نہیں لکھ سکا۔ ڈاکٹر صاحب پچھلے دنوں میری طبیعت ٹھیک نہیں رہی جس کی وجہ سے ضروری کاموں اور خط لکھنے کے معمولات میں بھی بڑا فرق آیا۔ آپ اِس کتاب پر اپنے طور پر ایک نوٹ اقبال نامے کی دونوں جلدوں کی مدد سے تیار فرمالیں تو کرم ہوگا، اور میں خود کو آپ سے شرمندہ محسوس نہ کروں گا۔ جیسا کہ اب ہوں۔ شکریہ

نیاز مند

نجم الاسلام

خدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice-Chancellor
Jamia-i-Urdu
Aligarh.

Phone:24517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

Dated ۹۲/۵/۱۳

محبی مکرمی و محترمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مؤرخہ ۸/اپریل ۱۹۹۲ مل گیا تھا اور پرسوں پروفیسر نذیر احمد صاحب اس خط کی عکسی نقل بھی دے گئے جو از راہ کرم آپ نے ارسال فرمائی تھی۔ خیال تھا کہ کتابیں آ جائیں تو آپ کو ایک ساتھ رسید اور شکریہ کا خط لکھوں۔ میں نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ کتابیں حیدرآباد میں نہیں مل سکیں اور کراچی کے بازار میں بھی مفقود ہو گئی ہیں۔ مصنف سے منگوانا آپ نے مناسب نہیں سمجھا ہوگا اس لیے میں خاموش بیٹھ گیا، لیکن مشفق خواجہ صاحب کو لکھ دیا تھا کہ آپ اپنے طور پر حاصل کر کے بھیج دیں۔ آپ کے خط آنے کے بعد میں نے انھیں لکھ دیا کہ اب زحمت نہ کریں، کتابیں نجم الاسلام صاحب نے بھیج دی ہیں اگرچہ اب تک مجھے نہیں ملی ہیں۔

آپ نے بہت زحمت فرمائی خدا آپ کو خوش و خرم رکھے اور ہمیشہ صحت مند کہ اس سلسلے میں تردد رہتا ہے آپ کے قاصد تو بڑے سست رفتار نکلے کہ چار ماہ کے بعد بھی ۴۵ کلومیٹر کی مسافت طے نہ کر سکے۔ ایک دن ایک عزیز کو مامور کیا کہ وہ خورجہ جا کر کتابیں لے آئیں، پھر خیال ہوا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ان کے بعض اعزا علی گڑھ میں ہیں، ممکن ہے وہ کتابیں ان کے حوالے کر کے مطمئن ہو گئے ہوں اور ان حضرت کو اس کا موقع نہ مل سکا ہو کہ وہ کتابیں لے کر آ جائیں یا مجھے بھیج دیں۔ اسکا امکان تھا کہ وہ عزیز جب خورجہ پہنچیں تو انھیں اطلاع ملے کہ کتابیں فلاں صاحب کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ بہر حال کتابیں دیر سویر پہنچ جائیں گی آپ تردد نہ فرمائیں ویسے پرسوں میں نے ماسٹر لیاقت علی خاں صاحب کو خط لکھا ہے، دیکھیے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

اکمل اجملی کی کتاب نقش دوام کی مہینوں سے تلاش ہے، بلا مبالغہ دس پندرہ خط الہ آباد، دہلی کاندھلہ، رام پور، پٹنہ لکھے ہیں اس کے حصول کے لیے، الہ آباد سے خانقاہ سے تو کوئی جواب نہیں آیا۔ یونیورسٹی کے عربی و فارسی شعبے کے صدر میرے شاگرد ہیں (انھوں نے نواب صدیق حسن خان صاحب پر عربی میں ڈاکٹریٹ کی ہے) ان کا جواب آیا کہ تین چار مستعد آدمی لگا رکھے ہیں لیکن ان لوگوں سے ملاقات ہی نہیں ہوتی۔ ایک اور عزیز نے لکھا کہ اکمل اجملی صاحب، اجمل اجملی صاحب کے پاس جامعہ نگر گئے ہوئے ہیں جہاں موخر الذکر بہت علیل ہیں۔ اب وہ آئیں تو ان سے کتاب ضرور حاصل کر کے بھیج دوں گا۔ لیکن تین چار دن ہوئے الحاج عبید الرحمٰن خاں شروانی مرحوم کی تعزیت کے لیے مالک رام صاحب دہلی سے آئے اور حسب معمول دو پہر کو انھوں نے میرے یہاں قیام فرمایا۔ ان کی اطلاع ہے کہ میں نے تمھارے لیے نقش دوام کا ایک نسخہ اجمل اجملی سے منگوایا تھا انھوں نے جواب دیا کہ اس کا کوئی نسخہ ان کے پاس بھی اب نہیں ہے۔ مشفق خواجہ کے پاس وہ کتاب ہے اور وہ اس

کا عکس بنوا کر بھجوا سکتے ہیں۔لیکن اگر آپ کے شعبے میں زیروکس کی مشین ہے جس کے بارے میں میرا اندازہ ہے موجود ہے تو پھر آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس کتاب کی زیروکس کاپی بنوا کر بھیج دیں۔زحمت تو آپ دونوں کو ہوگی لیکن خواجہ صاحب کو کتاب لے کر بازار جانا ہوگا اور عکس بنوانا ہوگا، نسخہ آپ کے پاس ضرور ہوگا، آپ کا کام دفتر میں دفتر کے لوگ کر دیں گے اور آپ کو ان کے مقابلے میں زحمت شاید کم ہو۔

پرسوں ڈاکٹر صاحب آئے تو آپکا خط لیتے آئے۔ہم دونوں بہت متاثر ہوئے۔صحت کی خرابی کے باوجود ماہ جون میں (پڑ جائیں ابھی آبلے اکبر کے بدن پر پڑھ کر جو کوئی پھونک دے اپریل مئی جون) سندھ کے ریگستان کا سفر کر کے ۱۸ ر کو آپ کا پہنچنا اور میوزیم کے محدود وقت میں فرہنگ قواس کے نسخے پر اسقدر جامع، اسقدر مفصل اور اسقدر پر معلومات نوٹ لکھ کر بھیجنا شاید کسی اسکالر سے متوقع نہیں (تانہ بخشد خدائے بخشندہ)۔خدا آپ کو جزائے خیر دے اور جلد صحت بخشے اور ہمیشہ صحت مند رکھے۔

جب آپ فرہنگ قواس وغیرہ کی زیروکس کاپی (جو شاید ممکن نہیں) یا مائکروفلم کے لیے میوزیم کو لکھیں تو ایک مخطوطے کا اپنے خط میں اضافہ کر دیں۔بہت دن ہوئے ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے میوزیم کی اردو کتابوں کی ایک مختصر فہرست بھیجی تھی اس میں نواب وقار الملک مرحوم کی ایک مختصر سی ڈایری کا اندراج بھی ہے۔ڈایری کیا ہے شاید دس پندرہ صفحوں میں ان کے اخراجات روزمرہ کا اس میں اندراج ان کے قلم سے ہے۔یہ میری دلچسپی کی چیز ہے۔عقیل صاحب کو میں نے لکھا تھا لیکن وہ اس زمانے میں اپنا سامان اور کتب خانہ نئے مکان میں منتقل کر رہے تھے اس لیے توجہ نہ کر سکے، پھر میں نے بھی یاددہانی نہیں کرائی، کتابوں کے انبار میں وہ مختصر سی فہرست کہیں دب گئی ہے اس لیے اس کا مکمل حوالہ نہیں لکھ سکتا۔خیال ہے کہ آپ کے پاس یا کتب خانے میں وہ مطبوعہ فہرست ضرور ہوگی اس سے نمبر کتاب دیکھ کر اپنے خط میں صراحت فرما دیجیے۔فہرست نہ ملے تو عقیل صاحب سے پوچھ لینے میں بھی مضایقہ نہیں۔ان کا ٹیلیفون نمبر ہے 659153 خط شعبۂ اردو کے پتے پر بھیجا جا سکتا ہے۔

سیر السماء پر آپکی موجودہ صحت کا خیال رکھتے ہوئے درخواست ہے کہ توجہ نہ فرمائیں۔دو چار سطریں جو آپ نے لکھی ہیں ان سے کام چلا لوں گا۔مصنف علامہ عبدالعزیز کے بارے میں کسی ممکن الحصول ماخذ میں ذکر ہو تو اس سے اطلاع دیجیے اور بس۔وہ کتاب یہاں موجود ہوئی تو حالات کا اضافہ اپنے نوٹ میں کر دوں گا۔کلیات مکاتیب اقبال کی تیسری جلد کے خطوط کی کتابت ہوگئی ہے اب حواشی کی کتابت ہونی باقی ہے۔مصنف سیر السماء کا ذکر اگر نزہۃ الخواطر میں ہے تو دیکھ لوں گا ورنہ کوئی اور کتاب بتایے۔لیکن اس کے لیے کتب خانے جانے کی ضرورت نہیں۔اقبال نامہ کا میرا نسخہ گم ہے لیکن کتب خانہ آزاد میں مل جائے گا۔دیکھ لوں گا۔

مولوی احمد رضا بجنوری کے نام اقبال کے دو خط ہیں اس لیے ان پر نوٹ لکھنا ہے نورالحسن راشد صاحب نے ان کا پتا لکھا تھا میں نے انھی کو لکھا کہ مولانا کو خط لکھ کر ان کے مختصر حالات منگوا دیجیے مع سنین اور تصانیف کے نام مع سنین طبع۔ایک ماہ سے زائد کا عرصہ گزر گیا جواب نہ آیا، ممکن ہے وہ اتنے معمر ہو گئے ہوں کہ جواب نہ دے سکے ہوں۔میں نے دیوبند کی تاریخ میں انھیں تلاش کیا، پھر معلوم ہوا وہ وہاں کے تعلیم یافتہ نہیں ہیں اسی لیے ان کا ذکر نہیں۔

نورالحسن راشد صاحب سے آپ واقف ہوں گے۔ مفتی الٰہی بخش (کاندھلہ) کے عزیزوں میں ہیں۔ انھی کے نام پر انھوں نے ایک اکیڈمی قائم کی ہے۔ ان کا خاندانی کتابخانہ بہت اچھا ہے نادر مطبوعات و مخطوطات یہاں تھے لیکن خاندان کے بعض اعزہ نے کچھ تو نوادر پاکستان میں اور یہاں علی گڑھ وغیرہ میں فروخت کر دیے۔ کشاف الاصطلاحات کا نسخہ بخط مصنف علی گڑھ میں آ کر محفوظ ہو گیا ہے جسکے بارے میں وہ کہتے ہیں سرسید مرحوم نے مطالعے کے لیے منگوایا تھا ان کی وفات کے بعد یہیں رہ گیا ایک بار وہ یہاں آ کر لائبریرین سے ملے تھے اس سلسلے میں اور ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب مرحوم جب وائس چانسلر تھے تو بعض اعزا ان کے ملے تھے ان سے اور بعض شواہد بھی پیش کیے تھے لیکن اس سلسلے میں کچھ نہ ہو سکا۔ راشد صاحب بہت اچھا علمی شوق رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی آتے ہیں اور اپنی پسندیدہ کتابیں پڑھنے کو لے جاتے ہیں پھر بحفاظت تمام واپس کر دیتے ہیں۔ کوئی خاص ضرورت ہوئی تو کتابیں انھیں ڈاک سے بھیج دیتا ہوں، حالانکہ اس طرح بھیجنا محفوظ نہیں لیکن ان کے علمی ذوق دیکھتے ہوئے یہ بھی کر لیتا ہوں سرسید اور غالب اور ان کے معاصرین سے ان کی خاص دلچسپی ہے۔ اسلم صاحب (لاہور) کئی بار یہاں آ کر ان کا کتب خانہ دیکھنے گئے ہیں۔ اب میں نے وعدہ کیا ہے کہ اسلم صاحب آئے تو ان کے ساتھ ضرور آؤں گا۔ انھوں نے اپنے یہاں ایک زیروکس مشین بھی لگوا رکھی ہے اس لیے مطبوعات کی نقل پر بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ تحقیقی مضامین توجہ سے لکھتے ہیں آپ تحقیق کا شمارہ بھیج سکتے ہیں اور مضمون بھی طلب کر سکتے ہیں۔

مولوی نورالاسلام، مسئلہ زماں و مکاں، ہندی فلسفی وغیرہم موضوعات پر تعلیقات کچھ لکھ کر برنی صاحب کو بھیج دیے تھے، انھوں نے کچھ لکھ کر کچھ اضافہ کرا کے نوٹس مکمل کر لیے ہیں۔ کلیات مکاتیب اقبال ج ۲ کے تعلیقات بھی خالی از خلل نہیں لیکن جلد اول کے مقابلے میں کم ہیں۔

۲۶ رمئی ۱۹۹۱ کے مکتوب گرامی میں آپ نے شاہ عبدالعزیزؒ کے قلم کی تحریر مولانا حامدالرحمٰن کاندھلوی (ٹنڈوالہ اباد۔ کراچی) سے حاصل کرنے کی کوشش کا ذکر کیا تھا انتخاب وحید پر حسرت کے حواشی کے حصول سے اگرچہ مایوسی کا آپ نے ذکر کیا تھا لیکن بہرحال یہ بات خیال میں رکھیے، کیا معلوم کب کامیابی ہو جائے۔

"ذخیرہ میمنی" کے نسخہ قلمی "کتاب فی اللغۃ" سے بھی میری دلچسپی کم نہیں ہوئی ہے۔ مناسب موقع پر اس کی زیروکس کاپی بنوا لیجیے گا۔ جن تین امور کے بارے میں ابھی میں نے لکھا انھیں اپنی کامل صحت اور فرصت پر اٹھا رکھیے ان کی کوئی جلدی نہیں۔ احتیاطاً لکھدیا کہ آپ کے خیال میں رہے۔

تحقیق (۶) کی طباعت کتنی ہو گئی؟ اس شمارے میں گنجایش ہو اور آپ پسند کریں تو کلیات اقبال جلد اوّل پر تبصرہ لکھ کر بھیج دوں۔ دیوان افضل پر مضمون کا وعدہ اپنی جگہ پر رہے گا۔

آپ نے شاید صحیح البہاری شریف کا نیا اڈیشن اب تک دیکھ لیا ہوگا۔ طبع اول کا ایک آخری نسخہ میرے پاس تھا وہ مصطفائی صاحب کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیجدیا تھا کہ شاید وہاں اس کی دوبارہ اشاعت کا انتظام ہو جائے۔ یقین بالکل نہیں تھا کہ ایسا ہو سکے گا، لیکن خدا کو یہ کام ڈاکٹر صاحب سے لینا تھا اسکے اسباب پیدا ہو گئے اور میرے دل میں یہ خیال۔ مجھے یک گونہ حیرت ہوئی کہ انھوں نے لکھا کہ طباعت کا کام یہاں ہو جائے گا تم اس پر ایک مقدمہ لکھ دو۔ میں نے سمجھا چھ مہینے آٹھ مہینے تو لگ ہی جائیں گے یہاں تک کہ ان کا دوسرا والا نامہ آیا کہ کتاب چھپ گئی ہے مقدمہ جلد بھیج دو۔ میں نے

مؤلفؒ کی زندگی وتصانیف پر لکھنا شروع کیا تو قدم قدم پر معلومات کی کمی کی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ جتنی مدت میں میں نے مضمون لکھا اس سے زیادہ مدت کاتب جفاشعار نے کتابت میں لگائی پھر تصحیح در تصحیح کا مسئلہ چلا تا خیر سے مقدمہ حیدر آباد پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ لکھا تو نہیں لیکن ان کی خاموشی سے اندازہ ہوا کہ مقدمہ انھیں پسند نہیں آیا۔ یہ ایسی عجلت میں لکھا گیا کہ پسند آنا بھی نہیں چاہیے تھا مقدمہ طویل بھی تھا تاخیر سے بھی پہنچا اس سے ڈاکٹر صاحب کبیدہ خاطر بھی ہوئے ہوں تو تعجب نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ چار پانچ صفحوں کا مقدمہ کتاب پر چاہتے ہوں میں نے طویل مضمون مؤلف پر لکھ کر بھیج دیا، بہر حال آپ مناسب سمجھیں تو کسی اچھے موقع پر میری مجبوریوں اور معذوریوں بعنوان احسن ان سے ذکر فرمادیں کہ گرد ملال ڈھل جائے خط کی طوالت کی معذرت چاہتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں۔ والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

(۳۹)

علی گڑھ | باسمہ | ڈاکٹر مختار الدین احمد

دوشنبہ ۱۸ر مئی ۱۹۹۲ء

مجی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

آپ کو خط ۱۳ر کو لکھ دیا تھا لیکن ڈاک گھر سے ٹکٹ منگوایا تو معلوم ہوا بڑے ٹکٹ موجود نہیں ہیں ۱۵ر کو معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ اب تو چھوٹے ٹکٹ بلکہ پوسٹ کارڈ تک نہیں ہیں اب آج دوشنبہ کو یہ لفافہ ڈاک گھر بھیجتا ہوں۔ اگر زیادہ ٹکٹ نہیں ملے تو ہوائی ڈاک سے تو بھیجوں گا لیکن غیر رجسٹری شدہ بھیجوں گا۔ یا شہر کے بڑے ڈاک گھر کسی کو بھیجوں گا لیکن موسم اتنا خراب ہے کہ کسی کو بھیجنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

اس دوران میں چند خطوط اور لکھ لیے ان پر ایک نظر ڈال لیجے ضرور اور پھر انھیں پوسٹ کرادیجے زحمت دہی کے لیے عفو خواہ ہوں۔ ڈاکٹر صاحب اس ملاقات کے بعد ایک دن اور تشریف لائے تھے آپ کا ذکر خیر رہا۔ اب تک ان کا خط مل گیا ہوگا۔ مجھے لو لگ گئی تھی وہ عیادت کے لیے تشریف لائے تھے، اب بفضلہٖ بخیر ہوں۔

آپ کی صحت کی طرف سے تردد رہتا ہے۔ خدا آپ کو شفائے عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔ والسلام

مختار الدین احمد

آج ۱۸ر تاریخ تک تو خورجہ سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ پرسوں سے یونیورسٹی تعطیل گرما میں بند ہوگئی۔ اب تو ان کے اعزا بھی خورجہ پہنچ گئے ہوں گے۔

جناب ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب (لطیف آباد) کے خط کا جواب ۹/۱۱/۹۱ کو دے دیا تھا ان کا جواب نہ آیا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ آیندہ خط میں وہ اپنا تعارف کرائیں گے۔ وہ یہ بھی لکھیں کہ ان کا تعلق بہار کے کس گاؤں سے ہے اور اپنے کچھ بزرگوں کے نام لکھیں۔ میں ان کا شجرۂ نسب والد صاحبؒ کی کتاب میں اگر ملا تو نقل کرکے انھیں بھیج دوں گا ان شاء اللہ

دکتر یحییٰ احمد ہاشمی سے کبھی ملاقات ہو تو سلام کہیے اور سمیع الدین صاحب کو تو خاص طور پر۔

ناظمہ منزل ۴/۱۲۸۶ امیر نشان روڈ علیگڑھ ۲۲۰۰۱، ٹیلیفون: ۲۴۵۱۷

University of Sindh

CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro(Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

Dated:28-5-1992

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ہوائی ڈاک سے بھیجا ہوا آپ کا لفافہ یہاں ۲۶ مئی کو موصول ہوا۔ جس میں ۱۳ مئی اور ۱۸ مئی کے تحریر کردہ دو عنایت نامے میرے نام، ایک ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام مکتوب اور چار مزید مختلف حضرات کے نام ملفوف تھے۔ کل ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام خط پہنچا دیا گیا اور باقی چار خط پوسٹ کر دیے گئے ہیں۔

ممنون ہوں کہ ۱۳ مئی کے مفصل خط سے سرفراز فرمایا۔ ماسٹر لیاقت علی خاں کا درست تر اور مکمل پتا یہ ہے (۲۷۰، محلّہ خویشگیاں، خورجہ، ضلع بلند شہر)۔ میں خود بھی انھیں خط لکھ رہا ہوں۔ مہربانی کر کے اس پتے پر جس میں مکان نمبر بھی ہے، آپ پھر لکھیے۔

ایک مطبوعہ کتاب "غایۃ الامکان ۰۰۰" از محمود اشنوی مرتبہ نذر صابری کا عکس آپ کے لیے تیار رکھا ہے۔ یہ اقبالیات کے سلسلے کی اہم چیز ہے۔ چند مزید چیزیں جن کی طرف آپ نے خط میں متوجہ کیا ہے، اور مل جائیں تو بھیجنے کا بندوبست کیا جائے۔ میوزیم کے اردو مخطوطات کی مطبوعہ فہرست مرتبہ ڈاکٹر ظفر اقبال میرے پاس موجود ہے اس میں وقار الملک کی ڈائری کو بآسانی ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ اس کے لیے کوشش کی جائے گی۔

ڈاکٹر صاحب! کلیات مکاتیب اقبال، جلد اول پر آپ کا تبصرہ ہمیں قبول ہے لیکن وہ بصورت مضمون ہو، اور بہت مختصر نہ ہو۔ تحقیق شمارہ نمبر ۶ زیر طبع ہے۔ اس میں آپ کا تبصرہ شامل کر کے ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

صحیح البہاری کی طباعت میں دیر جو کچھ ہوئی آپ کی طرف سے تھی۔ ڈاکٹر صاحب مستجاب الدعواۃ بھی ہیں اور خدا نے ان کے عمل میں برکت بھی دی ہے۔ بہت سے اوصاف حمیدہ کی بنا پر وہ اس زمانے میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی معلوم ہوتے ہیں۔ خدا انھیں اور آپ کو سلامت با کرامت رکھے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاب کا ۱۱ مئی کا خط ملا ہے۔ انھیں ایک مخطوطے کے مطلوبہ اوراق کا عکس ۱۶ مئی کو بھیج چکا ہوں۔

اور اب الگ سے خط بھی لکھتا ہوں۔

نیازمند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

پس نوشت:

۱۸ مئی والے آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت پچھلے دنوں ناساز رہی اور اب بفضلہٖ بخیر ہیں، ڈاکٹر صاحب! آپ بھی اپنا خیال رکھا کریں، اور اپنے باقی ماندہ علمی کاموں کو پورا کرنے کے لیے بہت سا وقت نکالیں۔ کربل کتھا کا دوسرا ایڈیشن آپ کب لا رہے ہیں؟ آپ نے پہلے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ جلد لا رہے ہیں۔ اشتیاق ہے اُسے دیکھنے کا۔ 28-5-92

پس نوشت: ۱؎ وقار الملک کی ڈائری، ''فہرست مخطوطات اردو'' قومی عجائب گھر پاکستان کراچی، مرتبہ ڈاکٹر ظفر اقبال میں شامل نہیں ہے۔ اب اس کے ملنے کا امکان بہت کم رہ گیا ہے 29-5-92

(۴۱)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD

Phone:24517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishan Road.
Dodpur, Aligarh-202002

۹/ذوالحجہ/۱۴۱۲ھ

Dated: ۱۱/جون/۱۹۹۲ء

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

جس رقعے میں آپ نے ماسٹر لیاقت علی خان (خورجہ) کے ہاتھ جنوری میں دو کتابیں اور تحقیق (۵) بھیجنے کا ذکر کیا تھا وہ مجھے مل گیا تھا، پھر اسکی زیروکس کاپی بھی اس خط کے سات مل گئی تھی جو آپ نے پروفیسر نذیر احمد صاحب کو ۸/اپریل کو بھیجا تھا۔

لیاقت صاحب کو کتابیں بھیجنے کا موقع نہ مل سکا ہوگا، یا دوسری مصروفیات رہی ہوں گی۔ بہرحال میں نے انھیں وسط اپریل میں لکھدیا تھا کہ یا تو کتابیں آپ اپنے کسی عزیز کے ہاتھ مجھے بھجوادیں یا تحریر فرمائیں میں کسی کو بھیج دوں گا۔ جواب نہ آیا تو دوسرا خط لکھا کہ دوشدِ رحال کر کے ان کتابوں کی محبت وشوق میں اس گرمی میں بھی ۹۰ کلومیٹر کا سفر کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ معلوم ہوجائے کہ کتابیں آپ کے پاس ہیں اور یہ کہ کس وقت آپ مل سکیں گے۔ یہ خط بھی لاجواب رہا تو پرسوں پھر ایک خط لکھا ہے دیکھیے اس کا بھی جواب آتا ہے یا نہیں۔

یہ دریافت کیجے کہ ماسٹر صاحب جنوری میں یا اس کے بعد سہی وہاں سے چلے بھی ہیں یا وہیں کہیں موجود ہیں۔ اگر مراجعت کی ہے تو کتابیں لائے ہیں یا انھوں نے وہیں چھوڑی ہیں۔ جواب نہ آنے سے ہر طرح کی تشویش ہے۔ وقار الملک کی ڈائری (مخزونہ کراچی میوزیم) کے عکس کا خیال رکھیے گا۔

چند دن ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ٹیلیفون پر آپکا سلام شوق پہنچایا تھا والسلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ وہ بحمدہ بخیر ہیں۔ دو خط بھیج رہا ہوں انھیں پڑھ کر پوسٹ کرادیجیے ممنون ہوں گا۔ پڑھنے کی تاکید اس لیے کررہا ہوں کہ آپ مطالب سے واقف رہیں۔ ہاں اب اکمل اجملی کی کتاب نقش دوام بھیجنے یا اسکے عکس بنوانے کی ضرورت نہیں۔ ایک عزیز دکتر سراج الافاق نے مصنف کی والدہ سے مل کر کتاب حاصل کر کے بھیج دی ہے۔ بڑی مایوس کن کتاب ہے۔

امید ہے پہلے سے آپ بہت اچھے ہوں گے مولیٰ تعالیٰ شفائے عاجلہ وکاملہ آپ کو عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

مختار الدین احمد

(۴۲)

سحبانہ

علی گڑھ

۹۲/۶/۲۴ء

محترمی جناب پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مؤرخہ ۵/۲۸ بہت تاخیر سے ۶/۲۲ کو ملا۔ تاخیر کی کچھ وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ رات جناب لیاقت علی خاں صاحب اپنے ایک عزیز کے ساتھ جو قریب ہی رہتے ہیں تشریف لائے اور آپکی مرسلہ دونوں کتابیں اور تحقیق (۵) دے گئے، انھیں سارے خطوط ملتے رہے، کہتے تھے خط لکھنے میں بہت سست ہوں۔ بہرحال شکر ہے کہ کتابیں بحفاظت تمام پہنچ گئیں۔ رات کتابیں دیکھ گیا۔ آپ نے عکس بنوانے کی زحمت گوارا کی اور مزید کرم یہ کیا کہ مآثر الکرام کا اپنا ذاتی نسخہ بھیج دیا۔ بہت ممنون ہوا۔ میرے پاس مآثر الکرام کا قدیم اڈیشن ہے لیکن اسکے کچھ اوراق ضائع ہوگئے ہیں۔ اب اس اردو ترجمے سے فائدہ اٹھاؤں گا، معلوم نہیں ترجمے پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ حواشی تو غنیمت ہیں لیکن یہ ابتدا کے ۹۰ صفحات کیوں ضائع کیے گئے۔ غایۃ الامکان اطمینان سے موقع ملنے پر پڑھیے گا اب اسکی کوئی جلدی نہیں۔

جلیل قدوائی صاحب نے دو تین ماہ ہوئے لکھا تھا کہ اردوئے مصفیٰ کا نیا اڈیشن مکاتیب عبدالحق کے نام سے شائع ہوگیا ہے۔ کل دکتر معین الدین عقیل صاحب کا خط آیا ہے کہ بازار میں ابھی نہیں آیا ہے، جیسے ہی دستیاب ہوئی بھیجوں گا۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی، کیا آپکی نظر سے یہ اڈیشن گزرا ہے؟

وقارالملک کی حساب کتاب والی بہی (ڈائری) کراچی میوزیم میں نہیں نیشنل آرکائیوز اسلام آباد میں محفوظ ہے۔ عقیل صاحب نے لکھا ہے کہ آرکائیوز نے وقارالملک پیپرز کا علیحدہ کیٹلاگ چھاپا ہے جس میں ان کے خطوط کے علاوہ ڈائری ہی ایک اہم چیز ہے ''اسے تلاش کرنے میں کسی قسم کا [کے] اہتمام کی ضرورت نہیں، کیٹلاگ کا حوالہ بھی ضروری نہیں''۔ اگر وہ حوالہ لکھ بھیجتے تو شاید آسانی ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب عام طور پر ایسی کتابیں اور کتابچے بھیجتے رہتے ہیں معلوم نہیں یہ کیٹلاگ کیوں نہیں بھیجا۔ بہرحال یہ آپ کے پاس موجود ہوگا۔، اسلام آباد میں یہ کام آپ کسی سے کراسکتے ہوں تو کوشش کیجے۔ آپ تو وہاں بہت زمانے سے نہیں گئے ہوں گے، معلوم نہیں خطوط وقارالملک کے کتنے ہیں اور کیسے ہیں۔ اگر یہ وہی خطوط ہیں جو ان کے صاحبزادے مشتاق صاحب علی گڑھ سے شائع کراچکے ہیں تو پھر ان خطوط میں میری دلچسپی نہیں۔ کچھ ایسا خیال ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ یہ خطوط وہاں لیتے گئے ہوں اور وہاں آرکائیوز میں انھوں نے دے دیئے ہوں۔ اور اگر یہ خطوط ان سے علحدہ ہیں تو ان کی اہمیت ظاہر ہے۔ کیٹلاگ سے کچھ پتا چلے تو لکھیے گا۔ یقین ہے کیٹلاگ آپ کے پاس ضرور ہوگا۔

کلیات مکاتیب پر تبصرہ لکھوں گا لیکن اس میں کچھ تاخیر ہوگی، اس شمارے کے لیے، کب تک آپ کو بھیج دوں؟

کربل کتھا ضخیم کتاب ہے اور ایسی کتابوں کی مانگ بہت کم ہے اس لیے ناشرین ہمت نہیں کرتے۔ انجمن اسکی اشاعت پر اس لیے تیار تھی کہ وہ عکسی اڈیشن شائع کرنا چاہتی تھی، لیکن جب میں نے دوبارہ کتابت کرانے پر اصرار کیا آپ کے مشورے کے مطابق تو اشاعت میں ان کی دلچسپی کم ہوگئی۔

میں نے اپنے کسی خط میں صحیح البہاری کی طباعت میں تاخیر کا تو ذکر شاید نہیں کیا ہوگا۔ ظاہر ہے تاخیر تو مقدمے

کی وجہ سے ہوئی، مجھے تو اس بات پر حیرت پُر مسرت ہوئی کہ پوری کتاب کا متن اسقدر جلد کیسے چھپ گیا۔ خدا ڈاکٹر صاحب اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دے کہ یہ مفید کام انجام پا گیا ورنہ یہاں تو اسکی دوبارہ اشاعت کا خیال بھی کسی کو نہیں ہو سکتا تھا اسے اسطرف پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ شرق اوسط اور دوسرے مقامات بھیجنا تو مشکل ہوگا لیکن وہاں سے آنے جانے والا کوئی مل جائے تو اس کے ہاتھ بھیجا جاسکتا ہے۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب آجکل دہلی میں ہیں۔ ان کی بیٹی ریحانہ خاتون تہران گئی ہوئی تھی وہاں اس پر قلب کا دورہ پڑا، ڈاکٹروں نے دیکھا اور کچھ ٹیسٹ کرائے تو معلوم ہوا اس کے دماغ میں ٹیومر ہے اب وہ آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہیں آجکل میں اس کا آپریشن ہوگا۔ دعا فرمایئے۔ یہ وہی بچی ہے جس نے مثمر (سراج الدین علی خان آرزو) مرتب کی ہے جسے پروفیسر ریاض الاسلام صاحب (کراچی) کے ادارے نے دو ماہ ہوئے شائع کی ہے۔ جو آجکل تہران میں مقیم ہیں حکیم حبیب الرحمٰن مرحوم کی کتاب ثلاثۂ غسالہ لاہور سے شائع کرنے والے تھے۔ کچھ معلوم ہے کتاب شائع ہوئی یا نہیں۔ تین سال پہلے میں نے ان کا تیار کردہ مسودہ دیکھا تھا دو سال ہوئے انھوں نے اطلاع دی تھی کہ کتابت ہوگئی ہے۔ پھر نہ ان کا خط آیا نہ کتاب کی اشاعت کے بارے میں کوئی اطلاع ملی۔

پروفیسر غلام مصطفٰے خاں صاحب کی خدمت میں جب آپ سے ملاقات ہو سلام شوق کہدیں اور عزیزی سمیع الدین سلمہ کو دعا

لیجیے ورق تمام ہوا اور مدح باقی بخیر، کتنی گفتنی باتیں ناگفتنی رہ گئیں۔ امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے والسلام

مختار الدین احمد

کل ہی پروفیسر نظیر صدیقی کا کراچی سے خط آیا ہے۔ چین سے واپسی کے بعد سے پریشان ہیں متقاعد ہو چکے تھے اس لیے بے روزگار ہیں بچوں کی تعلیم شادی سب کچھ باقی ہے۔ لکھا ہے کہ ''پاکستان کی کسی یونیورسٹی، کسی ادارے کو نظیر صدیقی کی ضرورت نہیں'' ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں آجکل فری لانسنگ کر رہے ہیں، ''مسلم'' میں کالم لکھتے ہیں اور اردو کالج میں جز وقتی لکچرر ہیں۔ کچھ مناسب شکل نہیں نکلی تو جولائی میں وہ اسلام آباد واپس چلے جائیں گے۔ میری ان کی صرف دو ملاقاتیں ہوئیں اسلام آباد میں۔ ممکن ہے ان کی پریشانیوں میں ان کی افتادِ طبع کو بھی دخل ہو، لیکن بہر حال بحثیت ادیب اور استاد کے وہ وہاں کے بہت سے حضرات سے اچھے ہوں گے۔ کچھ نہ ہو تو انھیں مناسب مشورے دیجیے اور ان کی ہمت بڑھایئے۔ مضطر و پریشان کو کبھی کبھی ہمدردی کے دو بول اور ایک آدھ مسکراہٹ سے بڑی تقویت مل جاتی ہے۔

ان کا پتا یہ ہے کراچی :A 29 Relax Apartments Block 20 Federal B Area Karachi-38

اسلام آباد: House no 1915, st.11, Sector 1-10/2 Islamabad

(۴۳)

۲۰ رجولائی ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۹۲-۶-۲۷ (ایروگرام) مجھے مل گیا تھا۔ شکر ہے، لیاقت علی خاں صاحب نے کرم فرمایا اور

تینوں مطبوعات آپ تک پہنچادیں۔ اُردوے مصحفی کے نئے ایڈیشن کے بارے میں مجھے علم نہیں، ڈاکٹر عقیل صاحب بہتر طور پر بتاسکیں گے۔ نیشنل آرکائیوز اسلام آباد میں کسی صاحب سے میری شناسائی نہیں۔ ڈاکٹر جالبی صاحب شاید اِس سلسلے میں آپ کے کام آئیں۔ کلیات مکاتیب اقبال پر آپ کے مضمون کا انتظار رہے گا۔ ازراہ کرم ترجیحاً اس پر قلم اٹھائیں۔ کربل کتھا آپ کا خاص کام ہے، اس کے نئے ایڈیشن کو بھی وقت دیجیے۔ پرانے ایڈیشن پر تصحیح اغلاط، متن میں، سیال سفیدے کے ''CorrectionPen'' کی مدد سے کوئی بھی کاتب کرسکتا ہے، پھر فوٹو پرنٹ سے کتاب چھپ سکتی ہے۔ آپ فرمائیں تو یہ کریکشن پین بھیجا جاسکتا ہے، روزمرہ کے تحریری کاموں کے لیے میرے استعمال میں ہے۔ آپ کے خط سے پروفیسر نذیر احمد صاحب کی صاحب زادی کی علالت کی اطلاع ملی، پھر پروفیسر صاحب کے ۳ جولائی کے ایروگرام میں بھی ذکر تھا۔ اللہ اپنا فضل فرمائے۔ یہاں ہم سب دست بہ دعا ہیں۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب کو رجسٹرڈ بک پوسٹ سے ایک پیکٹ ۱۵ جولائی کو اور دوسرا ۱۶ جولائی کو میں نے بھیجا ہے۔ ان میں دو قلمی کتابوں کے عکس ہیں۔ ازراہ کرم پروفیسر صاحب کو بتادیں۔ پندرہ بیس دن میں مل جائیں گے۔ بصورت دیگر، پھر بھیجے جاسکتے ہیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو آپ کا سلام پہنچادیا۔ سمیع الدین مصطفائی صاحب سے ملاقات ہونے پر دعا پہنچائی جائے گی۔

نیازمند

نجم الاسلام

(۴۴)

(نوٹ: درج ذیل خط کا ابتدائی حصہ حاصل نہیں ہوسکا۔)

پس نوشت: آپ کے خط میں ایک پرائیویٹ، اور کونفیڈنشل نوٹ ایک پریشان دوست کے حق میں ہے۔ بجز دعائے خیر کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ مشورے دینے اور ہمت بڑھانے کی تو ہمت نہیں پڑتی۔ اپنی حدیں پہچانتا ہوں۔ ۸ر ستمبر ۱۹۹۲ء

نجم الاسلام

حالیہ شدید ترین علالت کے دوران آغا خاں ہسپتال کراچی میں یہ شعر کہے گئے ہیں، جو میری حالت کے آئینہ دار ہیں۔ مخلصین ومحبین واعزہ واقرباء کی خدمت میں دعائے صحت کاملہ عاجلہ ومستمرہ کی التجا کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

اپنا ماضی یوں گزرتا ہے بشر کے سامنے
تر مرے سے جس طرح تیریں نظر کے سامنے

بوجھ کاندھوں کا اثاثوں میں بدل دے اے خدا
ملتجی ہوں تیری رحمت کی نظر کے سامنے

روسیاہی کے سوا ہے پاس اپنے اور کیا
جائیں گے کس منہ سے ہم خیر البشر کے سامنے

میری بیماری بفضلِ شافی مطلق بھلا
ٹھیر سکتی ہے دعاؤں کے اثر کے سامنے؟

اب کے پھر آئے اگر اللہ کے گھر سے تو ہم
ہر گھڑی محشر کو رکھیں گے نظر کے سامنے

نیند اُڑ جاتی ہے شب کو کس لیے، کس فکر میں؟
دل اُمڈ آتا ہے کیا شے دیکھ کر کے سامنے؟

بند ہوجاتی ہیں آنکھیں خود بخود، کس واسطے؟
آنے والوں کے سوالِ مختصر کے سامنے

بدلے بدلے سے نظر آتے ہو کیوں کچھ ان دنوں — کون سا منظر ہے نجم آخر نظر کے سامنے

محتاجِ دعا

نجم الاسلام

سی27، بلاک سی، یونٹ نمبر6، لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ

(۴۵)

باسمہ

Professor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad

علی گڑھ

۹۲/۹/۲۵

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب — السلام علیکم

ڈاکٹر صاحب کے خط مؤرخہ ۲؍ستمبر سے آپکی علالت کی اطلاع پا کر تردد ہوا۔ خدا آپ کو صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔ یرقان کا یہاں بھی بڑا زور ہے۔ گھر میں ایک بچہ ڈیڑھ ماہ سے اور بیگم صاحبہ ایک ماہ سے اسی مرض کا شکار ہیں اللہ رحم کرے اور شفا دے۔ علاج تو آپ جانتے ہیں اس مرض کا کچھ خاص نہیں ہے۔ پرہیز اور آرام اصل چیز ہے وہ آپ کر رہے ہوں گے۔ جگر کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے۔ مکوہ، پپیتا، اور گنے کا رس اطبا بیحد مفید بتاتے ہیں۔

ایک خط آپکو اور ڈاکٹر صاحب کو ۸؍اگست کو دکتر وفا راشدی صاحب کے ذریعہ بھجوادیا تھا اب معلوم ہوتا ہے کہ پورا لفافہ ہی ضائع ہوا راہ میں۔

سیر السماء کے مصنف کا حال کہاں آپ نے ~~دیکھا تھا~~ نزھۃ الخواطر پیش نظر ہے اس میں سال وفات ہجری میں دیا ہے۔ آپ نے عیسوی سال لکھا تھا، یہ آپکو کہاں سے ملا۔ زیادہ زحمت نہ کیجے، ایک کارڈ پر کتابوں کے نام لکھ دیجے کہ میں یہاں تلاش کروں۔ یہ کس جگہ کے رہنے والے تھے، ملتان کے آس پاس کے ہوں گے۔ سیر السماء چھپی تھی یا منشی شمس الدین صاحب کے پاس قلمی تھی۔ یہ شمس الدین وہی مشہور لاہور کے تاجر کتب ہیں یا کوئی اور؟

دکتر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں۔ غالب نامہ کا تازہ شمارہ انھوں نے بھیجا ہوگا۔

یقین ہے یہ خط جب آپکو ملیگا اسوقت آپ مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔ والسلام۔ خیر طلب

مختار الدین احمد

(۴۶)

University of Sindh

CHAIRMAN
DEPARTMENT OF URDU

Jamshoro (Sindh), Pakistan
Tel. Add."UNISIND"
Phone off: 71292

۳۱؍اکتوبر ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

گرامی نامہ مورخہ ۲۵ ستمبر، جس میں میری علالت کی خبر سن کر دعائے صحت سے ممنون فرمایا تھا، محترمی مشفق خواجہ

صاحب کے توسط سے مجھے مل گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب! یرقان کا حملہ بہت سخت تھا۔ بس یوں سمجھیے کہ بحالیء صحت کی صورت میں نئی زندگی ملی۔ اب بھی کچھ کسر باقی ہے اور میں طویل طبی رخصت پر ہوں۔ صحت کاملہ و مستمرہ کے لیے مزید دعا کی درخواست ہے۔

آپ کا ۸/اگست کا خط نہیں ملا۔ علامہ عبدالعزیز پرہیاروی مصنف سیر السماء کی وفات کے بعد، یہ غیر مطبوعہ رسالہ (سیر السماء) ان کے کتب خانے کے ساتھ مولوی شمس الدین بہاول پوری کے قبضے میں چلا گیا تھا، اس کی موجودگی کی اطلاع اقبال کو مولوی صالح محمد تونسوی (ادیب تونسوی) سے ملی تھی۔ پھر اس کتاب کی عبارت نقل کر کے، اقبال کو خواجہ ایم شجاع منعمی پروفیسر صادق ایجرٹن کالج بہاول پور نے ارسال کی جس سے اقبال کو اندازہ ہوا کہ یہ کتاب ان کے مطلب کی نہیں (دیکھیے اقبالنامہ شیخ عطاء اللہ، اول و دوم)۔ یہ مولوی شمس الدین بہاول پوری، لاہور کے مولوی شمس الدین تاجر کتب سے مختلف تھے۔ مولوی شمس الدین لاہوری مرحوم (م ۱۹۶۸ء) کو تو ذاتی طور پر میں بھی جانتا ہوں۔ بہت شفقت فرماتے تھے۔ شمس الدین بہاول پوری کا ذکر شاید رسالہ الزبیر بہاول پور کے کتب خانہ نمبر میں ملے۔ یہ نمبر میرے پاس ہے لیکن اس وقت تلاش کرنے پر مل نہیں رہا ہے۔

نیاز مند

نجم الاسلام

بخدمت گرامی:

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

پس نوشت:۔ پروفیسر ایس ایم آر انصاری[1] (فزکس ڈپارٹمنٹ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) کا ایک خط بنام نیاز ہمایونی مورخہ ۸/اگست ۱۹۹۲ء، پھرتا پھراتا، مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں صاحب کے پاس پہنچا ہے۔ اور انھوں نے جواب کے لیے میرے پاس بھجوایا ہے۔ مکتوب نگار رسالہ ہیئت از ابوطالب کی نقل چاہتے ہیں۔ از راہ کرم رابطہ کر کے اُنھیں بتا دیجیے کہ رسالہ مذکورہ ڈویژنل پبلک لائبریری خیر پور سندھ میں ہے؛ ایک صاحب کو، نقل حاصل کر کے بھیجنے کے لیے لکھا ہے، ملنے پر بھجوایا جائے گا، خاطر جمع رکھیں۔ (دستخط)

31-10-92

[یہ قلمی رسالہ حکیم مظفر حسین حیدر آباد دکن (مرقع دہلی والے) کے ذخیرۂ مخطوطات میں ہے جو قیام پاکستان کے بعد ریاست خیر پور نے خرید لیا تھا، اب ڈویژنل پبلک لائبریری خیر پور میں محفوظ ہے]۔

[1] فون 29001 (71 05)۔ [نقل مطابق اصل: خط میں اسی طرح درج ہے۔]

(۴۷)

باسمہ

Profassor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad

علی گڑھ
۹۲/۱۱/۲۰

محترمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخۂ ۳۱/اکتوبر بڑا کٹر نذیر احمد صاحب کے ذریعہ ۱۶/نومبر کو موصول ہوا۔ آپ کے ہاتھ کی تحریر دیکھ

کر بہت خوشی ہوئی۔مولیٰ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا، دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

علامہ عبدالعزیز مصنف سیر السماء کا وطن کہاں تھا آپ نے انھیں ''پرہیاروی'' لکھا ہے، پرہیار کون سی جگہ ہے کہاں واقع ہے۔نزھۃ الخواطر میں انھیں الفریہاری الملتانی لکھا ہے۔یہ قریب کا مشہور علاقہ ہوگا ملتان ضلع میں۔

سال وفات (پچھلے خط میں) آپ نے ـــــ ء لکھا ہے میں نے کسی خط میں اس اطلاع کا ماخذ پوچھا تھا۔نزھۃ الخواطر میں شیخ قادر بخش خلیلی شجاع آبادی کا قول نقل کیا ہے کہ عین شباب میں ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔سال وفات معلوم نہوسکا (۲۸۵/۷) ہے۔نزھۃ الخواطر میں ان کی تصنیف النبر اس فی شرح العقائد (عربی) کا سال تصنیف ۱۲۳۹ لکھا ہے، اس کے بعد بھی وہ زندہ رہے ہوں گے۔

مصنف نے سال ولادت نہیں لکھا ورنہ ۳۰ سال کا اضافہ کرکے سال وفات کا تعین ہوسکتا تھا۔اس لیے جو سال وفات آپ نے لکھا ہے اسکی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ماخذ آسانی سے معلوم ہوجائے تو اچھا ہے۔

یہ بزرگ تو صاحب تصانیف کثیرہ نکلے اور اس کا بھی امکان ہے کہ ان کی بعض تصانیف کا علم مصنف کو نہ ہوسکا ہو۔

میں نے ماخذ اس لیے پوچھا تھا کہ معلوم ہو نزھۃ الخواطر کے علاوہ کسی اور کتاب میں بھی ان کا ذکر ملتا ہے، تاکہ آپکی تحریر کے ساتھ اسکا بھی حوالہ دے سکوں۔یہ بات اگر آسانی سے معلوم ہوسکے تو لکھیے، اس کے لیے موجودہ صحت کی بنا پر کچھ تحقیق وتلاش کرنا نہ موزوں ہے نہ ضروری۔

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب سے ملاقات ہوئی ہوگی۔ بہت خوب آدمی ہیں آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔میں نے ان سے التماس کیا تھا کہ آپ نجم الاسلام صاحب کے پاس ایک بار میری طرف سے جائیں اور ان کا مزاج پوچھیں اور جب آپ واپس آئیں تو ان کے موجودہ حالت سے مفصل طور پر اطلاع دیں۔

اب تو وہ اگر ہندستان کے لیے روانہ ہو نہیں چکے ہوں گے تو روانہ ہونے والے ہی ہوں گے۔

دکتر رضا اللہ انصاری صاحب میرے دوستوں میں ہیں اور بہت اچھے اسکالر۔میں نے انھیں ٹیلیفون کردیا تھا اور آپ کی مساعی کا ذکر بھی۔بہت خوش ہوئے۔وہ آجکل میں آنے والے ہیں میرے پاس آئیں گے تو آپکا خط بھی دکھادوں گا۔

وہ ہمدرد یونیورسٹی (تغلق آباد) سے ایک علمی رسالہ بھی شائع کرتے ہیں، آئیں گے تو کہوں گا کہ آپ کو وہ دوشمارے بھیج دیں جو انھوں نے مرتب کیے ہیں۔علوم اسلامی پر مشتمل عربی فارسی کے مرتب کردہ متون بھی چھاپتے ہیں کہ عربوں اور ہندستانی (جسمیں پاکستان بھی شامل ہے) علماء کی علمی وراثت محفوظ رہے۔

امید ہے مزاج گرامی اب پہلے سے بہت بہتر ہوگا۔ والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

پس نوشت:

i) آپ ضیاء الاسلام میرٹھی سے واقف ہیں؟ نوجوان شاعر اور قانون داں تھے اقبال کے خطوط میں ان کا ذکر ہے ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ انھیں میرٹھ میں ہونا چاہیے۔

ii) تذکرۂ اولیاے ھندو پاکستان مرتبہ اختر گورگانی میں کسی شاگرد سے کہیے شاید شاہ محمد غوث گوالیاری کے اس رسالے کا نام مل جائے جو آسمانوں اور سیاروں کی سیر سے متعلق ہے۔ اسکی اقبال کو تلاش تھی۔

(۴۸)

باسمہ

علی گڑھ
۹۲/۱۱/۲۹

Professor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad

محترمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مؤرخہ ۳۱/ اکتوبر کا جواب ۲۰/۱۱ کو میں نے بھیجا ہے یہ آپکا خط دکتر نذیر احمد صاحب نے ۱۶/ کو بھجوا دیا تھا۔

آج بلکہ ابھی عبدالحکیم عرف قادری صاحب نے تذکرۂ اکابر اہلسنت کا نسخہ بھیجا ہے اس میں مولانا عبدالعزیز پرہیاروی مصنف سیر السماء کے حالات دیکھے۔ آپ سے سال وفات ۱۲۳۹ کی تصدیق چاہی تھی اس میں مولانا برخوردار ملتانی مؤلف حاشیہ نبراس کا حوالہ ملا، آپکی اطلاع کا ماخذ یہی ہے یا کچھ اور؟

اقبال نامہ ج ۱ میں آپکی توجہ دلانے پر اقبال کا خط شجاع منعمی کے نام دیکھا۔ شکریہ

دکتر رضاء اللہ انصاری کو ٹیلیفون پر ابوطالب کے رسالۂ علم ہیئت کے عکس کے حصول میں جو کوشش کر رہے ہیں اطلاع دے دی تھی۔ بہت خوش ہوئے یہ انگریزی میں بہت اچھا علمی رسالہ شائع کرتے ہیں جو زیادہ تر طب، ہیئت اور دوسرے اسلامی علوم کے مسائل پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی کبھی عربی و فارسی متون بھی شائع کرتے ہیں۔

دکتر رفیع الدین صاحب سے آپ کی ملاقاتیں رہی ہوں گی اور یقین ہے آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔ والسلام

آپکی خیریت کے لیے دعاگو
مختار الدین احمد

(۴۹)

باسمہ

۹۳/۴/۳ء

ڈاکٹر مختار الدین احمد

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

ڈاکٹر صاحب قبلہ کا خط آیا جس نے یہ مژدہ سنایا کہ آپ بحمدہ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ بہت خوشی ہوئی مولیٰ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے کہ آپ بدستور علم و ادب کی خدمت کرتے رہیں۔

یہ زمانہ کچھ ایسی پابندی میں گزرا کہ گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتا تھا، اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ یکسوئی سے مطالعے کا موقع ملا۔ اگرچہ کچھ لکھنے کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوئی لیکن بہت سی کتابیں جن میں زیادہ تر انگریزی اور اردو کے مصنفین و شعرا کی خودنوشت سوانح حیات تھی پڑھنے کا موقع ملا اور کچھ وہ کتابیں بھی دیکھ لیں جن کے پڑھنے کی فرصت اب تک نہیں ملی تھی۔

دکتر نذیر احمد صاحب کل تشریف لائے تھے انھیں بھی آپکی خیر وعافیت معلوم ہوگئی ہے۔
غالب نامہ کا ایک مخصوص شمارہ پروفیسر مسعود حسن رضوی پر شائع ہو رہا ہے اگلے ماہ تک، آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔
کبھی کبھی دو چار سطریں خیر وعافیت کی لکھ کر بھیج دیا کیجے۔ غیر معتدل حالات کی وجہ سے تردد رہتا ہے۔
کیا ہمارے خواجہ تاش دکتر نبی بخش بلوچ صاحب اولڈ یونیورسٹی کیمپس میں آکر سکونت پذیر ہوگئے ہیں؟ کبھی خط لکھیے تو ان کا پتا بھیجیے گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے والسلام مخلص

مختار الدین احمد

(۵۰)

باسمہ

علی گڑھ مختار الدین احمد

۹۳/۴/۳ء

محبی دکتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

ابھی دکتر معین الدین عقیل صاحب کے نام کا لفافہ ڈاک گھر بھیج رہا تھا جس میں ڈاکٹر صاحب قبلہ اور آپ کے نام کے رقعات بھی تھے، کہ ڈاک سے آپ کا لفاف مرسلہ ۱۸/۱ موصول ہوا۔ واقعی دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔

آپکا خط پڑھ کر مسرور ہوا جو تحریرات آپ نے بھیجی ہیں، انھیں پاکر ممنون ہوا۔

سیر السماء پر نوٹ کی برنی صاحب نے کتابت کرالی ہے لیکن اگر کچھ ترمیم واضافے کی گنجایش ہوئی تو استدراک کے طور پر چند سطور کا اضافہ کرانے کی کوشش کروں گا۔ ویسے اب خود مجھے مصنفؒ سے کچھ دلچسپی ہوگئی ہے اور میں نے ایک مضمونچہ تیار کرلیا ہے لیکن اشاعت کے لیے کہیں نہیں بھیجا ہے، اب مرسلہ کو کاغذ کی روشنی میں مضمون میں ترمیم واضافے کا موقع آپ نے فراہم کر دیا تو اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ اشعار آپ کے جذبات کے ترجمان ہیں اور خوب ہیں۔ دکتر نذیر احمد صاحب کو پڑھواؤں گا اور خط تو آج ہی انھیں بھیج دوں گا اور دکتر رضاء اللہ انصاری صاحب کو ٹیلیفون کروں گا کہ مرسلہ اوراق کے عکس آکر لے جائیں۔

بھٹی صاحب کی کتاب سے آپ نے عکس بنوا کر بھیجا، بہت ممنون ہوا۔ شفقت اللہ صاحب کا مقالہ مکمل ہو جائے / شائع ہو جائے تو اسے دیکھ کر مسرور ہوں گا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اقبال نے علامہ کا سال وفات ۱۲۶۰ء لکھا ہے۔ یہ میری نظر سے کہیں نہیں گزرا۔ معلوم نہیں ان کا ماخذ کیا ہے۔ یہ صحیح ہوتا تو آپ ضرور تحریر فرماتے۔

میں نے تو اس طرف آپکی علالت / ضعف کی وجہ سے خط کتابت قصداً کم کر دی تھی، اب آپکی صحت یابی کی خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا آپکو ہمیشہ صحت مند اور شاد کام رکھے والسلام

مختار الدین احمد

(۵۱)

5.7.93

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ایک عرصے سے آپ کی خیریت کی خبر نہیں ملی، مراد یہ کہ آپ نے خط سے سرفراز نہیں فرمایا۔قصور میرا بھی ہے کہ میں بھی نہیں لکھ پایا۔آج کل آپ کے شاگرد ابوسفیان اصلاحی صاحب آئے ہوئے ہیں، ان [کے] سپرد یہ خط کرتا ہوں۔ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب بخیریت ہیں۔ان کی ایک تازہ ترین کتاب، طوبیٰ لہم، اس خط کے ساتھ بھیجتا ہوں۔رسید سے مطلع فرمائیں۔شکریہ

تحقیق شمارہ ۶ مارچ میں بھیجا گیا تھا، ملا ہوگا۔

نیازمند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب

ناظمہ نزل، امیر نشان روڈ، علی گڑھ۔

(۵۲)

باسمہ

Prof. M .D. Ahmad

DEPARTMENT OF ARABIC
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGAHRH-202001

Dated ۲۵/۷/۹۳ء

مکرمی دکتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

کسی دوست کے ذریعہ آپ کی اور پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں دو عریضے پیش کیے تھے، جواب نہ آیا، ممکن ہے یہ خطوط آپ لوگوں کو نہ پہنچائے گئے ہوں۔یہ جواب طلب بھی نہ تھے۔صرف آپ لوگوں کی خیریت ان خطوں میں دریافت کی گئی تھی، پہلے تو جواب نہ آنے سے کچھ تردد ہوا۔پھر ڈاکٹر ضیاءالدین مرحوم کا ایک فقرہ No News good News یاد آ گیا۔گھر سے خط نہ آنے سے طلبہ پریشان ہوتے تو وہ یہی فقرہ کہتے، کہتے تھے اگر گھر پر خدانخواستہ کوئی بات ایسی ویسی ہوتی تو خط بھی آتا اور تار بھی۔اس لیے اب تردد نہ کرو۔

۲۳/اپریل کو تحقیق شمارہ (۶) مل گیا تھا۔خاص طور پر اس کی رسید لکھی ہو یاد نہیں آتا، غالباً نہیں لکھی اس کے لیے عفو خواہ ہوں، آپ ایسا اچھا علمی تحفہ بھیجیں اور میں آپکو رسید بھی نہ بھیج سکوں کیسے افسوس کا مقام ہے، لیکن اگر وہ گم شدہ ۲۳/اپریل کے بعد کا تھا جس کے قرائن ہیں تو اس میں مجلّہ کی رسید ضرور ہوگی۔اب تو شمارے (۷) کا انتظار ہے جس میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مضمون چھپ رہا ہوگا۔

آپ کا تازہ خط مورخہ ۵/۷ ابوسفیان صاحب ۱۸/کو دے گئے۔بڑی ندامت ہوئی کہ مجھے تو آپ کی خیروعافیت

دریافت کرنی چاہیے تھی، اور یہاں آپ مجھ سے میری خیریت پوچھ رہے ہیں۔ کئی ماہ سے کتب خانہ درست کر رہا ہوں، دو تین اصحاب آتے ہیں دن اسی میں گزر جاتا ہے، رات کو تھک کر چور ہو جاتا ہوں۔

طوبیٰ لھم کا نسخہ ملا۔ خوب کتاب ہے اور پہلے مضمون کا تو کیا کہنا۔ میں ۱۹۳۷ء میں علی گڑھ میں نہیں تھا پروفیسر صاحب کو تسامح ہوا، میں نے اس زمانے کے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ہوگا یا اسوقت کے کچھ واقعات سنائے ہوں گے۔ میں اکتوبر ۱۹۴۴ میں علی گڑھ آ کر فرسٹ ایر میں داخل ہوا، پروفیسر صاحب تعلیم مکمل کر کے جا چکے تھے، ہاں مجھے قاری ضیاء الدین احمدؒ اور ان کے بیٹے قاری اعتصام الدین کی شاگردی کا فخر ضرور حاصل ہوا لیکن یہ ۴۳-۱۹۴۴ کی بات ہے۔ میں نے یہی بات ان سے کہی ہوگی، انھیں کچھ تسامح ہوا۔

اس بات کا خاصا امکان ہے کہ میں ۱۲راگست کو یا ایک دو دن پہلے کراچی پہنچوں۔ دو تین دنوں کے بعد آپ سے ملنے کی کوشش کروں گا۔ پروفیسر صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوں گا۔ شرط یہ ہے کہ حیدرآباد کا ویزا مل جائے۔ فاضل بریلوی پر ایک سیمینار یا کانفرنس ۱۲رکو ہے اس کے بعد چند دن کراچی میں قیام کا ارادہ ہے۔ ان شاء اللہ۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تین ماہ کے لیے امریکہ گئے ہوئے ہیں اب بخیر ہیں۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام

مختار الدین احمد

رات ٹرول ایجنٹ سے طے ہو گیا، ان شاء اللہ ۷راگست (شنبہ) کی شب کو دس بجے PIA سے روانہ ہو کر ۱۲ بجے شب کو کراچی پہنچوں گا۔

(۵۳)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Pro-Vice Chancellor
Jamia-i-urdu
Aligarh

Phone: 24517
NAZIMA MANZL
4/286, Amir Nishan Road
Dodpur, Aligrarh-202002

Dated ۹۳/۹/۱۵

محترمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

کوئی تین ہفتے کے بعد ۳۱رکو لاہور میں مختصر سا قیام کرتا ہوا واپس آیا۔ یہاں دو ہفتوں سے بارش کا سلسلہ ہے، اب کچھ زور کم ہوا ہے، اس وقت سورج نکلا ہوا ہے اور میں مکان کے باہر کے برآمدے میں بیٹھا ہوا یہ خط آپ کو تحریر کر رہا ہوں۔

ممنون ہوں کہ آپ مجھ سے قلت وقت کے باوجود ''نیپا'' میں ملنے تشریف لائے۔ ۱۶رکے جلسے میں تو بس دور ہی کا جلوہ رہا اور شب کو انجمن کے ڈنر میں بھی آپ سے گفتگو نہ ہو سکی۔ اس لیے بھی کہ وہاں بھی شام والے قضیۂ نامرضیہ کا ذکر ہوتا رہا بہرحال خوشی اس بات کی ہے کہ آپ کی ملاقات کے شرف سے اب تک محروم تھا وہ اب حاصل ہو گیا۔ اب کی بار ملاقات مختصر رہی ان شاء اللہ پھر اس کی تلافی ہو جائے گی۔ اب وہاں آیا تو حیدرآباد کا ویزا لے کر آؤں گا اور ان شاء اللہ پورا ایک دن ڈاکٹر

صاحب قبلہ کے ساتھ اور ایک دن آپ کے ساتھ گزاروں گا۔ آپ کا کتب خانہ بھی دیکھوں گا۔ آپ کا قیام تو وہیں لطیف آباد میں رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں یونیورسٹی سے آپ کا تعلق اب کس طرح کا ہے۔ متقاعد ہونے کے بعد بھی یقین ہے کہ یونیورسٹی آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھائے گی۔ تحقیق کا نیا شمارہ کب تک آ رہا ہے؟

پروفیسر نذیر احمد صاحب بغرض علاج امریکا گئے ہوئے تھے تین ماہ قیام کے بعد صحت یاب ہو کر ۳۱ رکو واپس آئے ہیں۔ تین ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ ہر طرح بخیر ہیں۔ غالب نامہ کا نیا شمارہ چھپ گیا ہے آپ کے پاس پہنچے گا۔

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب آج کل بچوں کے پاس، جو یہاں زیر تعلیم ہیں، آئے ہوئے ہیں۔ بخیر ہیں آپ کو یاد کر رہے تھے۔

آپ نے کراچی میں خطوط کے عکس بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ شاید کثرت کار کی وجہ سے عکس بنوانا اور بھیجنا یاد نہ رہا۔ توجہ فرمایئے

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے   والسلام   مخلص

مختارالدین احمد

(۵۴)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:82102

۲۰ نومبر ۱۹۹۳ء

شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۵ ستمبر، جو آپ نے واپس علی گڑھ پہنچ کر لکھا تھا، مجھے مل گیا تھا۔ شکریہ۔ کراچی میں ۱۶ ؍اگست کی مختصر سی گفتگو میں آپ کے تحریر کردہ مکتوبات کا عکس بھیجنے کا ذکر آیا تھا جو یہاں موصول ہوتے رہے ہیں۔ اس خط کے ساتھ ان کا عکس ملفوف ہے۔ یہ مکتوبات تحقیق میں شائع کرنے کی تجویز ہے۔ ازراہ کرم اشاعت کی اجازت دیجیے۔ اسی طرح، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ارسال کردہ مکتوبات کا عکس ان کے پتے پر بھیج کر اشاعت کی اجازت حاصل کی جائے گی۔ سفارش کر دیجیے گا۔ اور ایک اور مقالے کے لیے بھی۔

اب آپ سے دوسری ملاقات کا انتظار ہے، دیکھیے کب اس کا موقع ملے۔ حیدرآباد میں آپ کو خوش آمدید کہہ کر دلی مسرت ہوگی۔ پہلے آپ کا نادیدہ نیازمند تھا، اب تو ارادت مندی دیکھی بھالی ہے کیونکہ دیکھنے کا شرف حاصل ہے اور سننے کا بھی۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب۔

فاطمہ منزل، 4/286، امیر نشان روڈ، دودھ پور، علی گڑھ۔

پس نوشت: یکم جولائی کو میری ریٹائرمنٹ کے بعد، یونیورسٹی نے از خود کچھ تعلق برقرار رکھا ہے کہ اعزازیہ مقرر کر کے شعبے میں پروفیسر کی حیثیت دی ہے اور مدیر تحقیق مقرر کیا ہے اس طرح رسالے کی ادارت کی مشغولیت حسب سابق رہے گی یہ رسالہ شروع سے sale پر رہا ہے حالانکہ ریسرچ جرنل کم ہی خرید کر پڑھے جاتے ہیں۔ اسی لیے یونیورسٹی انتظامیہ نے سابقہ انتظامات کا تسلسل برقرار رکھا ہے۔ ازراہ کرم تحقیق کے لیے اپنا کوئی مقالہ عنایت کیجیے۔ فاضل گرامی ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق صاحب سے میرا اسلام نیازمندانہ کہیے۔ جب بھی ملاقات ہو، بڑی خوبیوں والے ہیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو جداگانہ خط، لکھتا ہوں، انھیں ان کے مقالے کے پروف اور مکتوبات کے عکس بھیجنے ہیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ گو کہ ضعف پیری ہے مگر قلم رواں ہے اور حال ہی میں ایک مقالہ لکھ کر تحقیق کے لیے عنایت کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! منسوبات (بغلط منسوب تصنیفات) کی تحقیق کے اصولوں اور طریقوں پر تحقیق کا ایک خصوصی شمارہ نکالنے کا خیال آیا ہے، اس میں اس طرح کے مقالات بھی ہوں گے جیسا کہ محمود شیرانی کے ہیں، اور ڈاکٹر غلا مصطفےٰ خاں صاحب اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے دیوان قطب الدین پر ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ مشورے دیجیے۔ کرم ہوگا۔

نجم الاسلام

(۵۵)

باسمہ

علی گڑھ

۹۳/۱۲/۱۹ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلامٌ علیکم

پروفیسر نذیر احمد صاحب ایک دن تشریف لائے اور انھوں نے آپ کا خط اور آپ کے اور جناب پروفیسر غلام مصطفےٰ صاحب کے نام کے خطوط دکھائے جو انھوں نے تحریر کیے تھے۔ بہت اچھے خط ہیں اور ہر طرح قابل اشاعت۔

دوسرے دن مجھے بھی آپ کا مرسلہ پیکٹ مل گیا۔ جزاک اللہ۔ اگر یہ خطوط بھی آپ اشاعت کے لائق سمجھتے ہیں تو مجھے عذر نہیں۔ میری طُرف سے اجازت ہے۔ ہاں پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام خطوط میں جہاں جہاں حدیث کی کتاب کی اشاعت کا ذکر ہے اِن کے مشورے سے حذف و ترمیم کر لیجے۔ یہ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ کتاب کی تمہید میں جہاں میں نے ان کا یا ان کے مساعی کا ذکر کیا تھا انھوں نے حذف کر دیا تھا، اس لیے ان سے اس معاملے میں مشورہ ضروری ہے۔

میں اسطرف مکروہات میں پھنسا رہا، خیال تھا کہ خط کے جواب کے ساتھ کوئی مضمون بھی بھیج دوں گا لیکن اس میں تاخیر ہوئی تو میں نے مناسب سمجھا کہ کم از کم آپ کے خط کا جواب تو دے دوں۔

یونیورسٹی سے آپ کا تعلق برقرار رہا اس خبر سے بہت خوشی ہوئی، خاص طور پر اس لیے بھی کہ اسطرح تحقیق سے آپ کا تعلق قائم رہیگا اور یہ مفید اور قیمتی رسالہ آپ کی نگرانی میں نکلتا رہیگا۔ اس رسالے کی وہاں قدر ہے اور لوگ اسے خرید کر پڑھتے ہیں اس خبر سے مزید خوشی ہوئی۔ معلوم نہیں نیا شمارہ کب تک شائع ہو رہا ہے۔ سارے خطوط ایک قسط میں شائع کرنا مناسب ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب سے میں نے مضمون بھیجنے کے لیے کہا تھا اور انھوں نے آمادگی کا اظہار کیا تھا، یقین ہے مضمون آپ کو مل گیا ہوگا۔

''منسوبات'' کی تجویز بہت پسند آئی۔ ایک شمارہ غلط منسوبات پر شائع کرنا بہت مناسب ہوگا کچھ نئے مضامین کے ساتھ یہ مطبوعہ مضامین (یا ان کا خلاصہ) جن کا آپ نے ذکر کیا ہے، شائع کرنا مناسب ہوگا۔ ان شاء اللہ کچھ نہ کچھ لکھوں گا اس کے لیے۔

تحقیق کا جو شمارہ آپ نے پروفیسر غلام مصطفی خاں صاحب پر شائع کیا کیا تھا اس میں آپ نے میرا ایک خط بھی چھاپا تھا اسے بھی شریک اشاعت کر لیجیے اور ایک نظر سارے خطوط پر ڈال لیجے، لکھنے میں کچھ لفظ چھوٹ گئے ہوں گے انھیں اور دوسرے تسامحات کو درست کر لیجیے گا۔

دکتر سید رفیع الدین صاحب آئے ہوئے تھے، کئی ملاقاتیں ان سے رہیں؟ آپ لوگوں کو برابر وہ یاد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد بخیر ہیں، ۲۴، ۲۵، ۲۶ کو ایوان غالب دہلی میں غالب سیمنار منعقد ہوا، میں بھی شریک ہوا، افسوس کہ آپ کے یہاں سے کوئی صاحب شریک نہ ہو سکے۔ لاہور سے دو صاحبوں نے آنے کا وعدہ کیا تھا بعض موانع راہ میں حائل ہوں گے اس لیے شرکت نہ کر سکے۔

جو مضمون نگار آف پرنٹس چاہیں ان کے لیے ضرور انتظام کیجے۔ میں مجلۂ علوم اسلامیہ کے مضمون نگاروں کو پچاس آف پرنٹس دیا کرتا تھا۔ **مجلة المجمع العلمی الهندی** کی ادارت کے زمانے میں بھی یہی دستور رکھا۔

پروفیسر صاحب قبلہ کی خدمت میں بوقت ملاقات میرا سلام پیش کر دیجے۔ ان کی اور آپ کی صحت کے لیے برابر دعائیں کرتا ہوں۔ امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے، والسلام

مختار الدین احمد

(۵۶)

باسمہ

External: 27162
Phones Internal: 234
DEPARTMENT OF ARABIC
ALIGARAH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH-2020002

Dated ۸ر فروری ۱۹۹۴ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

گرامی نامہ مؤرخۂ ۲ر نومبر تاخیر سے مجھے یکم دسمبر کو ملا تھا اور میں نے ۲۹ر کو جواب بھیج دیا تھا۔ یہ آپ کا آخری خط ہے جو مجھے ملا ہے۔ ۱۷ر جنوری کو رسالۂ تحقیق کے لیے ایک مضمون مآثر غالب پر رجسٹری سے بھیجا تھا (رسید نمبر 3526) اور اب تک آپ کے رسالے کے لیے کوئی مضمون نہ بھیجنے کی معذرت کی تھی۔ یہ بھی درخواست کی تھی کہ یہ مضمون زیر طبع شمارے میں آجائے اس لیے کہ یہ حصہ ہے ایک طویل مضمون کا جو یہاں کئی ماہ کے بعد شائع ہونے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ حصہ

آپ کے یہاں پہلے شائع ہو جائے پھر اگر موقع ملا تو جزوی ترمیم کے ساتھ اسے شائع کروں۔ مکمل مضمون جس کا مبیضہ ابھی تیار نہیں ہوا ہے قاضی عبدالودود اور غالب کے عنوان سے غالب نامہ میں شائع ہوگا۔ اب ایک مہینہ ہونے کو آیا اور اسکی رسید اور آپ کا خط نہیں آیا اس لیے تردد ہے۔ زیادہ تردد اس لیے بھی ہے کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب فرماتے تھے کہ انھوں نے تحقیق کے لیے ایک مضمون پہلے اور دو مضامین بعد کو روانہ کیے ہیں ان کی بھی رسید نہیں آئی ہے۔ خدا کرے آپ ہر طرح خیر و عافیت سے ہوں اور خط نہ لکھنے کی وجہ صرف آپ کی مصروفیت ہو۔ دو چار سطر لکھ کر بھیجیے کہ تردد دور ہو۔

خطوط کی اشاعت کے متعلق میں نے اجازت دے دی تھی لیکن آپ سے یہ پوچھا تھا کہ جو عکس آپ نے روانہ کیے ہیں انھیں بھیجوں یا آپ نے ایک اور کاپی اشاعت کے لیے بنوالی ہے۔ آپ کی ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی یونیورسٹی نے از خود کچھ تعلق برقرار رکھا ہے اور مدیر تحقیق مقرر کیا ہے اس پر میں نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور مبارکباد دی تھی۔ یہ آپ کے جامعہ کی علم دوستی اور ادب نوازی کا ثبوت ہے۔ غلط منسوبات والا شمارہ ضرور شائع کیجیے اس میں آپ صرف فارسی اور اردو تصانیف پر توجہ مرکوز کریں گے یا عربی مصنفات کو بھی شامل کریں گے۔ ڈاکٹر سید رفیع الدین صاحب اس ہفتے آئے تھے دو ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر ملاقات میں ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب قبلہ اور آپ کا ذکر خیر رہا۔ دکتر نذیر احمد بخیر ہیں۔ جس کتاب کا آپ نے عکس انھیں بھیجا ہے اس کا متن تیار کر رہے ہیں۔ کام اب قریب تکمیل ہے۔

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کی خیریت بھی بہت دنوں سے معلوم نہیں ہوئی ہے۔ اطلاع دیجے گا اور بوقت ملاقات ان کی خدمت میں سلام شوق پیش کر دیجے گا۔ مصطفائی سلمہ کو بھی دعا کہہ دیجیے گا۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا   والسلام

مخلص

مختار الدین احمد

پروفیسر نجم الاسلام صاحب

C-27, Block-C Unit No 6 Latifabad, Hyderabad Sindh

(۵۷)

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:82102

Dated 22-2-1994

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجا ہوا آپ کا گرانقدر مقالہ ''مآثر غالب'' مل گیا تھا۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔ اسے زیر طبع شمارۂ ہفتم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کے پہنچنے کی اطلاع میں نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام ۱۴ تاریخ کے تار میں دے دی تھی۔

مقالے کے بعد، آپ کا ۸ فروری کا مکتوب بھی مل گیا تھا، جو اس وقت سامنے نہیں (قدردانوں کے درمیان

سرکیولیشن میں ہے)، اس لیے کوئی بات جواب طلب رہ جائے تو معذرت چاہتا ہوں۔

چند روز بعد رجسٹرڈ بک پوسٹ سے آپ کو مقالے اور مکتوبات کے پروف بھیجے جائیں گے۔ پروف واپس کرنے کی ضرورت نہیں، صرف تصحیح نامے کے ذریعے اغلاط کی نشان دہی کافی ہوگی۔ شکریہ۔

مکتوبات کے عکس، جو اشاعت کی منظوری حاصل کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں ارسال کیے گئے تھے، واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت گرامی میں، حسب دستور، آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات پیش کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے نام کے مکتوبات میں کسی عبارت کو حذف کرنے کی ہدایت اب تک نہیں کی ہے۔ غالباً اس کی ضرورت بھی نہیں۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

(۵۸)

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

Dated 17-7-1994

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

حج و زیارت کے بعد، یکم جون کو واپس آ کر آپ کا مرسلہ لفافہ کھولا جس میں آپ نے میرے اور مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام مکتوبات گرامی مورخہ ۱۵رمئی کے علاوہ ایک مضمون مرقومہ عطا خورشید صاحب بھی ارسال کیا تھا۔ اس کا شکریہ بیماری کی وجہ سے خود ادا نہیں کر پایا، ڈاکٹر صاحب سے درخواست کرنی پڑی کہ اپنے خط میں میری طرف سے بھی شکریہ لکھ دیں۔

حج و زیارت سے واپس آنے کے بعد جس طرح ۱۹۹۰ء میں آپ کئی ہفتے علیل رہے تھے، میں بھی بیمار اور معمولات و مشاغل سے دور رہا۔ اب خدا کا شکر ہے کہ صحت بحال ہوگئی ہے اور اپنے معمول کے کاموں میں لگ گیا ہوں۔ جون میں علی گڑھ سے ابوسفیان اصلاحی صاحب (شعبۂ عربی) آئے تھے، انھوں نے کراچی پہنچ کر خط کے ذریعے رابطہ بھی کیا تھا، مگر بیماری کی وجہ سے میں اس مہینے کراچی نہ جاسکا، ورنہ ان کے ہاتھ خط ضرور آپ کو بھیجتا، اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھی۔

ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنے ۱۹۹۰ء کے حج و زیارت کے دوران اس عاجز کو دعاؤں میں یاد رکھا تھا، بخوبی یہ بات میرے ذہن میں تازہ ہے، اس احسان کو کیونکر بھول سکتا ہوں۔ آپ نے از خود دعاؤں میں پہل کی تھی۔ مجھے بھی ۱۹۹۴ء میں اس کار خیر کی تقلید کی سعادت نصیب ہوئی اور خوب خوب آپ کو، اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو اپنی ناچیز دعاؤں میں یاد رکھا، اور اب بھی اکثر دل سے دعائیں نکلتی ہیں، خدا سلامت با کرامت رکھے۔ آپ کے خط میں اطلاع تھی کہ ڈاکٹر نذیر احمد ایران تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر سید حسن عباس صاحب نے تہران سے اطلاع دی تھی کہ وہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مجموعۂ مقالات مرتب کر رہے ہیں جو تہران سے چھپے گا۔ مجھے انتظار ہے کہ کب وہ یہ مجموعہ عنایت فرماتے ہیں۔ اسی طرح فخر الدین یادگاری مجلے کا بھی انتظار ہے۔

تحقیق شمارہ ۷، جس میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ۴ اور آپ کا ایک مضمون شامل ہونے کے علاوہ، آپ حضرات کے مکتوبات گرامی بھی شامل اشاعت ہیں، زیادہ تر میری بیماری اور سفر حج کی وجہ سے غیر حاضری کے سبب ابھی تک شائع نہیں ہو پایا، کچھ باعث تاخیر یونیورسٹی پریس کی طرف سے طباعت میں تساہل بھی ہے، سرکاری کام اسی رفتار سے ہوا کرتے ہیں۔ اب توقع دلائی ہے کہ اس ماہ کے آخر تک طباعت مکمل ہو جائے گی۔

نیاز مند:

۱۔ بڑھی ہوئی عمر میں فریضۂ حج ادا کرنے کا یہی نتیجہ نکلنا تھا۔

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب

فاطمہ منزل، ۴/۲۸۶، امیر نشان روڈ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲۔

(۵۹)

باسمہ

MUKHTAR UD DIN AHMAD
Ex. Professor and Chairman
DEPARTMENT OF ARABIC

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH-202001
(India)

یکشنبہ، ۴ ستمبر ۱۹۹۴ء

مکرمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۱۷ر یکم اگست کو مل گیا تھا۔ آپ نے اگست کے اواخر تک تحقیق (۷) کے شائع ہو جانے کی بشارت دی تھی اس لیے اس کا منتظر رہا۔ تازہ شمارہ ۳۱ر کو موصول ہوا۔ دیکھ کر دل خوش ہوا۔ بہت اچھے، معیاری اور مفید مضامین آپ نے شائع کیے ہیں۔

گوشۂ نذیر احمد کے مقالات اہم اور قابل قدر ہیں۔ فارسی ادب کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ان کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے میری مرتب کردہ ''فہرست نمائش گاہ مخطوطات ونوادر'' کے حوالے سے عربی کی ایک کتاب تاویل المتشابہات فی الاخبار والآیات کا بھی ذکر کیا ہے۔ نسخے پر کاتب نے نہیں کسی غیر معلوم شخص نے مصنف کا نام عبدالقاہر البغدادی لکھ دیا ہے۔ کامل حسین نے فہرست ذخیرۂ سبحان اللہ (مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۳۰) میں مصنف کا یہی نام لکھا اور اس فہرست پر بھروسا کر کے جرمن مستشرق براکلمن نے مصنف کا یہی نام درج کیا۔ میں نے بھی ان دونوں پر بھروسا کر کے کتاب کا نام یہی لکھا اور اسے عبدالقاہر البغدادی کی طرف منسوب کیا۔ اس لیے کہ ان کی فہرست تصانیف میں اس کتاب کا نام ملتا ہے۔ یہ کوئی ۱۹۵۳ء کی بات ہے۔ ۱۹۵۶ء کے بعد مصنف کی اہمیت کی بنا پر اور اس لیے کہ علی گڑھ کے نسخے کو براکلمن نے منحصر بفرد بتایا ہے۔ ایک مستعد طالب علم سے اسے مرتب کرانے کا خیال مجھے پیدا ہوا۔ اس سلسلے میں اس نسخے پر ایک نگاہ ڈالنے کا موقع ملا تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ نہ تاویل المتشابہات ہے اور نہ اسکے مصنف عبدالقاہر البغدادی ہیں۔ البغدادی کا سال وفات ۴۲۹ ھجری ہے، کتاب میں حوالے امام الحرمین الجوینی، امام غزالی اور امام رازی کے دیکھنے میں آئے، جن کے سنین وفات علی الترتیب ۴۷۸ھ، ۵۰۵ھ اور ۶۰۶ ہیں۔ ایک حوالہ الفصوص کا ملا، یہ اگر محی الدین ابن العربی کی فصوص الحکم ہے تو اس مصنف کی وفات

۶۳۸ھ میں ہوئی۔ ۴۲۹ھ میں وفات پانے والے عبدالقاہر البغدادی کی کتاب میں چھٹی اور ساتویں صدی ہجری کے مصنفین کے حوالے کس طرح آ سکتے ہیں؟ میں نے اسے مرتب کرانے کا خیال ترک کر دیا۔ ان طالب علم مولوی فضل الرحمٰن سیوانی سے علامہ آزاد بلگرامی (متوفی ۱۲۰۰ھ) کی سبحۃ المرجان فی آثار ھندستان اپنی نگرانی میں اڈٹ کرائی جس پر انھیں علی گڑھ سے ڈاکٹریٹ تفویض ہوئی۔ ادارۂ علوم اسلامیہ علی گڑھ سے یہ کتاب دو جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔

کچھ عرصے کے بعد اسی ادارے کے ایک رفیق کار مولوی فضل الرحمٰن گنوری نے کتاب کے گہرے مطالعے کے بعد اسے ابن تیمیہ کی تصنیف قرار دیا جو امام رازی کی تاسیس التقدیس کے رد میں لکھی گئی ہے۔ میں نے ان سے اس نسخے پر ایک مفصل مضمون لکھوا کر مجلۂ علوم اسلامیہ کے ۱۹۶۷ء کے ایک شمارے میں شائع کر دیا ہے۔

آپ بہت اچھا کر رہے ہیں کہ اپنے رسالۂ تحقیق کا غلط منسوبات، موضوعات اور مجعول کتابوں کی تحقیق پر ایک خصوصی نمبر شائع کر رہے ہیں۔

پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں قبلہ کی دونوں تحریریں بہت دلچسپی سے پڑھیں اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ تحقیق کے متعلق جو اشارے انھوں نے کیے ہیں ان کی طرف ہر تحقیقی کام کرنے والے کو توجہ کرنی چاہیے۔ مولانا عبدالصمد عاجزؔ (متوفی ۱۲۷۹ھ) کے دونوں رسالے کمیاب ہیں۔ بہت اچھا ہوا کہ پروفیسر صاحب نے ان پر تعارفی مضمون لکھ کر مصنف اور ان رسالوں کو ان علاقوں میں بھی روشناس کرا دیا جہاں لوگ عام طور پر ان سے واقف نہیں۔ [پروفیسر نذیر احمد اور میرے ایک مشترک، محترم دوست پروفیسر صمدی مرحوم تھے جو لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے صدر تھے۔ ہم دونوں یونیورسٹی کے کام سے لکھنؤ جاتے تو عام طور پر انھی کے یہاں قیام کرتے۔ یاد آتا ہے کہ میں نے یہ رسالے ان کے یہاں دیکھے تھے۔ پروفیسر صمدی مرحوم کے والد ماجد اترولی کے بابا عبدالصمد کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو کر ان کے سلسلے میں داخل ہوئے تھے۔ خود صمدی مرحوم کا اصل نام شمشیر بہادر تھا، اپنے والد ماجد (سابق راج بہادر) کے پیر و مرشد کے نام کی مناسبت سے اپنے کو صمدی لکھتے تھے۔ شمشیر بہادر کا نام ترک کر کے وہ اپنے کو S. B. Samadi لکھتے تھے اور اسی نام سے مشہور تھے۔ انھوں نے بابا عبدالصمد پر کچھ لکھا بھی تھا اور ایسا خیال آتا ہے کہ ان کے دو ایک رسالے شائع بھی کیے تھے۔ مجھے انھوں نے دیے تھے لیکن اس وقت کتابوں کے انبار سے نکالنا مشکل ہے۔ اب یاد نہیں کہ انھوں نے آگرہ ۱۳۰۸ کے چھپے ہوئے یہی رسالے اپنی تمہید کے ساتھ دوبارہ شائع کیے تھے، یا انھیں ان کی غیر مطبوعہ تصانیف ملی تھیں جنھیں انھوں نے اپنے مقدمے کے ساتھ شائع کی تھیں۔

پروفیسر صمدی ان سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ میرے نام ایک خط میں انھیں ''ہمارے حضرت بابا عبدالصمد خان رحمۃ اللہ علیہ'' لکھا ہے۔ وہ شعبۂ عربی و اسلامیات کی کسی میٹنگ میں علی گڑھ آتے تو فاتحہ خوانی کے لیے قصبۂ اترولی ضرور جانے کی کوشش کرتے۔ ۱۹۶۸ کے اوایل میں ایک بار مجھے بھی لے گئے۔ اترولی، علی گڑھ سے کوئی چالیس کلومیٹر ہوگا۔ ٹیکسی پر ہم لوگ صبح گئے، دن بھر وہاں رہے شام کو واپس آئے۔ مزار عبدالصمد پر جو قطعۂ تاریخ وفات ہے وہ میں نقل کر کے لایا تھا۔ بابا کے مزار کے قریب ہی صمدی مرحوم کے والد بزرگوار اور ان کی والدہ محترمہ آسودہ ہیں۔ اگر کبھی کتب خانے میں یہ رسالے مل گئے تو ان پر نوٹ لکھ کر بھیج دوں گا۔ اتنا لکھنے کے بعد کچھ اشتباہ ہو رہا ہے کہ اترولی کے مولانا عبدالصمد اور وہیں کے بابا عبدالصمد ایک ہی ہیں یا یہ دو علحدہ شخصیتیں ہیں۔ بابا عبدالصمد کا شاعر ہونا ہمیں نہیں معلوم۔ بظاہر وہ اتنے پڑھے لکھے نہیں تھے کہ وہ تحفۃ العاشقین

اور تحفۃ العارفین جیسی کتابیں لکھیں۔اترولی کے کسی مستند آدمی سے صورت حال معلوم کروں گا یا خود اترولی جا کر تحقیق کر کے آپ کو بھی لکھوں گا]

تقریظ مصباح الہدایت سے قدیم لکھنؤ کے متعدد مطابع کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے۔ پروفیسر سید محمد سلیم صاحب نے یہ خوب کیا کہ اسے فارسی سے اردو میں منتقل کر دیا اور ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اس پر مفصل تعلیقات لکھ کر اسے مفید تر بنایا۔

قاضی محمد صادق اختر کا مرتب کردہ تذکرۂ آفتاب عالمتاب نواب صدیق حسن خان اور نواب نورالحسن خاں کے زمانے تک بھوپالی میں موجود تھا۔ بھوپال تذکرے، اسی کی مدد سے لکھے گئے ہیں۔ بعد کو یہ تذکرہ گم ہو گیا، تذکروں سے دلچسپی رکھنے والے اسے ضائع شدہ کتابوں میں شمار کرنے لگے تھے، اتفاق سے کئی سال پہلے اس تذکرے کا بہت اچھا نسخہ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی کو شمس آباد ضلع فرخ آباد کے ایک رئیس کے کتب خانے میں دست یاب ہو گیا۔ انھوں نے اس کا مختصر تعارف اپنے ایک مضمون ''غالب اور تذکرۂ آفتاب عالمتاب'' (مطبوعہ غالب نامہ دہلی، جنوری ۱۹۸۲) میں کرایا ہے۔ مالک رام کہتے تھے کہ ان کے پاس بھی اس کا ایک نسخہ تھا لیکن وہ ان کی اور کتابوں کے ساتھ تقسیم ہند کے ہنگاموں میں پنجاب میں ضائع ہوا۔

میر سوز پر ڈاکٹر سردار احمد خاں نے بہت اچھا مضمون لکھا ہے۔ بیس سال پہلے کا یہ مقالہ اگر آپ شائع نہ کرتے تو ہم لوگوں کو شاید ہی اس بات کی اطلاع مل پاتی کہ سوز پر ایک مقالۂ تحقیقی لکھا جا چکا ہے اور دیوان کا تنقیدی اڈیشن بھی مرتب ہو چکا ہے۔ غالباً تحقیق کی اگلی اشاعت سے آپ دیوان کے متن کی اشاعت شروع کر دیں گے۔ وہ جائزۂ مخطوطات (مشفق خواجہ) اور تاریخ ادب اردو (جالبی) ضرور دیکھ لیں۔

دیوان سوز کا ایک انتخاب مطبع منبع العلوم واقع پیپل منڈی اکبر آباد سے منشی کنھیالال کے زیر اہتمام ۱۲۷۱ھ میں چھپا تھا۔ یہ اڈیشن بہت کمیاب ہے اور اس کا تذکرہ آج تک کسی نے نہیں کیا۔

عجائب القصص دیکھی تھی اور مقدمۂ مرتب بھی پڑھا تھا۔ آپ نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے متن کا جائزہ لیا ہے، طلبا ہی نہیں اردو کے اساتذۂ کرام اور محققین کے لیے آپ کا مضمون مشعل راہ ثابت ہوگا۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں قبلہ کے ساتھ کابل کی سیر بھی کر لی اور بعض تبرکات کی زیارت بھی ہو گئی۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب ہمارے خواجہ تاشی ہیں۔ یعنی ہم دونوں علامہ عبدالعزیز میمن کے شاگرد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب استاذ مرحوم کی نگرانی میں سندھ کی تاریخ پر بہت اہم کام کر رہے تھے۔ یکایک ان کے امریکا چلے جانے کی وجہ سے یہ علمی کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا، پہنچ جاتا تو یہ بڑی مفید علمی اور تاریخی خدمت ہوتی۔ انھوں نے ترکی کے ذخائر مخطوطات کو دیکھ کر علمائے ''ہندوسند'' کی تصانیت پر معلومات افزا مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بیرونی کی غرۃ الزیجات کا واحد مخطوطہ پیر محمد شاہ کے مزار واقع احمد آباد کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا مرتب کردہ متن اب تک نظر سے نہیں گزرا۔ پاکستانی محققین کے کارنامے یہاں بہت کم پہنچتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ہجرہ کونسل کی طرف سے بعض اہم کتابیں شائع کیں، یہاں کسی جگہ نظر سے نہیں گزریں۔

جام شورو کے مخطوطات کی فہرست شائع کرتے رہیے قسط وار، پھر کبھی کتابی شکل میں چھپوا دیجے گا، کیا عجب کچھ نادر کتابیں اس ذخیرے میں نکل آئیں۔

ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین ملک صاحب نے الفقر المحمدی اور ینابیع الحیاۃ پر پُرمعلومات نوٹس سپردِ قلم فرمائے ہیں۔
رسالے کا اب عربی متن آپ شائع کرنے والے ہیں۔ یہ بہت مناسب اقدام ہے۔ اس طرح آپ فارسی وار دو متون کے ساتھ عربی مخطوطات کے مرتب کردہ متون بھی شائع کرنے کی ابتدا کر رہے ہیں۔

تبصرے سب اچھے ہیں اور توجہ اور دقت نظر سے لکھے گئے ہیں۔ بیرم خاں کی فارسی غزل کے اردو ترجمے کی اشاعت مجھے بھی کھٹکی تھی۔ ص ۴۷۵ پر ڈاکٹر محمد اقبال قصوری کا نام دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ کون سے محقق ہیں جن سے میں اب تک واقف نہیں۔ آپ نے انھیں مولوی محمد شفیع کے معاصر فضلا میں لکھا ہے اس سے فوراً اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ آپ کی مراد پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال سابق صدر شعبۂ فارسی اورینٹل کالج لاہور سے ہے۔ نام اسی طرح لکھنا چاہیے جس طرح عام طور پر لکھا جاتا ہے۔ اسی صفحے پر عبارت ''معیاری زبانیں انھیں علاقائی زبانوں کی ناشکری بیٹیاں ہیں'' پر آپ نے نہایت خوبصورت فقرہ لکھا ہے: اس جارحانہ مدافعت کی بظاہر تو ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

اس کامیاب شمارے کی اشاعت پر دلی مبارکباد قبول فرمایے۔

کل دکتر نذیر احمد صاحب تشریف لائے تھے، انھیں تحقیق کا شمارۂ ہفتم اب تک نہیں ملا، آپ نے تو رجسٹری سے بھیجا ہوگا۔ اس کا بھی امکان ہے کہ آف پرنٹس کے انتظار میں آپ ہوں اور ان اجزا کے ساتھ آپ انھیں تحقیق کا موجودہ شمارہ بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انھیں آپ کا مکتوب گرامی (جو یکم اگست کو ملا تھا) دے دیا تھا۔

شمارۂ ہشتم میں آپ کیا کیا مضامین شائع کر رہے ہیں۔

اب آپ کے گرامی نامے سے متعلق مختصر طور پر دو ایک باتیں،

حج و زیارت کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا اسے قبول فرمائے۔ آپ نے وہاں دعاؤں میں یاد رکھا کس طرح آپ کا شکریہ ادا کروں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت مند رکھے۔ پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب قبلہ کے لیے بھی ہم لوگ برابر دعا گو رہتے ہیں۔

سید حسن عباس صاحب نے مجموعۂ مقالات دو تین ماہ ہوئے شائع کر دیے ہیں صرف ایک نسخہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اپنے ساتھ لائے تھے، نسخوں کا پارسل آنے والا ہے۔ آپ کو ضرور پہنچے گا۔ سید حسن عباس صاحب کو لکھوں گا کہ آپ کا نسخہ براہ راست آپ کو بھیج دیں۔ عطا خورشید آئے تھے انھیں اطلاع دے دی، بہت خوش ہوئے۔ مضمون میں ان کے نام سے پہلے 'ڈاکٹر' کا اضافہ کر دیجیے گا۔ تحقیق کے خصوصی نمبر کا مجوزہ خاکہ دیکھا خوب ہے۔ اگر آپ نے ۸۔۱۰ مضامین بھی لکھوا لیے تو شمارۂ ہشتم میں ان کی اشاعت کیونکر ممکن ہو سکے گی۔ یہ بہت اچھا موضوع ہے اس پر جم کر کام کیجے اور علحدہ ایک شمارہ اس کے لیے مخصوص کیجے۔ یعنی شمارۂ نہم اس کے لیے مخصوص کیجیے، جو ۱۹۹۵ء میں چھپ جائے۔ ایران میں حسن عباس اور عارف نوشاہی صاحبان کو لکھیے۔ اسے چھ حصوں پر تقسیم کی تجویز بہت اچھی ہے۔ بعض امور پر چھوٹے چھوٹے شذرے لکھنے لکھوانے مفید ہوں گے، حصۂ چہارم اور حصۂ پنجم پر مضامین ر نوٹس بھی بہت مفید ہوں گے۔ میں بھی لکھوں گا اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے بھی لکھواؤں گا۔

امید ہے اب مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا والسلام

مخلص

مختار الدین احمد

۶۔۹۔۱۹۹۴

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

۱۷ جولائی کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ پہنچنے کی اطلاع سے محروم رہا اگرچہ اس میں کوئی علمی بات دریافت طلب نہیں تھی، میں آپ کی اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خیریت کا طالب تھا، اس کے بعد اگست میں تحقیق کا شمارۂ ہفتم آپ کی خدمت میں رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجا ہے۔ دیر سویر سے ملے گا۔ ازراہ کرم اظہار رائے سے مشرف فرمائیے اور تسامحات کی نشان دہی کر کے ممنون کیجیے۔

آپ کا مقالہ مآثر غالب اس شمارے میں شامل ہے۔ اس کے آف پرنٹس بھی بھیجے جانے کے لیے تیار ہیں۔ اسی طرح، آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات کے آف پرنٹس بھی اور گوشۂ نذیر احمد مشتمل بر چہار مقالہ کے بھی جو ایک کتاب کی سی ضخامت رکھتے ہیں۔ یہ آف پرنٹس دستی طور پر کسی صاحب کے ذریعے بھجوانے کا خیال ہے۔ اس میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر سرفیس میل سے روانہ کر دیے جائیں گے۔ آپ کے لکھنے اور ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے توجہ دلانے پر ۳۰، ۳۰ آف پرنٹس تیار کرا لیے گئے ہیں۔

اب شمارۂ ہشتم زیر ترتیب ہے۔ ازراہ کرم تعاون فرمائیے۔ کوئی مقالہ، اپنے کسی مطبوعہ مقالہ پر اضافی نوٹ (ایک گوشہ ''اضافات'' کے عنوان سے اضافی یادداشتوں کا مستقل طور پر رسالے میں رکھنے کا ارادہ ہے)، کوئی متن کسی نادر رسالے کا مع تعارفی نوٹ (شمارۂ ہشتم میں ''گوشۂ متون'' کے عنوان سے ایک گوشہ نثر متون کے لیے مختص کیا ہے) غرض کہ جہاں تک آپ کی صحت اور دیگر علمی مشاغل میں انہماک اجازت دے، قلمی تعاون سے مشرف فرمائیے، اور رسالۂ تحقیق کی عزت بڑھائیے، کرم بالائے کرم ہوگا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو پچھلے دنوں بخار رہا، اب بہتر ہیں، مگر غذا جو پہلے ہی بہت کم تھی، دواؤں کے اثر سے اور کم ہو گئی ہے۔ تاہم ان پر اللہ کا بڑا فضل ہے اور علمی کام جاری ہیں۔ کچھ پہلے مجھے خیال آیا کہ شمارۂ ہشتم میں ایک گوشہ'' قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی مرحوم'' کے لیے ہو، جو یہاں سندھ یونیورسٹی میں مسلم ہسٹری ڈپارٹمنٹ میں پروفیسر رہے ہیں۔ ڈاکٹر بلوچ صاحب اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سے مقالے کے لیے استدعا کی وہ قاضی مرحوم سے شخصی روابط رکھتے تھے۔ اگلے ہی دن ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی طرف سے مطلوبہ مختصر تحریر موصول ہو گئی۔

نیازمند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

○ عطا خورشید صاحب کے مقالے ''اُردو میں فنی تدوین'' کے پروف تصحیح کے لیے، آپ کے توسط سے، ہفتے عشرے میں ارسال کیے جائیں گے۔

o ایک ضروری التماس: فہرست مخطوطات بنارس ہندو یونیورسٹی (موسومہ نوادر بنارس، رسالہ اُردو ادب علی گڑھ، شمارہ ۳، ۱۹۶۶ء مرتبہ ڈاکٹر حکم چند نیّر) میں خواجہ باقی باللہؒ کے ایک مختصر رسالے (رسالۂ نور وحدت) کا ذکر آتا ہے۔ ازراہ کرم اس کی نقل حاصل کر کے عنایت فرمائیے۔ ہمارا ارادہ اسے تحقیق کے شمارۂ ہشتم میں شامل کرنے کا ہے۔ شکریہ

(۶۱)

باسمہ

Professor

Mukhtar-Ud-Din Ahmad

علی گڑھ

۹۴/۱۰/۲۶ء

مکرمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی وساطت سے آپ کا کرم نامہ مورخۂ ۶ ستمبر مجھے ۲۵/ کو ملا، ممنون ہوا۔ بنارس میں نے خط لکھ دیا تھا ابھی جواب آیا ہے کہ ''یونیورسٹی لائبریری کا جو حال ہے اس کا تصور بھی مشکل ہے مخطوطات سیکشن مستقلاً بند رہتا ہے ایک اسسٹنٹ لائبریرین بشرطیکہ وہ ڈیوٹی پر ہوں اور کوئی اہم کام مانع نہ ہو تو کچھ مدد کر دیتے ہیں۔ آجکل یونیورسٹی بند ہے ۵/نومبر کو کھلے گی اس کے بعد ہی کچھ سلسلہ جنبانی کر سکوں گا۔ کئی دن مسلسل دوڑنا ہوگا تو کام بنے گا''۔

بہر حال میں انھیں متوجہ کرتا رہوں گا لیکن مخطوطے کا عکس آپ تک اواخر نومبر ہی میں پہنچ سکتا ہے۔

بعض اہم مخطوطات پر ''عرض دیدہ'' لکھا ہوا ملتا ہے اور اس کے کسی [نسخہ پر]، کبھی دستخط نہیں بھی ہوتا مُہر لگی ہوتی ہے اور کبھی یہ بھی نہیں۔ آپ نے کہیں ''عرض دیدہ شد'' بھی لکھا ہوا دیکھا ہے؟ کچھ اندازہ ہے کہ اسکی ابتدا کب سے ہوئی اور اسکا صحیح مفہوم کیا ہے۔ میں نے مغل عہد سے پہلے کی کسی کتاب پر یہ کلمہ لکھا ہوا نہیں دیکھا۔ پٹھان پیریڈ کا کوئی مخطوطہ ایسا میری نظر سے نہیں گزرا جس پر اس کا اندراج ہو۔ میرا خیال ہے مغل بادشاہوں کے عہد میں اس کا سلسلہ شروع ہوا، بابر اور ہمایوں کے بارے میں تو نہیں کہہ سکتا ممکن ہے شاہجہان اور جہانگیر کے عہد سے یہ روایت چلی ہو۔

آف پرنٹس کا پیکٹ مرسلہ ۹/۲۵ مجھے ۱۰/۸ کو ملا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایک دن آئے تھے انھیں بھی آپ کا بھیجا ہوا پیکٹ مل گیا ہے۔ ہم دونوں شکر گزار ہیں۔ فرصت ملنے پر کچھ اور بھیج دیجیے گا۔ یہ سب تیزی سے تقسیم ہو رہے ہیں۔

۹/ستمبر کو مآثر غالب مرتبہ قاضی عبدالودود صاحب کا ایک نسخہ رجسٹری سے آپ کو بھیجا ہے (رسید نمبر 1321) رسید نہ آنے سے تردد ہے۔ شمارۂ ہشتم کے لیے ضرور کچھ بھجوں گا۔

قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی ہمارے عہد کے اہم مصنفین میں تھے۔ وہ تو اس لائق تھے کہ ان پر ایک گوشہ کیا کتاب شائع ہونی چاہیے تھی۔ بہر حال آپ نے کام کی ابتدا کر دی یہ بہت اچھا کیا۔ بہت خوشی ہوئی۔ ان کا ایک خط علامہ عبدالعزیز میمن کے نام ایک مالک رام صاحب کے نام اور ایک میرے نام بھی ہے۔ سید الطاف علی بریلوی مرحوم کے نام ان کے متعدد خطوط آئے تھے۔ جن کے اقتباسات انھوں نے مصنف علی گڑھ میں آج سے پچاس سال پہلے شائع کیے تھے۔ اب یہ رسالہ بھی کبریت احمر کا درجہ رکھتا ہے، پہلی جلد ۱۹۴۲۔۱۹۴۳ کی ابھی تک نہیں ملی ہے، تلاش جاری ہے، میں سارے اقتباسات نقل کر کے مضمون کی شکل میں آپ کو بھیج دوں گا ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ کا ایک کارڈ ۴ستمبر کا لکھا ہوا ملا تھا ان کی خدمت میں میرا اسلام پیش کر دیجیے
شمارہ ہشتم کب تک شائع کرنے کا ارادہ ہے لکھیے گا۔ والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر نجم الاسلام صاحب

(۶۲)

باسمہ

Professor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad

علی گڑھ
۹۴/۱۱/۲۸

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا جس سے تشویش ہے، خدا کرے آپ مع اہل وعیال بخیر وعافیت ہوں۔

آپ کا آخری خط جو مجھے موصول ہوا وہ ہے جو آپ نے ۶ر ستمبر ۱۹۹۴ء کو دکتر نذیر احمد صاحب کی معرفت بھیجا تھا۔ میں نے ۲۶ر اکتوبر کو جواب دے دیا تھا۔ اس کے بعد آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ آپ کے خط کے ملنے سے پہلے میں نے مآثر غالب مرتبہ قاضی عبدالودود مرحوم کا ایک نسخہ رجسٹری سے بھیجا تھا (رجسٹری نمبر 1321) اسکی رسید نہیں آئی جس سے تردد میں مزید اضافہ ہوا، ممکن ہے اس کے ساتھ بھی میں نے ایک خط آپ کو لکھا ہو۔ دکتر نذیر احمد صاحب سے برابر پوچھتا رہتا ہوں کہ آپ کے پاس پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا کوئی خط تو نہیں آیا۔ جواب نفی میں ملتا رہا جس سے ہمیشہ مایوسی ہوتی رہی۔

براہ کرام اپنی خیر وعافیت سے مطلع کیجیے، مآثر غالب کی رسید بھیجیے اور تحقیق شمارہ ۸ کا حال لکھیے، کتنے صفحات کمپوز ہو گئے ہیں اور کب تک شائع ہونے کی توقع ہے۔ مندرجات سے بھی آگاہی بخشیے۔

اس طرف ایک ماہ سے علیل ہوں، گردن اور پیٹھ میں تکلیف ہے، نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھ رہا ہوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں زیادہ دیر بیٹھ کر کام کرنے سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہے مسہری کے فوم کے گدے انھوں نے نکلوا دیے ہیں تکیہ لگانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بلفضلہٖ اب پہلے سے بہتر ہوں کہ بیٹھ کر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔

رسالہ نور وحدت کا عکس آ گیا ہے بھیج رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ کو بھی اسی دن خط لکھا تھا جس دن آپ کو، مصروفیات کی وجہ سے انھوں نے جواب نہیں دیا ہوگا۔ ان کی خدمت میں سلام پہنچایے اور مولوی مصطفائی سلمہ ملیں تو انھیں دعا کہیے والسلام

مختار الدین احمد

نور وحدت کے صفحات کی ترتیب دیکھ لیجیے گا۔ صفحات کے نمبر اصل نسخے پر ظاہراً درج نہیں ہیں۔ میں نے سرسری طور پر دیکھ کر لکھ دیے ہیں۔

اگر آپ متن مرتب کر رہے ہوں اور کسی لفظ یا عبارت کے بارے میں شبہ ہو تو ڈاکٹر حنیف نقوی سے دریافت کر لیجیے، وہ اصل نسخہ دیکھ کر شبہات کا ازالہ کر دیں گے۔ آپ تحقیق کے لیے ان سے مضمون بھی منگوائیں۔ ان کا پتا یہ ہے:

CK 69/27 Dalmandi Road,Varanasi -221001

(۶۳)

۲ دسمبر ۱۹۹۴ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

لاہور سے ہوتا ہوا آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۲۶ اکتوبر موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔ اس سے قبل ۷ ستمبر کو مآثر غالب (مطبوعہ) اور پھر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے خط کے ساتھ بھیجا ہوا مکتوب گرامی مورخہ ۳۰ ستمبر مجھے ملا تھا اور اس کے بعد میں ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں۔ اس میں مآثر غالب کی رسید بھی تھی۔ ۳۰ ستمبر کے مکتوب میں آپ نے رسالہ تحقیق کے شمارۂ ہفتم پر اپنے مفصل تبصرے سے سرفراز فرمایا تھا۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایک عرصے تک ڈاک کا سلسلہ ہندوستان کے ساتھ موقوف رہا ہے۔ بہرکیف، اب محترم سمیع الدین مطفائی صاحب نے کرم فرمایا ہے، وہ اپنے ایک دوست کے توسط سے یہ خط آپ تک پہنچوا رہے ہیں۔

محترمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا کوئی خط موصول نہیں ہوا، آپ کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ آف پرنٹ انھیں مل گئے ہیں اور میرا خط بھی۔ تازہ ترین بات یہ ہے کہ انھوں نے دسمبر کے آخری ہفتے میں دہلی میں ہونے والے سیمینار میں شرکت [کا] دعوت نامہ بھجوایا ہے اور میں نے تار کے ذریعے اپنے آنے کے ارادے سے مطلع بھی کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ کوئی امر مانع نہ ہو اور آپ حضرات سے ملاقات کا یہ موقع مل جائے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا اسلام پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے۔ شکریہ

نیازمند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

(۶۴)

۲۴ دسمبر ۱۹۹۴ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مآثر غالب اور رسالۂ نور وحدت کا عکس دونوں موصول ہو گئے، تہ دل سے ممنون ہوں۔ مکتوبات گرامی مورخہ ۲۶ اکتوبر اور ۲۸ نومبر بھی ملے، شکریہ۔ نور وحدت کے عکس والے لفافے میں چند مکتوبات اور بھی تھے جو متعلقہ پتوں پر پوسٹ کر دیے گئے تھے۔

۲۸ نومبر کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ گردن اور پیٹھ کی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے آپ کو منع کیا ہے۔ خدا کرے تکلیف دور ہو چکی ہو اور آپ کے علمی مشاغل معمول کے مطابق جاری ہوں۔

قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی پر آپ کے پاس خاصا مواد ہے جس کے ایک اچھا مقالہ تیار ہو سکتا ہے۔ مقالے کا انتظار رہے گا۔ اس کے لیے تحقیق کے شمارۂ ہشتم کو مارچ کے آخر تک مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ دو سو صفحات کمپوز ہو چکے ہیں تین سو کے قریب باقی ہیں۔

اِسی شمارۂ ہشتم میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مرتب کردہ متن رسالۂ فنای ثلاثہ بھی شامل ہوگا۔ ان کی طرف سے اس پر ایک تعارفی نوٹ ملنے کا انتظار ہے۔ ازراہ کرم سفارش فرما دیجیے کہ ڈاکٹر صاحب ہجوم کار میں ترجیحاً اس کام کے لیے بھی وقت

نکالیں، اور مزید کوئی مقالہ تیار ہو تو وہ بھی عنایت فرمادیں۔ یہ درخواست میں خود دہلی پہنچ کر ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے والا تھا۔ انھوں نے غالب انسٹی ٹیوٹ کے سیمینار (۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر) کا دعوت نامہ بھجوایا تھا، لیکن دہلی سے اجازت بروقت موصول نہ ہونے کی وجہ سے ویزا جاری نہ ہوا۔

رسالہ مصنف علی گڑھ کی پہلی جلد جس کی آپ کو تلاش ہے، شاید کراچی میں کہیں مل جائے۔ تلاش کی جائے گی، ان شاء اللہ۔

''عرض دیدہ شد'' میں نے عہد اکبری کے دو قلمی نسخوں پر لکھا پایا ہے، ایک ۱۰۰۱ھ، اور دوسرا ۱۰۰۹ھ کا مورخ ہے۔ شاید رواج پہلے سے ہو۔☆ ''عرض دیدہ'' اور ''عرض دیدہ شد'' ہی کتابداروں کا محاورہ تو ہے ہی، دوسرے شاہی دفاتر میں بھی رواج ہونے کا امکان ہے جیسا کہ اضافت کے ساتھ عرضِ لشکر، لشکر کے معائنے اور ملاحظے کے لیے آتا ہے۔ عرض بمعنی ملاحظہ اور معائنہ (Rerusal Review) دیدن اور شدن افعال کے ساتھ۔ واللہ اعلم۔ آپ کے ترغیب دلانے پر، اپنے اوہام کا اظہار کرتا ہوں۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم ''عرض دیدہ'' کی اہمیت واصلیت سے بخوبی واقف تھے اور اپنے زیر تربیت اسکالروں کو بتایا کرتے تھے جن میں ڈاکٹر وحید قریشی بھی شامل ہیں۔ کئی بار ذکر آیا ہے۔

چندروز پیشتر مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے بھی آپ کو خط لکھا ہے، ملا ہوگا۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا اسلام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

مکتوبات اور گوشۂ نذیر احمد کے مزید چند آف پرنٹ الگ سے بھیجے جاتے ہیں۔

نیازمند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

مآثر غالب کا حصہ دوم، جو مکتوبات (فارسی) پر مشتمل ہے، دوبارہ چھاپے جانے کے قابل ہے بشرطیکہ ان مکتوبات کی اصل حاصل ہو جائے، امکاناً یہ شادانی کلیکشن میں مل جائیں گے۔ کیا یہ فارسی مکتوبات کسی اور مجموعۂ مکتوبات میں شامل ہو کر چھپے ہیں؟ مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ غالب کے غیر مدون۔ فارسی مکتوبات پر کام کیسا رہے گا؟ اور کامیابی کتاب تک ہو سکتی ہے؟ از راہ کرم اظہار خیال فرمائیں۔ شادانی کلیکشن اس وقت کچھ (مطبوعات) کراچی اور بقیہ (مخطوطات) اسلام آباد میں ہے۔ دسترس میں ہے۔

☆ بعد کے دور میں ''عرض دیدہ شد'' لکھنے کی مثال ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے فاضلانہ مقالے ''فارسی اور ہندوستان'' (جرنل نمبر ا پٹنہ) میں دیکھنا یاد ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس کی اصلیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ دریافت کر کے مجھے ضرور لکھیے گا۔

(۶۵)

۴ جنوری ۱۹۹۵ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب نیازمندانہ

کچھ عرصہ پہلے ایک خط لکھ کر مآثر غالب مطبوعہ اور نور وحدت کا عکس مع دو مکتوبات گرامی ملنے کی اطلاع دے چکا

ہوں۔توقع ہے کہ خط ملا ہوگا۔ یہ خط لکھ کر مزید ایک کتاب پیام دوست (مجموعہ مکتوبات) (مشفق خواجہ صاحب کے توسط سے) مل جانے کی اطلاع دیتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں) کتاب میں آپ کا تحریر کردہ ''حرفے چند'' دل چسپی سے پڑھا (اور کتاب بھی کہ مکتوبات پر مشتمل تھی)۔

مزید یہ کہ دو روز پیشتر مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے آپ کا لفافہ مع جملہ مشمولات بھی بھجوایا جو حیدرآباد یکم جنوری کو پہنچا تھا۔اس میں آپ کے بھیجے ہوئے تراشے بھی تھے۔ یہ آپ نے بہت مفید اطلاع بہم پہنچائی کہ رسالہ نور وحدت لاہور سے چھپا ہے۔اسے حاصل کیا جائے گا اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔آج کل میں نور وحدت کے بنارس والے عکس کی (جو آپ نے بھیجا تھا) نقل تیار کر رہا ہوں، مطبوعہ رسالہ مل جانے پر اختلافات متن، اگر کچھ ہوں گے تو وہ بھی درج کر لیے جائیں گے۔ علاوہ اس رسالے کے، مزید دو غیر مطبوعہ تحریریں خواجہ باقی باللہ کی ذخیرۂ مخطوطات شیرانی سے حاصل کر کے درج کی جائیں گی۔

از راہ کرم گوشۂ اختر (قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی) کے لیے اپنا مقالہ عنایت فرمائیں۔خدا کرے کہ اب آپ کی صحت اچھی ہو اور آپ علمی مشاغل میں پھر منہمک ہوں۔محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر میرا اسلام پہنچائیں اور رفنای ثلاثہ پر نوٹ لکھنے کی میری درخواست کی یاد دہانی بھی کرائیں۔شکریہ

نیاز مند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

پس نوشت: کیا عبدالرحیم خانخاناں کی مہر کا عکس بسہولت آپ عنایت فرما سکتے ہیں علی گڑھ کے کسی مخطوط سے عکس نہیں تو عبارت ہی سہی۔بصورت دیگر، ڈاکٹر عابد رضا بیدار صاحب (پٹنہ) کو لکھنا پڑے گا۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے سیمینار میں شرکت کی غرض سے ویزا کے حصول کی کوشش کے لیے تیسری مرتبہ ۱۹ دسمبر کو کراچی گیا تھا، ویزا نہیں ملا تو مشفق خواجہ صاحب سے ملاقات کے لیے وقت مل گیا۔اس موقع پر انھوں نے کہا پیام دوست دی تھی۔وہ بخیر و عافیت ہیں اور آج کل اپنی دو زیر طبع کتابوں کے پروف دیکھنے میں مشغول ہیں۔میرے توسط سے بھیجا ہوا، آپ کا خط انھیں موصول ہو گیا تھا جیسا کہ ملاقات پر انھوں نے بتایا تھا۔

(۶۶)

علی گڑھ

۲۰ر جنوری ۱۹۹۵ء

مکرمی ڈکتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

آپ کے خطوط مورخہ ۲ر دسمبر ملے تھے اور اب ۴ر جنوری کا تحریر کردہ گرامی نامہ ۱۸ ماہ رواں کو ملا۔ممنون ہوا۔

''عرض دیدہ شد'' عہد اکبری کے جن دو نسخوں میں ملتا ہے ان کے نام تحریر فرمایے اور کچھ تفصیلات وحید قریشی صاحب کو لکھوں گا لیکن وہ بہت مصروف رہتے ہیں۔

مآثر غالب مکمل چھاپا جا سکتا ہے لیکن مکتوبات فارسی تو ضرور چھپنے چاہییں، یہ پھر شائع نہیں ہوئے۔اصل یعنی حکیم

حبیب الرحمٰن کے کتب خانے کا قلمی مجموعہ مجھے ڈھاکہ میں تو نہیں مل سکا، تلاش کے باوجود، یہ غالباً شادانی صاحب کے پاس رہ گیا، اسلام آباد میں آپ تلاش کر لیں تو خوب ہو۔ خطوط فارسی شائع کرنے کے لائق ہیں، ضرور شائع کیجیے۔ حواشی میں اضافے ہو سکیں تو اور بہتر ہے۔ کتاب مآثر اب کہیں نہیں ملتی، اس لیے خیال ہے کہ اس کا ری پرنٹ چھپوایا جائے۔ یہ آپ کے فارسی خطوط کی اشاعت میں مانع نہیں۔

غالب کے غیر مدوّن فارسی مکتوبات کی اشاعت سخت ضرورت ہے۔ عرشی مرحوم نے کام شروع کیا تھا لیکن پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا سکے۔ آپ اس کام کا بیڑا اٹھائیں تو یہ بڑی مفید علمی و ادبی خدمت ہوگی۔ ایک فارسی خط میں نے اردو ادب علی گڑھ میں شائع کیا تھا جس سے غالب کے قیام لکھنؤ کی مدت پر روشنی پڑتی ہے آپ نے نہ دیکھا ہو تو مضمون کا عکس بھیج دوں گا۔ کچھ اور خطوط بھی کسی زمانے میں چھپے ہیں۔ آپ پنج آہنگ وغیرہ کے خطوط کو شامل کر کے مکمل کلیات مکاتیب فارسی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ یا جو پنج آہنگ کے بعد مکشوف ہوئے ہیں انھیں مرتب کرنا چاہتے ہیں؟

گوشۂ اختر کے لیے ان کے کچھ خطوط فروری میں ''اِن شاء اللہ'' بھیجوں گا۔ میں مرحوم پر کوئی مقالہ نہیں لکھ رہا ہوں، ان کے خطوط جمع کر رہا ہوں رسالۂ ''مصنف'' سے، ممکن ہے کچھ دوسرے رسائل میں بھی مل جائیں۔ آپ بھی جمع کرنے کی کوشش کریں، کراچی میں ملنے چاہییں۔ انجمن ترقی اردو، بورڈ اور غالب لائبریری میں ملنے چاہییں۔

دکتر نذیر احمد صاحب سے گفتگو ہوئی۔ فنای ثلاثہ پر تمہید لکھ کر بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں، ان کا ایک مضمون بھی ساتھ جائے گا۔

سیمینار میں آپ کا بہت انتظار رہا۔ خیر پھر کبھی سہی، یار زندہ صحبت باقی۔ خان خانان کی مہر میں نے دیکھی ہے، اس وقت یاد نہیں کہاں کس کتب خانے میں، ممکن ہے وہ نسخہ نہ دیکھا ہو جس پر اس کی مہر ہو، کہیں اس کا عکس دیکھا ہو۔ براہ کرم تفصیل لکھیے عکس بنوا کر بھیج دوں گا۔ اگر وہ مخطوطہ جس پر خان خانان کی مہر ہے کتب خانہ خدا بخش میں ہے تو پھر آپ کو بیدار صاحب کو لکھنا مناسب ہوگا۔ میں یہاں ذخیرۂ حبیب گنج میں دیکھوں گا۔

شانہ و گردن کی تکلیف ابھی دور نہیں ہوئی۔ روزانہ میڈیکل کالج اب بھی جاتا ہوں چالیس منٹ تک Tractoon کا عمل جاتی رہتا ہے۔ پڑھنے لکھنے پر پابندی ہے، یہ جو میں خط لکھ رہا ہوں وہ ڈاکٹروں کی ہدایات کے خلاف ہے۔ کہتے ہیں جھکنا نہیں چاہیے، لکھنا پڑھنا جھکے بغیر کس طرح ممکن ہے؟ بہر حال دعا فرمایئے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

خواجہ صاحب کی مصروفیات کا آپ کو علم ہوا، لیکن ایسا بھی پروف پڑھنا کیا کہ آدمی ایک خط نہ لکھ سکے۔ بہر حال دیر سویرہ وہ لکھیں گے ضرور، اور لکھیں گے تو تفصیلی خط لکھیں گے۔

والسلام

مختار الدین احمد

ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں) کا مضمون ''علی گڑھ'' دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے، آپ کے پاس شاید کوئی نسخہ نکل آئے، نہ ہو تو زیروکس کرا کے بھیجوا دیں، بہت ممنون ہوں گا۔

(۶۷)

شعبہ جاتی تحقیقی مجلّہ ''تحقیق'' جام شورو

ناشر: شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔۷۶۰۸۰ (پاکستان)

نمبر 866014　　　　　　　　تاریخ: ۲۴ جنوری ۱۹۹۵ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

میرا ۴ جنوری کا خط ملا ہوگا۔ ازراہ کرم جواب سے مشرف فرمائیے۔ قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی پر آپ کے مقالے کا انتظار ہے، کرم فرمائیے، ممنون کیجیے۔ اس موضوع پر آپ کے خواجہ تاش ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب بھی لکھ رہے ہیں۔ مآثر غالب میں شامل، فارسی مکتوبات غالب کی اصل کی تلاش جاری ہے، وہ مل جائے تو غالب کے ان فارسی خطوط کو تحقیق میں بصورت عکس پھر چھاپا جا سکتا ہے۔ (پنج آہنگ کے علاوہ) غالب کے دیگر، متفرق فارسی خطوط غالباً ابھی تک یکجا نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ کام ہونا چاہیے

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب علی گڑھ

• رسالہ مصنف علی گڑھ کے ابتدائی شماروں میں سے ایک (جلد۱ نمبر۲ بابت جون ۱۹۴۲ء) میرے پاس نکل آیا ہے۔ آپ کو تلاش تھی، بھیجا جا سکتا ہے، اگر ابھی تک آپ کو نہ ملا ہو۔

(۶۸)

۲۴ جنوری ۱۹۹۵ء　　　　محترم ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی خدمت گرامی میں:

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

• میرا ۴ جنوری کا خط ملا ہوگا۔ ازراہ کرم جواب سے مشرف فرمائیے۔

• رسالہ مصنف علی گڑھ کا ایک مطلوبہ شمارہ (جلد۱ نمبر۲) بابت جون ۱۹۴۲ء میرے پاس نکل آیا ہے۔ عکسی نقل بھیجی جا سکتی ہے (اصل نسخہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے)

• قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی پر آپ کے مقالے کا، اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی طرف سے میرا ابوالعلاء کے رسالۂ فتاوی ثلاثہ پر تعارفی نوٹ کا انتظار ہے۔ ازراہ کرم عنایت فرمائیں۔ قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی پر آپ کے خواجہ تاش ڈاکٹر نبی بخش بلوچ بھی مقالہ لکھ رہے ہیں۔

• مآثر غالب میں شامل، غالب کے فارسی خطوط کو تحقیق میں پھر چھاپا جا سکتا ہے کاش ان کے اصل مل سکے اور عکسی نقل بھی طبع ہو۔ سکانا، اصل، ذخیرہ شادانی میں شامل ہو کر اسلام آباد پہنچی ہے، وہاں مل سکتی ہے۔ غالب کے متفرق فارسی خطوط غالباً ابھی تک یکجا نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ کام ہونا چاہیے۔

نیاز مند

نجم الاسلام

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۱۲رفروری ۱۹۹۵ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

میرا ۲۴رجنوری کا خط آپ کو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے توسط سے ملا ہوگا۔ یہ خط پوسٹ کرنے کے بعد آپ کا ۲۰ جنوری کا مکتوب گرامی، مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے توسط سے ملا۔ شکریہ۔ اس سے مجھے اپنے سابقہ خطوں کے جوابات مل گئے۔

ضروری عرض یہ ہے کہ رسالہ مصنف علی گڑھ میں شائع شدہ مکتوبات اختر، سید الطاف علی بریلوی نے اپنے رسالے العلم کراچی میں پھر چھاپ دیے تھے۔ اس بات کا علم ہو جانے کے بعد اب یہ ہماری پہنچ میں ہیں، عکس کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لیے ان کا عکس بھجوانے کی اب زحمت نہ فرمائیں۔ البتہ دوسرے رسائل میں جو خط ملیں ان کو عکسی نقل بھیج کر ممنون فرمائیں۔ میں اپنے طور پر بھی اس مقصد کے لیے رسائل دیکھ رہا ہوں۔

یہ معلوم کر کے تشویش ہے کہ آپ کے شانے اور گردن میں تکلیف ہے، اللہ جلد تکلیف دور فرمائے۔ اور آپ کو اچھا رکھے۔

''عرض دیدہ شد'' عہد اکبری کے جن دو قلمی نسخوں میں لکھا پایا، ان میں سے ایک نیشنل میوزیم کراچی کا دیوان خسرو غرۃ الکمال ہے جس پر لعل بیگ، بخشی سلطان مراد بن اکبر بادشاہ کی تحریر ہے، اس کا ذکر اپنے ایک مضمون میں کر چکا ہوں۔ اس کی تاریخ ۱۰۰۱ھ ہے۔ دوسرا قلمی نسخہ قرآن مجید مترجم فارسی تعارف طلب ہے جو فی الوقت شکار پور سندھ میں ہے۔ اس پر تاریخ ۱۰۹۰ ہجری درج ہے جس کو میں نے رقمی اعداد کے طریقے پر ایک ہزار نو پڑھا ہے: متعلقہ صفحے کا عکس بھیجتا ہوں اور آپ کی رائے چاہتا ہوں۔

مآثر غالب مکمل پھر چھاپی جا سکتی ہے، آپ کے مقدمے کے ساتھ۔ سر دست اس میں سے غالب کے فارسی مکتوبات، اصل کے عکس کے ساتھ چھاپنے کا خیال ہے، بشرطیکہ اصل خطوط مل جائیں، جن کے ملنے کی امید ہے۔ غالب کے غیر مدون فارسی مکتوبات کی جمع و ترتیب سے مجھے بھی دل چسپی ہوگئی ہے۔ از راہ کرم اپنے مضمون کا عکس عنایت فرمائیں جو غالب کے ایک غیر مطبوعہ فارسی خط کو متعارف کرانے کے لیے رسالہ اردو ادب علی گڑھ میں چھپا تھا۔

آپ کا مکتوب اچھی خبر لایا ہے کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب فنا می ثلاثہ پر اپنے تمہیدی نوٹ کے ساتھ، ایک اور مضمون بھیجنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ شدت سے انتظار رہے گا۔ میرا اسلام پہنچائیں۔ ممنون ہوں کہ میری طلب پر انھوں نے ایک مضمون بھیجنے کا بھی ارادہ کیا ہے۔ فخر الدین علی احمد یادگاری مجلے میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مضمون حوض الحیات پر چھپا ہوگا۔ اسے دیکھنے کا بیحد اشتیاق ہے۔ امرت کنڈ کے عربی ترجمے (چھٹی صدی ہجری) کی اطلاع شاید انھیں ملی ہو جو حوض الحیات اور بحر الحیات سے قدیم تھے۔

عبدالرحیم خانخاناں کی مہر، بانکی پور کے ایک قلمی نسخے (شش رسالۂ سعدی، مخطوطہ نمبر ۹۳) میں ملنے کا ذکر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اپنے فاضلانہ مقالے ''فارسی اور ہندوستان'' میں کیا ہے۔ مہر کے عکس کے لیے ڈاکٹر بیدار صاحب کو لکھتا ہوں۔

اگر علی گڑھ میں ذخیرۂ حبیب گنج کے کسی قلمی نسخے میں بھی ہو تو آپ کرم کیجیے۔ میں نے عبدالرحیم خانجاناں کی مہر کسی خاص قلمی نسخے میں، دیکھی نہیں ہے، البتہ دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ غیر واضح مہر دیکھنے میں آئے تو درستی کے ساتھ شناخت ہو جائے۔

حسب طلب، کتابچہ میرا علی گڑھ کے چند نسخے اور اپنی طرف سے چند آف پرنٹ رجسٹرڈ پوسٹ سے، الگ پیکٹ میں ارسال کیے جاتے ہیں۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

لے قاضی احمد میاں اختر مرحوم کے چھوڑے ہوئے کاغذات کے بستے مشفق خواجہ صاحب کی مہربانی سے ہمدست ہوئے ان میں دو پوسٹ کارڈ آپ کے لکھے ہوئے بھی ملے۔ عہدِ رفتہ کو آواز دینے کے لیے عکسی نقلیں منسلک کرتا ہوں۔

(۷۰)

۹/۳/۹۵ء

مکرمی دکتر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

اب ''میرا علی گڑھ'' بھیجنے کی ضرورت نہیں، لاہور سے سیّد محمد کاظم صاحب سے منگوالیا ہے۔ بحمداللہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اِن شاءاللہ ہفتے عشرے میں مضمون بھیج دوں گا۔ دکتر نذیر احمد صاحب کہتے تھے کہ میرے نام آپ کا خط نہیں ملا۔ وہ پھر تلاش کریں گے۔

اب تک تو تحقیق (تحقیق یا نشر تحقیق؟) کے تین چار سو صفحے کمپوز ہو گئے ہوں گے۔ دکتر نذیر احمد صاحب نے متن فارسی پر تمہید لکھ کر بھیج دی تھی، ملی ہو گی۔

سخی احمد ہاشمی مرحوم پر کچھ لکھیے لکھوائیے۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

مخلص
مختار الدین احمد

(۷۱)

۱۲/اپریل ۱۹۹۵

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

کل والا نامہ مورخہ ۴/ اپریل ملا جس کے ساتھ ایک عکس مکتوب غالب اور دو عکس مکتوبات اختر کے ملفوف تھے۔

چند روز پیشتر بڑا لفافہ بھی مل گیا تھا جس میں مکتوب گرامی مورخہ ۲۷ مارچ کے ساتھ ''مکاتیب اختر'' مرتبہ مختار الدین احمد'' کے ۴۴ صفحات اور ایک عکس مولانا عبدالعزیز میمن مرحوم کے نام قاضی اختر کے خط کا، ملفوف تھے۔ بے حد ممنون ہوں۔ آپ کے حواشی نے مکاتیب کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا ہے۔ یہ مکاتیب مشینی کتابت کے لیے دے دیے گئے ہیں۔ پروف تصحیح کے لیے بھیجے جائیں گے۔

۸، اپریل کو مشفق خواجہ کے خط مورخہ ۲۸ مارچ سے اطلاع ملنے کے بعد، شعبے کے ایک اہل کار کو بھیج کر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام اور میرے نام آپ کے مکتوبات اور انگریزی اُردو یادگاری مجلوں کی دونوں جلدیں منگوالی گئیں۔ دونوں کا معیار نہایت بلند ہے اور وافر علمی سرمایہ محفوظ ہوگیا۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے بھی ان مجلوں کو دیکھ لیا ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اطلاع دی تھی کہ اُردو والا یادگاری مجلّہ ڈاکٹر صاحب کو دفتر کی طرف سے بھیجا گیا یا بھیجا جائے گا وہ انھیں ابھی تک نہیں ملا۔ آپ کا مکتوب ڈاکٹر صاحب کو پہنچا دیا گیا، ڈاکٹر صاحب نے اپنے رقعے میں لکھا ہے دو خط وہ بھی آپ کو لکھ چکے ہیں، جن کے پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔

عبدالرحیم خانخاناں کی مہر کے لیے میں نے بھی ڈاکٹر بیدار صاحب کو لکھا ہے، جواب کا منتظر ہوں۔ شاید آپ کی طرف سے عکس پہلے مل جائے۔

اکبری دور کے لعل بیگ بخشی سلطان مراد کا تحریر کردہ ''عرض دیدہ شد'' میں نے غرۃ الکمال کے قلمی نسخے پر اپنے مضمون پر اپنے مضمون میں نقل کیا تھا۔ یہ مضمون راقم ناچیز کے مجموعۂ مضامین ''مطالعات'' میں شامل ہے۔ آپ نے پوچھا تھا، اس لیے لکھا جاتا ہے۔

کتابچہ ''میرا علی گڑھ'' کے دس نسخے، وہاں احباب میں تقسیم کے لیے، اور تحقیق، شمارۂ ہفتم کے مزید چند آف پرنٹ (گوشۂ نذیر احمد اور مکتوبات کے) سرفیس میل کے ایک پیکٹ میں بھیج دیے گئے تھے۔ اب تک اس پیکٹ کو پہنچ جانا چاہیے تھا۔ مکتوبات میں چند الفاظ تصحیح طلب ہیں۔ عجلت کی وجہ سے تصحیح نہیں کی جا سکی، معذرت خواہ ہوں۔

نیاز مند

نجم الاسلام

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مقالے ''میر ابوالعلاء اکبر آبادی'' اور مرتبہ متن فنای ثلاثہ کے پروف ہفتے عشرت میں، ان کے پتے پر بھیجے جائیں گے۔ ازراہ کرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں میرا اسلام نیاز مندانہ پہنچائیں۔ اور شکریہ بھی، کہ یادگاری مجلّے اپنے دستخطوں سے مزین کر کے بھیجے ہیں۔

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۷۲)

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

Dated 22-5-1995

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۳ مئی مع منسلکات یہاں ۱۴ مئی کو مجھے مل گیا تھا۔ بہت ممنون ہوں۔ جناب ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب)، سید محمد عبداللہ قادری (لاہور) اور محمد کاظم صاحب (لاہور) کے نام کے مکتوبات ۱۵ مئی کو بھجوا دیے / پوسٹ کر دیے گئے۔ حسب ارشاد سید محمد عبداللہ صاحب کے خط کی عکسی نقل، اس خط کے ساتھ بھیجتا ہوں۔

''غالب کا ایک غیر مطبوعہ فارسی مکتوب'' کے عنوان سے آپ کے مطبوعہ مقالے کی عکسی نقول بھی موصول ہوئی۔ بے[حد] ممنون ہوں۔

آپ کے مرتب کردہ ''مکاتیب اختر'' کے پروف جداگانہ ایک لفافے میں رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجے جاتے ہیں۔ پروف پڑھ کر صرف اغلاط کی نشان دہی کر دینا کافی ہوگا۔ پروف کے کاغذ واپس کرنا ضروری نہیں۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مقالے اور رسالۂ فنای ثلاثہ کے متن کے پروف بھی ڈاک سے روانہ کیے گئے ہیں۔ ازراہ کرم مطلع فرما دیجیے، اور میرا اسلام نیاز مندانہ بھی پہنچا دیجیے۔

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے، تازہ زیر تحریر مقالہ تحقیق میں اشاعت کے لیے بھیجنے کی سفارش کی ہے۔ خدا خوش رکھے۔

فخر الدین علی احمد یادگار نامے اور میموریل والیوم میں آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے اور دوسرے فضلاء کے گراں قدر مقالات بہت عمدہ ہیں، برابر مستفیض ہو رہا ہوں۔

۶ر دسمبر ۱۹۵۴ء کا مکتوب اختر بنام مالک رام آپ کے مرتب کردہ مجموعے میں شامل ہے، جیسا کہ آپ پروف میں نمبر ۳۴ پر پائیں گے۔ عکس بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مطلوبہ عکس مضمون ''کتب خانۂ آزاد'' مشمولہ الزبیر بہاول پور، اس خط کے ساتھ ملفوف ہے۔ الزبیر کے اس کتب خانہ نمبر میں ایک مضمون ''کتب خانہ مانچسٹر کے بعض مخطوطات'' آپ کے قلم سے بھی شامل ہے۔ یہ نمبر، آپ کہیں تو آپ کے لیے حاصل کیا جائے۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ،

منسلکات: ۱۔ عکس مکتوب بنام سید عبداللہ قادری
۲۔ عکس مضمون ''کتب خانۂ آزاد''

(۷۳)

(یہ تحریر مکتوب مورخہ ۲ر جون ۱۹۹۵ء کے ساتھ منسلک تھی جو گم ہو گیا ہے)

استدراکات۔

مکتوب ۱۳: ڈاکٹر عبداللہ چغتائی (۱۸۹۷ء لاہور۔ ۱۹ر دسمبر ۱۹۸۴ء لاہور)

مکتوب ۔۔: بشیر الدّین احمد مؤلف واقعات دارالحکومت دہلی و خلف ڈپٹی نذیر احمد (۴ر اگست ۱۸۶۱ء۔ ۲۴ر اگست ۱۹۲۷ء)

مکتوب ۲۷: سیّد باقر علی ترمذی نے بمبئی یونیورسٹی سے عربی میں ایم۔ اے اور ''عربی و اسلامیات کے فروغ میں گجرات کا حصہ'' کے موضوع پر مقالہ لکھ کر اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ افسوس ہے یہ علمی مقالہ اب تک شایع نہ ہو سکا۔ ترمذی، اعلیٰ تعلیم کے لیے قاہرہ گئے ہوئے تھے، اچانک علیل ہوئے اور وہیں وہ وفات پا گئے۔ وہ پروفیسر محمد ابراہیم ڈار کے عزیز ترین شاگردوں میں تھے۔ شفیق استاد نے شاگرد کی وفات کے بعد ان پر ایک مفصل مضمون نوائے ادب

(بمبئی) میں چھپوایا تھا۔ یاد آتا ہے کہ یہ مضمون ڈار مرحوم کے مجموعہ مقالات ''مضامین ڈار'' میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس وقت تلاش سے نہ نوائے ادب کا ہی شمارہ ملا اور نہ ہی ان کا مجموعہ مضامین۔ ترمذی کی وفات جون ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔

حاشیہ (۴): ڈاکٹر عبدالستار صدیقی (ولادت ۲۶/ دسمبر ۱۸۸۵ء قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی۔ وفات شب ۲۸/ جولائی ۱۹۷۲ء الہ آباد)

حاشیہ (۲۵): بشیر احمد علوی کاکوروی (۲۶/ محرم ۱۳۲۰ھ کاکوری۔ جولائی ۱۹۶۹ء کاکوری) یہ منشی امیر احمد علوی کاکوری ڈپٹی کلکٹر اور اردو کے معروف مصنف (۱۴/ جون ۱۸۷۹ء۔ ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء) کے بڑے بیٹے تھے۔ ڈاکٹر بشیر احمد علوی اور قیصر تمکین علوی (متوالد یکم جنوری ۱۹۲۸ء) جو آج کل انگریزی روزنامہ ٹائمز (لندن) کے شعبۂ ادارت سے منسلک ہیں، مشیر علوی مرحوم کے صاحب زادے ہیں۔ قیصر تمکین کی خودنوشت ''خبرگر'' لاہور سے شائع ہوئی۔

حاشیہ (۲۶): پرنسپل عبدالشکور (۳/ جوائی ۱۸۹۸ء بریلی۔ ۱۸/ مارچ ۱۹۷۰ء بریلی)

حاشیہ (۲۷): سیّد حسن امام گیاوی (وفات ۲۳/ اپریل ۱۹۶۷ء کراچی)

حاشیہ (۳۱): شیخ عبداللہ پاپا میاں، پیدائشی نام ٹھاکر داس، ولادت ۲۱/ جون ۱۸۷۴ء ضلع پونچھ کشمیر، قبول اسلام ۱۸۹۱ء، وفات ۹/ اپریل ۱۹۶۵ء علی گڑھ۔ عبداللہ لاج اور ویمنز کالج میرس روڈ کے درمیان دفن کیے گئے۔

(۷۴)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۱۲/ جون ۱۹۹۵ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آج آپ کا ۲۹ مئی کا لفافہ ملا۔ شکریہ۔

پروف کے پیکٹ اور خطوط یہاں سے ۲۰ مئی/ ۲۵ مئی کو بھیجے گئے ہیں۔ جلد ملیں گے، ان شاء اللہ۔

''مکاتیب اختر'' میں آپ نے سید الطاف علی بریلوی کے نام کے ۱۵ مکتوبات شامل کیے ہیں جو رسالۂ مصنف سے ماخوذ ہیں۔ بعد کو معلوم ہوا کہ سید الطاف علی بریلوی نے اوّلاً اپنے رسالے ''العلم'' کراچی میں، اور پھر اپنی کتاب ''راہی اور راہ نما'' (۱۹۶۴ء) میں اصل خطوں کے مطابق پورے پورے چھاپے ہیں، جب کہ مصنف میں ان کے صرف اقتباسات تھے۔ جب بھی موقع ملا کتاب ''راہی اور راہ نما'' آپ کو بھجواؤں گا

شمارۂ ہشتم میں آپ کے مرتبہ مکاتیب اختر کو علیٰ حالہ قائم رکھتے ہوئے؛ سید الطاف علی بریلوی کے نام کے ۲۸ مکتوبات بھی جداگانہ طور پر ان کے لکھے ہوئے حواشی کے ساتھ شامل کر لیے ہیں۔ اس طرح آپ کی اور بریلوی مرحوم کی محنتوں کو جوں کا توں قائم رکھا ہے۔ گو کہ تکرار وارد ہو گئی ہے لیکن بے جواز نہیں، کیونکہ حاشیے جدا جدا ہیں۔

مکاتیب اختر پر کسی اضافے یا استدراک کی ضرورت محسوس ہو تو ضرور عنایت فرمائیے۔ طویل بھی ہو تو ہم شامل کر لیں گے۔

یہ معلوم کر کے تردد ہے کہ گردن کی تکلیف نے ابھی تک آپ کو پریشان کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو جلد دور فرمائے اور ہر طرح اچھا رکھے۔

کتب خانۂ آزاد والے مضمون کی عکسی نقل سابقہ خط کے ساتھ بھیج چکا ہوں، ایرانی دائرۂ معارف والے موضوعات سے متعلق سردست کوئی تحریر یا حوالہ ہمدست نہیں۔ سابقہ خط میں غالب کے فارسی مکتوب کے عکس، آپ کے مضمون کے عکس اور انگریزی اردو یادگار ناموں کے ملنے کی اطلاع دے چکا ہوں۔ ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام کا خط پڑھ کر انھیں بھجوا دیجیے۔ شکریہ۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو ان کے نام کا خط پہنچا دیا گیا، اور اسلام آباد والے دو خط بھی پوسٹ کر دیے گئے۔ اطلاعاً لکھا جاتا ہے۔

(۷۵)

۵/ جولائی ۱۹۹۵ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۲۰ جون مع دیگر مکتوبات بنام پروفیسر نظیر صدیقی و مولانا محمد عبدالحکیم شرف، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں ۳۰ جولائی کو موصول ہوا۔ اس میں سید باقر علی ترمذی پر مفصل نوٹ بھی تھا جو ''اضافات'' کے تحت شامل اشاعت کر لیا ہے۔

آپ کے مکتوب ۲۰ جون سے معلوم ہوا کہ آپ نے ایک خط مشفق خواجہ صاحب کی معرفت بھیجا ہے۔ ان سے فون پر رابطہ کر کے وہ بھی منگوا لیا۔ آج موصول ہوا، اس کے اہم مطالب بھی شامل اشاعت کر لیے جائیں گے۔ چند تصحیحات بھی ملیں، ان کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ شکریہ۔

رسالہ زیر طبع ہے۔ طباعت کے دوران یونیورسٹی، کے دفاتر کا کوئی اہم کام آ جاتا ہے تو عارضی طور پر اس رسالے کی طباعت موقوف کر دیتے ہیں۔ اس لیے تاخیر ہو رہی ہے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے دو گرانقدر مقالات ملنے کی اطلاع ایک خط میں انھیں دے چکا ہوں۔ ایک خط آپ کو بھی لکھا ہے جس میں یہ مقالات بھجوانے کی سفارش کا شکریہ ہے۔ دیر سویر سے خط ملے گا، یا شاید مل چکا ہو۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام خط اور تراشہ بعجلت پہنچا دیا گیا تھا اور دیگر حضرات کے نام کے خط پوسٹ کر دیے گئے تھے۔

خدا کرے کہ آپ، اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مع الخیر ہوں۔ میرا سلام پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے۔

نیاز مند
نجم الاسلام

ڈاکٹر صاحب! آپ نے جوش کا مصرع ''وہ حبس ہے کہ لو کی دعا مانگتے ہیں لوگ'' لکھ کر اپنے علاقے کی موسمی

کیفیت بیان کی ہے، یہاں حیدر آباد میں سمندری ہوا کا اثر رہنے کی وجہ سے حالت اکثر بہتر رہتی ہے، ہوائیں چلتی رہتی ہیں اور چونکہ حیدر آباد کراچی سے سو میل دور ہے اس لیے ہواؤں میں کراچی کی طرح نمی بھی نہیں ہوتی۔ اس لیے موسم یہاں بہت غنیمت رہتا ہے۔ گرمی پڑتی ہے مگر سوائے چند روز کے لو نہیں چلتی۔ بحمد للہ

بخدمت گرامی

جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۷۶)

۱۸ جولائی ۱۹۹۵

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ مکاتیب اختر کے پروف اور پھر میرا ۱۲، جون کا خط۔ یہ دونوں مراسلات ملے ہوں گے۔ مکاتیب اختر کی تصحیحات جداگانہ ایک کاغذ پر لکھ کر عنایت کیجیے، پروف واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ شکریہ۔

عطا خورشید صاحب کا مقالہ ''اُردو میں فنی تدوین: تعارف و تجزیہ'' آپ نے اشاعت کے لیے ارسال فرمایا تھا! پروف بھیجتا ہوں (جداگانہ لفافے میں، رجسٹرڈ بک پوسٹ سے، آپ کے نام)، عطا خورشید صاحب کو بھجوا دیں، جب بھی لفافہ ملے۔ خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ میں ان کے نام کے ساتھ ڈاکٹر بھی ہے۔ انھوں نے پی ایچ ڈی کس موضوع پر کیا ہے؟

اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ خدا کرے کہ گردن کی تکلیف دور ہو گئی ہو۔

کتب خانہ آزاد والے مضمون کی عکسی نقل یہاں سے بھیج دی گئی تھی، مل ہو گی۔

آپ کی سفارش پر، محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے دو مقالات اشاعت کے لیے بھیجے ہیں ان کو رسید کا خط لکھا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترم ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب بخیریت ہیں۔

نیاز مند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۷۷)

۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ایک عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں، معذرت خواہ ہوں۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب سے معلوم ہوا کہ تحقیق کے شمارۂ ہشتم کی طباعت میں تاخر ہو جانے کے بارے میں آپ نے دریافت فرمایا ہے۔ رسالہ پریس میں ہے، کچھ چھپا ہے کچھ باقی ہے۔ کاغذ کی رقم ملنے میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی ہے، اب سنا ہے کہ چند روز میں مل جائے گی اور باقی ماندہ اوراق کی طباعت جلد ہی عمل میں آ جائے گی۔ اس توقع پر، اگلے شمارے کی ترتیب کا کام شروع کر دیا ہے۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے دو مقالے

اشاعت کے لیے میرے پاس ہیں، آپ بھی کوئی مقالہ عنایت فرمائیں، اگر صحت اجازت دے۔ خدا کرے کہ آپ کی صحت اب اچھی ہو اور معمولات حسب سابق جاری ہوں۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے غالب انسٹی ٹیوٹ کے دسمبر والے سیمینار میں شرکت کے لیے دعوت نامہ بھجوایا تھا، ویزا نہ ملا، مل جاتا تو علی گڑھ بھی آ کر سلام پیش کرتا اور ملاقات سے مشرف ہوتا۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں سلام پہنچا کر مجھے ممنون فرمایئے۔ سیمینار میں شرکت سے معذرت کا تار انھیں بھیجا تھا، اظہار تشکر کے لیے خط لکھنے کا ارادہ ہے۔

کچھ عرصہ پہلے، آپ کے والد محترم کے تصنیف کردہ میلاد رضوی کا ایک نسخہ ناشر (بزم عاشقان مصطفیٰ لاہور) کی طرف سے ملا تھا۔ اِس میں آپ کا تحریر کردہ دیباچہ بھی تھا، بہت سی ضمنی معلومات اس سے حاصل ہوئیں۔ اس میں مذکور، شاہ ارزاں (ارزانی محلے والے) غالباً وہی ہیں جو طب کی نصابی کتابوں طب اکبر اور قرابا دین قادری کے مشہور مؤلف ہیں اور جنھوں نے آبلے پھوڑنے کے لیے سونے کی سوئی استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ان کتابوں کی قلمی نسخے یہاں جام شورو میں ہیں۔

چند روز ہوئے کہ ایک شاگرد آئے جنھوں نے جلیل قدوائی پر ایک کتاب لکھی اور چھپوائی ہے، اب جلیل قدوائی کے نام مشاہیر کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔ مشورۃً کچھ اجزاء مجھے بھی دکھائے اس مجموعے میں کم و بیش دس خط، آپ کے لکھے ہوئے بھی ہیں۔ ایک خط میں آپ نے مطلع کیا ہے کہ نمونۂ منثورات کی دوسری جلد کا مسودہ بھی آپ کے علم میں ہے۔ ملتمس ہوں کہ میری اطلاع کے لیے اس کے متعلق تازہ تر معلومات مجھے دے کر ممنون فرمائیں۔ ۵ جنوری کی اشاعت میں، ایک خبر جنگ اخبار میں دیکھی ہے کہ پروفیسر خواجہ احمد فاروقی انتقال فرما گئے۔ تاریخ وفات معلومات ہو تو از راہ کرم لکھیں۔ ممنون ہوگا۔ نیاز مند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

(۷۸)

۱۰-۳-۱۹۹۶

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۴ فروری چند روز پیشتر موصول ہوا۔ شکریہ۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے اپنے نام آئے ہوئے، آپ کے اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات کا لفافہ بھجوایا۔ مزید خوش وقت ہوا۔ اور اب محترم ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے اپنے نام آیا ہوا آپ کا مکتوب دکھایا، بلکہ عنایت فرمایا اور ''ایام علی گڑھ'' پر اپنے مضمون کا عکس بھی۔ اس سے قبل وہ میری درخواست پر اپنے مقالات جونا گڑھ اور قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھ [گڑھی] کے حوالے سے لکھ کر عنایت فرما چکے ہیں۔ میری دوسری درخواست علی گڑھ کے زمانے کے حالات قلم بند کرنے کی تھی۔ مقصد یہ ہے رسالۂ تحقیق کا ایک گوشہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے لیے مختص کیا جائے۔

نجم الاسلام

(۷۹)

۱۰-۳-۹۶ء

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۴ فروری چند روز پیشتر موصول ہوا۔ شکریہ۔

چند صفحات کے تعارف کے ساتھ، نمونہ منثورات کے مسودے کا عکس عنایت فرمائیے، گوشہ متون کے تحت طبع ہو جائے گا۔

یونیورسٹی لائبریری میں موجود ذخیرہ میمن کے قدیم ترین عربی مخطوطے ''کتاب فی اللغہ'' کا عکس بنوا کر، ایک مدت ہوئی آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اس پر عبدالعزیز میمن مرحوم کے قلم سے لکھی ہوئی یادداشت موجود ہے۔

نجم الاسلام

(۸۰)

علی گڑھ

۳-۵-۹۶ء

حبیب گرامی السلام علیکم۔

ایک ہفتہ ہوا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ٹیلیفون آیا کہ رسالۂ تحقیق کا تازہ شمارہ کل آ گیا ہے، مجھے تعجب ہوا کہ میرے پاس نہیں پہنچا۔ پھر خیال ہوا کہ ڈاک میں کبھی ایک دو دن کی تقدیم و تاخیر ہو جاتی ہے، کل آ جائے گا۔ لیکن پرچہ دیکھنے کا اشتیاق تھا کہ شب کو ان کے یہاں گیا اور رسالہ لے آیا۔ رات کو اور پھر صبح کو سارا رسالہ پڑھ گیا۔

کل ۲ رمئی کو ۱۲ راپریل کا مرسلہ پیکٹ ملا۔ دوسرا نسخہ عطا خورشید صاحب کو پہنچا دیا گیا۔

جو اصحاب قاضی احمد میاں اختر مرحوم سے اچھی طرح واقف نہیں وہ آپ کا مرتب کردہ گوشہ دیکھ کر ان کی قدر و قیمت پہنچانیں گے۔ افسوس کہ پاکستان نے ایسے جلیل القدر مصنف کی قدر نہیں کی۔ اس گوشے کے سب مضامین بہت اچھے ہیں۔ ان کے خطوط اور دوسری تحریریں آپ نے چھاپ کر اس گوشے کو مفید تر بنا دیا ہے۔ مرحوم کے نام مکتوبات پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ان کے تعلقات کتنے وسیع تھے۔ افسوس کہ وہ توزک اختری مرتب نہیں کر سکے۔ ڈاکٹر زاہد حسین سے میں واقف نہیں، یہ ممکن ہے ڈاکٹر زاہد علی ہوں جو حیدرآباد (دکن) کے رہنے والے تھے اور جنھوں نے فاطمی عہد پر کام کیا تھا۔ ڈاکٹر محمد نظام الدین کا نام دو جگہ کیوں درج ہے؟ یہ وہی ہیں جو صدر شعبۂ فارسی عثمانیہ یونیورسٹی تھے اور جنھوں نے پروفیسر براؤن کی نگرانی میں جوامع الحکایات عونی پر کام کیا تھا۔ ڈاکٹر قریشی کا نام بھی لکھ دیا جاتا تو اچھا تھا۔ یہ فضل الدین قریشی ہوں گے جو پنجاب یونیورسٹی میں شعبۂ طبعیات کے استاد تھے۔ سے مراد اگر یہ خاکسار ہے تو یہ مرحوم نے عزت افزائی کی ہے کہ انھوں نے ایک طالب علم کو بڑے بڑے نامور اور جلیل القدر کا ترۂ ادب کی صف میں شمار کیا۔ علم دوست احباب میں ایک نام عبدالماجد لاہور کا نظر پڑا۔ یہ کون تھے؟ ادیب و مصنف کی فہرست میں مولوی محمد سے مراد ممکن ہے عثمانیہ یونیورسٹی کے اردو کے استاد، ارباب نثر اردو کے

مصنف ہیں۔ یادداشتیں بہت مفید ہیں، آپ نے اچھا کیا کہ ان کا انتخاب کر کے شایع کر دیا۔ یہ پورا حصہ قابل اشاعت تھا، ص ۲۰۴ پر صلاح الدّین صفوی چھپ گیا ہے یہ صلاح الدّین الصفدی مصنف الوافی بالوفیات ہیں۔

مرحوم کے کتب خانے کی فہرست میں تاریخ فرخ آباد از ولی اللہ فرخ آبادی پر نظر پڑی۔ میری اس کتاب سے دلچسپی ہے، عرصہ ہوا میں نے اس کی فصل تذکرۂ شعرائے فرخ آباد کو انجمن کے رسالے اردو ادب میں شائع کر دیا تھا۔

مقالات میں تکملۂ مقالات الشعراء پر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے ملاحظات بہت قیمتی ہیں، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے سیّدنا ابوالعلاء اکبرآبادی اور ان کے مکتوبات پر بہت پر معلومات مضمون لکھا ہے۔ دکتر معین الدین عقیل نے شیر بانو کی خودنوشت خوب تلاش کی اور اسے بہت سلیقے سے پیش کیا ہے۔

دیوان غمگین (طبع لاہور) پر آپ کا مضمون بہت اہم ہے۔ اسے میں نے بہت دلچسپی سے پڑھا۔ لاہور سے دیوان کی اشاعت کا علم ہوا تھا اور پروفیسر وحید قریشی یا پروفیسر محمد اسلم کو لکھ کر یہ دیوان منگوانے والا تھا۔ یقین تھا کہ یہ عبدالقادر خاں غمگین کا دیوان ہے، اب آپ کے مضمون سے صورت حال کا علم ہوا آپ نے متن پر بہت گہری نظر ڈالی ہے اور بہت اہم نتائج اخذ کیے ہیں۔ خوشی ہوئی کہ یادگار نامۂ فخرالدین علی احمد اور فخرالدین علی احمد والیوم آپ کو پسند آئے۔ آپ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ پاکستان کے دس صدور جمہوریۂ اسلامیہ میں سے کسی ایک کی ایسی علمی یادگار اب تک وجود میں نہیں آئی۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ہندوستان کے ایک اور مسلمان صدر جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی ۷۱ ویں سالگرہ کے موقع پر مالک رام صاحب نے اردو اور انگریزی میں مضامین لکھوا کر دو جلدوں میں انھیں ۱۹۶۸ء میں پیش کیا تھا۔ یہ دونوں علمی مجموعے بہت پسند کیے گئے۔ کاغذ نبڑ گیا اور رسالۂ تحقیق کے شمارہ ۸۔۹ کی حسن ترتیب وحسن طباعت کی وہ تعریف وتوصیف نہیں کر سکا جس کا یہ شمارہ مستحق ہے۔ کامیابی پر دلی مبارک قبول کیجیے۔ والسلام

مختارالدین احمد

(۸۱)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

Dated 13-5-1996

محترمی ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

رسالۂ تحقیق کے تازہ شمارے کے دو نسخے ۱۸ اپریل کو یہاں سے آپ کی خدمت میں ارسال کیے گئے ہیں۔ دوسرا نسخہ عطا خورشید صاحب کے لیے ہے۔ آف پرنٹ عنقریب سرفیس میل سے بھیجے جائیں گے۔

اب شمارۂ دہم زیر ترتیب ہے اس میں ایک گوشہ جامعۂ سندھ کے استاد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سے متعلق، اور دوسرا منسوبات کی تحقیق سے متعلق ہوگا۔ یاد آتا ہے کہ ڈاکٹر بلوچ پر مجلۂ علمی میں آپ لکھ چکے ہیں، وہ بھی علامہ عبدالعزیز میمن کے شاگرد ہیں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ اس میں اضافہ کر کے اشاعت کے لیے عنایت فرما دیں۔ دوسری درخواست منسوبات کی تحقیق کے اصولوں سے متعلق توضیحات پر مبنی مقالے کے لیے ہے۔ کرم فرمائیں۔

اب آپ کی صحت کیسی ہے؟ خدا کرے کہ اب بہتر ہو اور ڈاکٹر نے لکھنے پڑھنے پر سے پابندی اٹھالی ہو۔ خدا خوش وخرم اور صحت مند رکھے، اور آپ کے مشاغل علمی حسب سابق جاری رہیں۔

ایک خط محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں بھی لکھا ہے، اس میں منسوبات کی تحقیق سے متعلق کوئی مقالہ لکھنے کی درخواست کی ہے۔ وہ بفضلہٖ بیک وقت بہت سے علمی کاموں میں منہمک رہتے ہیں۔ ازراہ کرم سفارش فرمائیں تاکہ ہمیں ان کا مقالہ مل جائے۔ اس مقالے کے علاوہ، ان کا ایک مطبوعہ مقالہ ''دیوان قطب الدین'' بھی شامل کیا جائے گا جس میں ایک منسوب کتاب کی تحقیق ہے۔

ازراہ کرم مذکورۂ بالا دونوں گوشوں (گوشۂ بلوچ اور گوشۂ تحقیق منسوبات) کی ترتیب سے متعلق مشورے بھی دیجیے، رہنمائی کیجیے۔ علی گڑھ اور دہلی کے فضلاء میں اور کس کو لکھنے کی دعوت دی جائے؟

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بخیر وعافیت ہیں۔ نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب

ناظمہ منزل، ۴/۲۸۶، امیر نشان روڈ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲۔

(۸۲)

علی گڑھ

۹۶/۶/۱۲ء

محترمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۳۱ یہاں قدرے تاخیر سے ۱۳ کو موصول ہوا۔ رسالۂ تحقیق کے تازہ شمارے کے دو نسخے مل گئے تھے اور میں نے رسید بھیج دی تھی۔ دکتر نذیر احمد صاحب کو یہ رسالہ پہلے ہی مل گیا تھا، دوسرے ہی دن ان کے یہاں سے لا کر پورا رسالہ پڑھ لیا تھا، آف پرنٹس کا انتظار ہے۔

دکتر بلوچ پر میں نے کوئی مضمون نہیں لکھا ہے، مجلۃ المجمع العلمی کے میمن نمبر میں کسی مضمون میں ان پر ایک فٹ نوٹ چھپا ہے، اس میں اضافہ کر کے اِن شاء اللہ بھیج دوں گا۔

منسوبات کے بارے میں ابھی کوئی عنوان ذہن میں نہیں آیا ہے۔

مقالات کے حصے کے لیے ایک تحریر بھیجوں گا۔ یہ ذوالفقار علی مست کے تذکرے پر ہے جس کا واحد نسخۂ کتب خانہ برلن میں محفوظ ہے۔ میں نے ۱۹۵۵ء میں اسے ٹیوبنگن میں دیکھا تھا اور اس کے مفصل نوٹس تیار کر لیے تھے، ابتداء میں تمہید ہوگی اس کے بعد کچھ شعراء کے حالات واشعار۔ یہ زیر ترتیب شمارے کے لیے موزوں نہ ہو تو بلا تکلف لکھ دیں۔

شعبۂ عربی سے ایک عزیز کراچی جا رہے تھے، ان کی معرفت دکتر نذیر احمد صاحب کے دو چھوٹے چھوٹے مفید مضمون غلط منسوبات پر اور ایک مقالہ موجودہ شمارے کے لیے پہنچا ہوگا۔

منوہر سہائے انور پنجاب کے رہنے والے تھے اور فارسی واردو تہذیب کے پروردہ۔ انھوں نے تقسیم ہند سے پہلے

سراج الدین علی خان آرزو پر مقالہ لکھ کر پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ حاصل کی تھی۔ فارسی انشاء ادب پر ایسی گہری نظر رکھتے تھے کہ جب قاضی عبدالودود صاحب کو فارسی کے پیچیدہ فقرات کے سمجھنے میں الجھن ہوتی تھی تو وہ بلا تکلف ان سے رجوع کرتے تھے، حسن اتفاق سے قاضی صاحب کے نام ان کے کوئی ڈیڑھ سو خطوط مجھے مل گئے ہیں۔ دس بیس خطوط اوروں کے نام بھی حاصل ہو گئے ہیں۔ میں انھیں مرتب کر رہا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ تحقیق کی ایک اشاعت میں اس شمارے کے آخر میں بغور ضمیمہ آ جائیں۔ تحریر صاف ستھری اور ایسی پاکیزہ ہے کہ کمپوز کرانے کے بجائے عکسی اڈیشن نکالا جا سکتا ہے، لیکن اس طرح ضخامت بڑھ جائے گی۔ کمپیوٹر کے ذریعہ کمپوز کرائیں گے تو میرا خیال ہے کہ مجموعۂ مکاتیب دوسو، سوا دوسو صفحات میں آ جائے گا۔ براہ کرم اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

ایک بار آپ نے پوچھا تھا ضرورت ہو تو الزبیر بھاولپور کا کتب خانہ نمبر بھجوا دوں، میں نے کہا تھا بھجوا دیجیے۔ کتبخانہ محمد حسین آزاد پر آپ نے مندرج مضمون کی عکسی نقل مرحمت فرمائی تھی اور میں نے اس زمانے میں شکریہ کا خط لکھ دیا تھا، سنا تھا اس کے کچھ اور خاص نمبر چھپے تھے، یہ کن موضوعات پر شایع ہوئے تھے، لکھیے گا۔

محمود میمن بھائی سے کبھی ملاقات ہوتی ہے؟ خدا کرے ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔

پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی خدمت میں بوقت ملاقات میرا اسلام کہیے۔ ان کا گرامی نامہ مورخہ ۱۶/ اپریل اور محمد یوسف صاحب کا مضمون مل گیا تھا اور میں نے رسید بھی بھیج دی تھی۔ آپ کا ممنون ہوں آپ نے یوسف صاحب کا مضمون اپنے قلم سے لکھ کر کاتب صاحب کو بہت سی زحمتوں سے بچا لیا۔ جزاک اللہ۔ ڈاکٹر صاحب کے لیے ہم لوگ برابر دعا گو رہتے ہیں۔ خدا انھیں صحت مند بنائے اور صحت مند رکھے۔

امید آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام

مخلص

مختار الدین

(۸۳)

12.6.1996

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

آپ کا ایروگرام جس میں ایک حصہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے لیے اور دوسرا میرے لیے تھا، مل گیا تھا۔ رسالہ تحقیق پر آپ کے بصیرت افروز تبصرے کے لیے تہ دل سے ممنون ہوں۔ اُسے اور آپ کے دیگر مکتوبات کو آئندہ شمارے میں شامل کیا جائے گا۔

قبلاً ۳۰ امئی کو ایک خط، گوشۂ تحقیق منسوبات کے خاکے کے ساتھ آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ شاید نہ پہنچا ہو، اس لیے عکسی نقل اِس خط کے ساتھ ملفوف ہے۔ توقع ہے کہ آپ کی صحت اب بہتر ہوگی اور آپ ہمیں اِس گوشے کے لیے کوئی مقالہ دے سکیں گے۔ شعبۂ اُردو کے محمد عقیل شاہ صاحب نے ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی طرف سے اُن کی کتاب کے تین نسخے محترم ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی صاحب کے توسط سے بھیجے ہیں۔ وہ آج کل کراچی میں ہیں۔ میں بھی یہ خط اُن کے سپرد کرتا ہوں۔ نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت گرامی: جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

ڈاکٹر عطا خورشید صاحب کا ارسال کردہ ایروگرام مل گیا ہے۔ ازراہ کرم مطلع فرما دیجیے گا۔ جلد ہی ان کو ڈاک سے جواب بھیجوں گا۔

تحقیق منسوبات سے متعلق مجوزہ خاکہ

مقصد: غلط طور پر منسوب یا موضوع یا مجہول کتابوں کی اصلیت کی تحقیق کے اصولوں اور طریقوں سے متعلق توضیحات --فضلاء کے مقالات سے اخذ کر کے یا تازہ مقالات کی صورت میں ایسا تحریری مواد پیش کرنا مقصود ہے جس میں عملاً ان اصولوں اور طریقوں کو برت کر کسی غلط منسوب یا موضوع یا مجہول کتاب کی اصلیت کو زیر بحث لایا گیا ہو، یا براہ راست ان اصولوں اور طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہو۔ اس کے تحت ان جدید سائنسی طریقوں کی وضاحت بھی مقصود ہے جو Forensic لیبوریٹریوں میں استعمال کیے جاتے ہیں اور جن کو ادبی وتاریخی تحقیق میں بھی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

خاکہ: برائے گوشۂ تحقیق منسوبات، شمارۂ دہم ۱۹۹۶ء

حصۂ اول: اصول وطریق کار : (الف) منسوبات کی تحقیق کے اصول اور طریقے

(ب) موضوعات کی تحقیق کے اصول اور طریقے

(ج) مجہول کتابوں کی تحقیق کے اصول اور طریقے جو ہمارے فضلا برتتے ہیں۔

حصۂ دوم: فضلاء کے مطبوعہ مقالات سے اقتباسات، جن میں عملاً ان اصولوں کو برت کر کسی کتاب کے غلط منسوب ہونے یا موضوع ہونے کی نشاندہی کی گئی ہو۔ یا کسی مجہول کتاب کی اصلیت پر روشنی ڈالی گئی ہو۔

حصۂ سوم: اس نوعیت کے تازہ مقالات

حصۂ چہارم: اجزائے کتب سے متعلق اسی نوعیت کی بحثیں، مثلاً الحاقات کی بحثیں۔

حصۂ پنجم: انگریزی کتابوں کے اقتباسات جن میں جعل کی شناخت اور مشکوک دستاویزات کی تحقیق کے جدید سائنسی طریقوں کی توضیحات ہوں۔ کتاب suspect Document سے اقتباسات۔

حصۂ ششم: باب المراسلات: فضلاء کے مکتوبات یا ان سے اقتباسات جن میں اس موضوع سے متعلق نکات ملیں۔

(۸۴)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،

لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,

Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan

Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 13-10-1996

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے، اور آپ کی صحت اچھی ہوگی۔

رسالۂ تحقیق کا شمارۂ دہم زیر ترتیب ہے۔ اس کے لیے کوئی مقالہ آپ بھی عنایت فرمائیں۔ آپ کی سفارش پر

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پہلے ہی عنایت فرما چکے ہیں۔

اس زیر ترتیب شمارے کے گوشۂ تحقیق منسوبات کا خاکہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ اگر اس گوشے کی مناسبت سے کوئی مقالہ مل سکے تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ کوئی مختصر مضمون ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب پر لکھ دیجیے۔ وہ آپ کے خواجہ تاش ہیں، علی گڑھ میں عبدالعزیز میمن مرحوم کے شاگرد رہے ہیں۔ ایک گوشہ اُن کے لیے بھی مختص کرنے کا ارادہ ہے۔

(۲)

سنا ہے کہ مآثر غالب خدا بخش لائبریری کی طرف سے دوبارہ چھپ گئی ہے۔ کیا وہ آپ کے مقدمے کے ساتھ ہے جو رسالہ تحقیق میں ایک مقالے کی حیثیت سے چھپا تھا؟

غالب کے اصل مکتوبات کی تلاش جاری ہے، اگر عندلیب شادانی کے ذخیرے میں مل گئے، جس کا قوی امکان ہے، تو مآثر غالب کو یہاں سے، اصل مکتوبات کے عکس اور آپ کے مقدمے کے ساتھ طبع کیا جا سکتا ہے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو جداگانہ خط لکھا ہے۔ سلام پہنچا دیجیے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۸۵)

باسمہ

SIR ZIAUDDIN HALL
ALIGRAH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH- 202002
Dated ۹۶/۱۱/۶ء

محبی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۱۳/ اکتوبر، ۱۷/ کو روانہ ہو کر آج سہ پہر کو ملا، ممنون ہوا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ذریعہ آپ کا سلام و پیام پہنچا تھا۔ یاد فرمائی کے لیے شکر گزار رہا۔

شمارۂ دہم کے لیے ایک مضمون بھیج رہا ہوں اس کی آپ کے یہاں اشاعت کی وجہ جواز یہ ہو سکتی ہے کہ یہ اگرچہ غالب نامہ کی تازہ اشاعت میں چھپ گیا ہے لیکن اسکی اشاعت بیحد محدود ہے۔ آپ کے یہاں اس کی کاپیاں دس پانچ ہی پہنچتی ہوں گی۔

جو کتابیں لوگوں کی طرف غلط طور پر منسوب ہیں ان پر کچھ لکھنے کا ارادہ تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ ایسی ساری مشہور کتابوں پر مضامین دکتر نذیر احمد صاحب اور پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے موجود ہیں اور آپ انھیں شائع کر رہے ہیں، کچھ ایسی کتابیں اور دواوین رہ گئے ہوں تو مطلع فرمائیے بشرطیکہ وہ کتابیں آسانی سے دست یاب ہوں۔ میں کچھ لکھنا ضرور چاہتا ہوں۔

بلوچ صاحب میرے خواجہ تاش ہی نہیں بڑے بھائی اور محترم دوست بھی ہیں مختصر سا مضمون ان پر ضرور لکھ کر بھیجوں گا ان شاء اللہ۔

مآثر غالب دوبارہ چھپ گئی ہے اس طرح نہیں جس طرح میں چاہتا تھا، لیکن مجھے مرتب کرنے کی فرصت نہیں ملی اور پھر ڈھاکا جانا تو ہوا تو لیکن حکیم صاحب کا مملوکہ مجموعۂ خطوط غالب نہ مل سکا، اس طرف ناظم کتابخانۂ خدا بخش کو کام سمیٹنے کی عجلت تھی انھوں نے نقوی صاحب سے مرتب کرا کے شائع کرایا۔ نقوی صاحب اس عرصے میں کئی بار ملنے آئے لیکن انھوں نے اس کام کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ورنہ انھیں بعض امور کی طرف متوجہ کرتا۔ کتاب بری چھپی اور اس طرح کہ مرتب ثانی اس سے خوش نہیں۔ بہرحال اب آپ توجہ کیجے اور اسے مرتب کر کے شائع کر دیجے۔ آپ نے اس قوی امکان کا ذکر کیا کہ اصل مکتوبات کے عکس ذخیرۂ شادانی سے آپ کو مل جائیں۔ اصل مکتوبات سے ظاہر ہے آپ کی مراد غالب کے خطوط نہیں بلکہ خطوط کی نقل ہے جو حکیم صاحب کے پاس تھی اور پھر شادانی صاحب کے پاس پہنچ گئی۔ مآثر پر میرا مضمون جو تحقیق میں چھپا تھا میں نے نقوی صاحب کو بھیج دیا تھا۔ ایک نسخہ بیدار صاحب کو بھی جب وہ یہاں مجھ سے ملے تھے پیش کر دیا تھا۔ مآثر غالب جب چھپ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ حواشی کے بعض صفحات کی کتابت اتنی خراب ہے اور گنجلک کہ نقوی صاحب اسکی شکایت کرتے تھے اور حق یہ ہے کہ ان کی شکایت بجا ہے۔ بیدار صاحب نے ان کی لکھی ہوئی تمہید کتاب کے آخر میں پہلے رکھی ہے اور میرا مضمون جو تحقیق میں آپ نے چھاپا تھا بعد کو [رکھا] ہے۔ میرے مضمون کے بعض مندرجات نقوی صاحب کی تمہید میں پہلے آگئے ہیں، میرے مضمون میں قاری جب ان مطالب کو دوبارہ دیکھتا ہوگا تو شاید بدحظ [مزہ] ہوتا ہوگا۔

تحقیق میں جو میرا مضمون چھپا ہے وہ ایک حصہ ہے اس مضمون کا جو میں نے ایوان غالب میں غالب سمینار میں پڑھا تھا۔ سمینار کے مضامین غالب نامہ نمبر میں شائع کر دیے جاتے ہیں۔ جس زمانے میں اشاعت کے لیے میں اس پر نظر ثانی اور اضافے کر رہا تھا 'مآثر غالب' والا حصہ آپ کو بھیج دیا تھا۔ بعد کو پورا مضمون غالب نامہ (جنوری ۹۵) میں شائع ہوا آپ کو پہنچا ہوگا۔ لیکن آپ کے کسی خط میں اس کا ذکر نہیں اس لیے اس مضمون کا آف پرنٹ احتیاطاً آپ کو بھیج رہا ہوں۔

میں ہفتے عشرے کے لیے ستمبر اکتوبر میں پٹنہ گیا تھا۔ یونیورسٹی میں عربی کی پروفیسر شپ کا انٹرویو تھا۔ کتبخانۂ خدا بخش میں بھی کچھ کام تھا مآثر غالب اور قاضی صاحب کی چند کتابیں آپ کے لیے اور تذکرۂ انیس الاحیاء (موہن لال انیس) دکتر عارف نوشاہی صاحب کے لیے لیتا آیا ہوں۔ نوشاہی صاحب کو ان کی مطلوبہ کتاب ایک ہفتہ ہوا بھیج دی ہے آپ کے نام کا پارسل آج بھیج رہا ہوں۔

آپ نے پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خیر و عافیت نہیں لکھی، اس سے یہ اندازہ ہوا کہ وہ بالکل خیر و عافیت سے ہیں۔ بعض لوگ بہت ذکی الحس ہوتے ہیں اور جلد پریشان ہو جاتے ہیں، بہت عرصے کی بات ہے جب ڈاکٹر ضیاء الدین مرحوم PVC تھے "بیوت الاطفال الوفار" (ظہور وارڈ، جہاں اب شعبہ عربی اور شعبۂ اسلامیات ہے) چھوٹے بچوں کو دیکھنے پہنچ جایا کرتے تھے، بچوں سے ملتے، ان کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے، ایک بچہ ایک گوشے میں ملول بیٹھا تھا اسے بلا کر اس کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کئی ہفتوں سے اسکے گھر سے کسی کا خط نہیں آیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا اس میں افسردہ ہونے کی کیا بات ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گھر میں ہر شخص خیر و عافیت سے ہے ورنہ کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو خط ضرور آتا۔ No news good news۔ مرحوم کا فقرہ ایک زمانے میں یہاں بہت مروج تھا۔ دعا گو ہوں خدا پروفیسر صاحب کو صحت مند اور خوش و خورم رکھے۔ کبھی اس طرف جانا ہو تو ان کی خدمت میں سلام کہیے اور مصطفائی صاحب کو دعا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں۔ ۳۰؍اکتوبر کو ان کے ساتھ ان کی کار میں بیٹھ کر دہلی گیا تھا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کی ایک سب کمیٹی کے جلسے میں شرکت کرنی تھی۔ کتابوں کی خریداری کے لیے ہم لوگ جمع ہوئے تھے۔ کتابیں فروخت کے لیے بہت کم آئیں، پاکستان کی مطبوعات جو بھی سامنے آئیں خرید لیں۔ تین لاکھ روپے اس مد میں تھے صرف ستر پچھتر ہزار کی کتابیں مل سکیں ڈاکٹر صاحب کو بھی افسوس رہا۔ توفیق احمد چشتی امروہوی (وہی دیوان غالب بخط غالب والے) کچھ قدیم مطبوعات اور تھوڑے سے مخطوطات لے کر آئے تھے اہم نہ تھے پھر بھی کچھ لے لیے گئے ۷۔۲؍۱ (ساڑھے سات) بجے صبح کو ہم دونوں علی گڑھ سے روانہ ہوئے اور ۱۲ گھنٹوں کے بعد ٹھیک ۷۔۲؍۱ (ساڑھے سات) بجے شام کو اپنے گھر واپس آ گئے۔ سفر کے دوران ڈاکٹر صاحب کی علمی گفتگو سے محظوظ ہوتا رہا۔ ایوان غالب پہنچ کر ایک پیالی چائے پی، نئی نئی کتابیں میز پر چنی ہوئی تھیں دیکھتا رہا اور انتخاب کرتا رہا اس دوران میں پروفیسر عابدی صاحب کے لطائف وظرائف سے بھی لطف اندوز ہوتا رہا۔ خریداری کتب والی کمیٹی کے صدر یہی ہیں۔ فرہنگ مبین کا مکمل ایرانی سیٹ پانچ ہزار کو مل گیا۔ لغت دہخدا کا مکمل سیٹ ایرانی سفارت خانے نے ہمارے ادارے کو بطور تحفہ عنایت کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جنوب کے سفر پر ہیں ان کے آتے ہی آپ کا سلام ان تک ان شاء اللہ پہنچ جائے گا۔

خوشی ہوئی کہ اس سال غالب سمینار میں آپ شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دعوت نامہ تو آپ کو مل گیا ہوگا۔ ویزا کی کوشش ابھی سے شروع کر دیجیے۔ توقع ہے کہ جالبی صاحب بھی اس سال آئیں گے۔ آپ کراچی سے روانہ ہوں تو ساتھ ہو سکتا ہے۔

"قاضی عبدالودود یادگار نامہ" کے لیے ایک تحقیقی مضمون لکھ کر بھیجیے۔ خط پہنچا ہوگا۔ یا تو قاضی صاحب پر مضمون لکھیے یا اپنے کسی پسندیدہ موضوع پر۔

آپ سے ایک بار میں نے پوچھا تھا کہ آپ کون سی سیاہ روشنائی استعمال کرتے ہیں۔ یہ مجھے بہت پسند ہے۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کے خطوط بھی سیاہ روشنائی کے لکھے ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے یہی سوال کیا تھا۔ میں "نیپا" میں ٹھہرا ہوا تھا وہ چار بوتلیں سیاہ روشنائی کے [کی] دے گئے۔ میں خوشی خوشی یہاں لایا لیکن وہ سیاہی قلم میں جمنے لگی اور مئی جون میں تو اس کا استعمال کرنا مشکل ہو گیا۔ یہاں بنگلور کی Charpark کی روشنائی استعمال کرتا ہوں (لیکن یہ پھیکی ہے مجھے پسند نہیں جو خط آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں قصداً اس روشنائی سے لکھ رہا ہوں کہ آپ فرق محسوس کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ امریکہ یا انگلستان کی بنی ہوئی سیاہی استعمال کرتے ہیں براہ کرم اس کا نام تحریر فرمایئے ممکن [ہے] دہلی میں مل جائے۔

قاضی صاحب کی حسب ذیل کتابیں بھیج رہا ہوں، محمد حسین آزاد، تعین زمانہ، مآثر غالب، جہان غالب، زبان شناسی، عبدالحق بحیثیت محقق، اور شعرا کے تذکرے۔ ان کی اور کتابیں بھی چھپی ہیں۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار صاحب نے بڑا کام کیا کہ ان کا لکھا ہوا ایک ایک صفحہ محفوظ کر دیا۔ میلاد رضوی کا نسخہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے موقع ہو تو اس کی تمہید پر ایک نظر ڈال لیجے۔ آپ کے ایک شاگرد، جلیل قدوائی مرحوم کے خطوط یا ان کے نام آئے ہوئے خطوط شائع کرنے والے تھے، چھپے ہوں تو بھجوایئے گا۔ مرحوم کے دس بارہ اچھے خط میرے پاس بھی ہیں، امیر حسن خاں بسمل اور ان کی پنج گلین کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو لکھیے گا۔ ایک مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۸۶)

باسمہ

ایوان غالب
دہلی

مختار الدین احمد
ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی (علیگ) ڈی۔فل (آکسن)

۹۶/۱۲/۲۵ء

محترمی ڈکتر نجم الاسلام صاحب   السلام علیکم

۶ر نومبر کو قاضی صاحب کی بعض کتابیں اور کچھ دوسری مطبوعات آپ کے مطالعے کے لیے رجسٹرڈ پیکٹ سے بھیجا تھا، ایک مہینہ گزر جانے پر بھی اس کی رسید نہ آنے سے تردد تھا کہ [ایک] وہ پیکٹ واپس آ گیا۔ وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ ڈاک کے پیسے ضائع ہوئے اور کتابیں معلوم نہیں کہاں کہاں اور کن کن دفاتر میں پڑی رہیں، خراب ہو گئیں جنھیں دیکھ کر افسوس ہوا۔

پتا بہت واضح طور پر لکھا تھا پھر بھی آپ تک یہ پیکٹ نہیں پہنچ سکا۔ اب برادر گرامی ڈاکٹر جمیل جالبی کو زحمت دے رہا ہوں۔ حالانکہ ان کے پاس سامان اور کتابیں خاصی ہیں لیکن وہ تکلیف اٹھانے پر تیار ہیں۔ آپ کو ۱۱ مطبوعات بھیج رہا ہوں ان کے یہاں سے کسی کے ذریعے منگوا لیجیے۔

ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں میرا اسلام پیش کر دیں۔   والسلام

مختار الدین احمد

ناظمہ منزل ۲۸۶/۴ امیر نشاں روڈ، سول لائنس علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

ٹیلیفون: ۴۰۳۵۱۷

(۸۷)

باسمہ

ڈاکٹر مختار الدین احمد
سابق استاذ شعبہ عربی مسلم یونیورٹی علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

ناظمہ منزل، امیر نشاں روڈ، علی گڑھ
Tel:(۰۵۷۱)۴۰۳۵۱۷
(۰۵۷۱)۴۰۴۰۹۷

۱۹۹۷/۱/۳ء

محترمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب   السلام علیکم

غالب سے ے نار میں آپ کی عدم شرکت کا ہم لوگوں کو بہت افسوس ہوا۔ کل دکتر عارف نوشاہی صاحب کا خط آیا ہے جس سے ویزا حاصل کرنے کے تکلفات کا علم ہوا، کچھ پہلے سے بھی مشکلات کا اندازہ تھا لیکن اسقدر مشکلات ہوں گی کہ جمیل الدین عالی صاحب کو بھی ویزا نہیں مل سکے گا، معلوم نہ تھا۔ ان کی اہمیت آپ کو معلوم ہے پھر اخبار نویسوں اور کالم نگاروں سے تو بڑی بڑی حکومتیں گھبراتی ہیں۔ نپولین بونا پارٹ کہتا تھا کہ مجھے جنگ میں شکست دشمن کی فوج نے نہیں دی، مجھے شکست اخبار نویسوں کی وجہ سے اٹھانی پڑی ہے۔ جمیل الدین عالی صاحب کو بھی لکھوں گا کہ آپ اس موضوع پر ضرور کالم لکھیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب، افتخار احمد خاں عدنی اور شان الحق حقی صاحبان تشریف لائے تھے اور جلسے میں شریک ہوئے جس کی وجہ سے کچھ رونق رہی، ایران، افغانستان اور ازبکستان کے کچھ حضرات آ گئے تھے جن کی وجہ سے ہمارا سے مے نار، انٹرنیشنل سے مے نار ہوگیا۔ آپ لوگوں کے نہ آنے کا افسوس رہا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔

قاضی عبدالودود صاحب کی کچھ کتابیں آپ کو رجسٹری سے بھیجی تھیں دو تین ہفتوں کے بعد واپس آ گئیں وجہ معلوم نہ ہوسکی۔ ایوان غالب کے جلسے میں انھیں لیتا گیا تھا کہ آپ کو وہیں دے دوں گا۔ آپ نہ آئے تو میں نے دکتر جمیل جالبی صاحب کو زحمت دی کہ وہ لیتے جائیں اور ہر چند وہ سامان اور کتابوں سے لندے پھندے تھے لیکن وہ بخوشی اپنے ساتھ لے جانے کو تیار ہوگئے۔ آج کل میں وہ پہنچنے والے ہوں گے۔ اگر انھوں نے ڈاک سے بھیج نہ دیا ہو وہ پیکٹ تو کسی کے ذریعے منگوا لیجیے گا۔

عزیزی سمیع الدین صاحب پرسوں آئے ان سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔ ظاہراً *تحقیق* کا تازہ شمارہ ابھی نہیں شائع ہوا ہے ورنہ آپ ان کی معرفت ضرور بھیجتے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں انھوں نے اس طرف متعدد مضامین لکھے ہیں میں نے کہا کہ ایک دو مضمون مزید آپ کو بھیج دیں، آپ کے پاس آیندہ شماروں کے لیے محفوظ رہیں تو اچھا ہے۔

جلیل قدوائی مرحوم کے خطوط یا ان کے نام دوسروں کے خطوط چھپنے والے تھے، چھپیں تو ضرور بھیجیے گا۔ مجھے اس صنف سے خاص دلچسپی ہے اور میرے کتب خانے میں اچھا خاصا ذخیرہ خطوط کے مجموعوں کا جمع ہو رہا ہے۔

حیدرآباد کے جس ادارے نے پروفیسر غلام مصطفٰے خاں صاحب کا رسالہ *میرا علی گڑھ* چھاپا تھا اس نے کچھ اور بھی شائع کیا ہو تو اطلاع دیجیے۔ ان اصحاب کا علی گڑھ سے کچھ تعلق ہے اور اس تعلق کی بنا پر انھوں نے یہ رسالہ چھاپا ہے یا وہ لوگ ڈاکٹر صاحب کے عقیدت مندوں میں ہیں اور اس تعلق کی وجہ سے انھوں نے اس رسالے کا انتخاب کیا ہے۔

میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ *تحقیق* میں *تذکرۂ ریاض الوفاق* (ذوالفقار علی مست) کا انتخاب شائع کرنا پسند کریں گے، کوئی پچاس صفحات میں آئیں گے۔ اگر ایسا ہو تو میں اس تذکرے کو *غالب نامہ* (دہلی) میں شائع نہ کراؤں کہ اسکی اشاعت بہت محدود ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ متن آپ کے اہتمام میں چھپے گا تو صحیح چھپے گا۔ میں چاہوں گا کہ متن چھپنے سے پہلے آپ کی نظر سے گزر جائے اور مشتبہ الفاظ کی تصحیح ہو جائے۔ یہ بات یہاں چھپنے کی شکل میں نہ ہو سکے گی۔ اس تذکرے پر جو مضمون میں نے لکھا ہے اس کا ایک نسخہ آپ کو جالبی صاحب کے مرسلہ پیکٹ میں ملا ہوگا۔

بہت عرصے سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا ہے۔ سال نو کی تہنیت قبول فرمایے۔ والسلام

مختار الدین احمد

مجلّہ *قند پارسی* کا بہت اچھا "حافظ نمبر" شائع ہوا ہے ابھی میں نے نہیں دیکھا ہفتے عشرے میں آئے گا۔ کل دہلی میں ایرانی سفارت خانے میں اس کی رسم "رونمائی" تھی۔ ڈاکٹر نذیر احمد میرے مشورے پر اپنا نسخہ پروفیسر غلام مصطفٰے خاں صاحب قبلہ کو بھیج رہا ہوں [رہے ہیں]۔ میں نے انھیں لکھا ہے کہ دیکھ کر آپ کو بھجوا دیں کہ آپ کی نظر سے جلد از جلد یہ شمارہ گزر جائے اس میں دکتر نذیر احمد صاحب کے پانچ مضامین ہیں۔ دوسرے مضامین بھی آپ پسند کریں گے۔ م۔ا ۱/۷

ظفر الدین صاحب اور مصطفائی صاحب کہتے ہیں کہ حیدرآباد، سندھ کے ڈاکٹر صاحب کے ایک معتقدان کے مکاتیب شائع کررہے ہیں اور انھوں نے ہر جگہ خطوط لکھے ہیں ہر چند میرے پاس ان کا خط نہیں آیا ہے لیکن خطوط جسقدر جلد چھپ جائیں اچھا ہے۔ میں بھی اشاعت کے لیے جمع کر رہا تھا لیکن اگر آپ ان سے واقف ہوں اور سمجھتے ہوں کہ وہ اچھی طرح شائع کر سکیں گے تو دکتر سید رفیع الدین صاحب کے نام کے خطوط کے عکس جو میں نے حاصل کیے ہیں آپ کو بھیج رہا ہوں چاہے آپ انھیں دیں چاہے اشاعت کا کوئی اور انتظام کریں۔ آپ کے خط آنے پر اپنے نام کے خطوط تلاش کر کے عکس بنوا کر بھیج دوں گا۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جو ادارہ آپ نے قائم کیا ہے اس سے ایک مجموعہ چھپے جس میں صرف چار اصحاب کے نام کے خطوط چھپیں۔ آپ کے، سید رفیع الدین صاحب کے دکتر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے اور میرے نام کے خطوط آپ کی تمہید کے ساتھ چھپ جائیں۔ چھوٹا سا مجموعہ ہوگا زیادہ اخراجات نہیں آئیں گے۔ فی الحال دکتر رفیع الدین صاحب کے نام کے خطوط کے عکس آپ کے پاس امانت ہیں۔

(۸۸)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 15-1-1997

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

قاضی عبدالودود کی سات کتابوں کا پیکٹ، جس میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے لیے ایک نسخہ میلا درضوی کا، اور میرے لیے ایک آف پرنٹ آپ کے مقالے ''غالب اور قاضی عبدالودود'' کا بھی تھا، کراچی سے بذریعہ ڈاک موصول ہوا، اس کے ساتھ دو مکتوبات گرامی مورخہ ۳ نومبر اور ۲۵ دسمبر بھی ملے۔ پھر اسی روز، سہ پہر کو سمیع الدین مصطفائی صاحب بھی آئے اور علی گڑھ سے لایا ہوا آپ کا مکتوب ۳ جنوری مع آف پرنٹ بعنوان ''تذکرۂ ریاض الوفاق'' پہنچایا۔ بے حد کرم آپ نے فرمایا، خدا سلامت با کرامت رکھے۔

پہلی بار، یہ پیکٹ جو واپس ہوا تو شاید یہ یونیورسٹی کے پتے پر بھیجا گیا ہو اور پتے میں سہواً ''سندھ یونیورسٹی حیدرآباد'' درج ہوگیا ہو۔ ایسی صورت میں کبھی کبھی ڈاک واپس ہوجاتی ہے، کیونکہ شعبۂ اُردو جام شورو کیمپس میں واقع ہے، اس لیے مراسلت کے لیے گھر کا پتا بہتر ہے۔

میلا درضوی کا مرسلہ نسخہ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو اُسی روز پہنچا دیا تھا جس روز پیکٹ ملا تھا، اور اپنے نام آپ کے مکتوب ۳ جنوری کی عکسی نقل بھی جس میں آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات کی اشاعت سے متعلق ایک تجویز لکھی ہے۔ میلا درضوی کا ایک نسخہ ناشر کی طرف سے مجھے مل چکا ہے۔

جلیل قدوائی مرحوم کے نام آئے ہوئے مکتوبات ابھی نہیں چھپے ہیں، اس مجموعے کے مرتب، شاہ انجم صاحب ملے

تھے، انھوں نے بتایا کہ جلیل قدوائی کے تحریر کردہ مکتوبات بھی جمع کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی عکسی نقل عنایت فرمادیں۔

ریاض الوفاق کا ملخص سید حسن وعطا کاکوی ۱۹۶۷ء میں پٹنہ سے شائع کر چکے ہیں۔ آپ کا انتخاب کن امور میں فرق کے ساتھ ہوگا، ازارہ کرم مطلع فرمائیں۔

''غالب اور قاضی عبدالودود'' کا ایک حصہ جو 'مآثر غالب'' سے متعلق ہے، تحقیق میں آچکا ہے، باقی ماندہ اجزا، مناسب تصریح اور تلخیص کے ساتھ، اضافات کے تحت شائع ہو جائیں گے۔

اس عنوان پر، مجھے خیال آیا کہ قاضی عبدالودود نے دساتیر پر بھی لکھا ہے، اور ایک عنوان ''دساتیر اور قاضی عبدالودود'' بھی ہوسکتا ہے۔ رغبت ہو تو اس پر ایک مقالہ ''گوشۂ تحقیق منسوبات'' کے لیے عنایت کیجیے۔ یہ نہیں تو ایک اور عنوان ''دیوان مجعول رودکی اور ڈینی سن راس'' ہوسکتا ہے۔ ڈینی سن راس نے Rudaki & pseudo-Rudaki پر مقالہ (JRAS، ۱۹۲۵ء میں) لکھا تھا، سعید نفیسی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا، اس سلسلے کی تحریریں شاید ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پاس مل جائیں۔ یہ بھی توجہ طلب ہے کہ منسوبات کی تحقیق میں شیرانی کا پیشرو ڈینی سن راس کس حد تک ہے۔ ایک اور موضوع ''تحقیق منسوبات کی اجمالی تاریخ'' ہوسکتا ہے۔ پھر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب غلط انتسابات پر بہت سا قابل قدر کام کر چکے ہیں، اس کام کے جائزے پر مبنی ایک مقالہ لکھ دیجیے یا لکھوا دیجیے مراد یہ کہ کسی دوست کو اس کام کی ترغیب دلایئے۔ اس طول کلام کا حوصلہ آپ کے مکتوبات مورخہ ۶ نومبر میں آپ کے اس ارادے کے اظہار نے دلایا ہے کہ غلط انتسابات پر 'میں کچھ لکھنا ضرور چاہتا ہوں'۔

بعض دوستوں کا مشورہ ہے کہ غلط انتسابات کے ساتھ، اس گوشے میں مجعول اور الحاقات زدہ کتابوں کی تحقیق پر مقالات بھی جمع کریں۔ اس طرح مقالہ لکھنے کے لیے موضوع کا انتخاب کرنے میں اور سہولت ہو جائے گی۔

آپ نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے ایک اور مقالہ تحقیق میں اشاعت کے لیے بھیجنے کی سفارش کی ہے، ممنون ہوں۔ اس مقالے کو بھی ہم شامل اشاعت کر لیں گے۔

شیرانی کے بعد، غلط انتسابات کی تحقیق پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے بہت سا قابل لحاظ اور قابل قدر کام کیا ہے، اگر وہ غلط انتسابات، اور الحاقات کی تحقیق کے اصولوں اور طریقوں کی نشان دہی کے لیے کوئی مقالہ لکھیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ وہ کار آگاہ ہیں اور متنی تحقیق کے اصولوں اور طریقوں پر مقالہ، اسی نوعیت کا لکھ بھی چکے ہیں۔ ان کے لیے ایسا مقالہ لکھنا کچھ مشکل نہ ہو گا۔ یوں بھی ان پر اللہ کا فضل و کرم بے حساب ہے اور پیچیدہ سے پیچیدہ دقیق علمی کاموں کو حیرت انگیز سرعت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کی سفارش پہلے بھی مؤثر ثابت ہوئی ہے، ازراہ کرم اس سلسلے میں بھی سفارش فرمائیں اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو ترغیب دلائیں۔ میں الگ سے بھی انھیں خط لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب محترم کی خدمت میں میرا اسلام پہنچا کر مجھے ممنون فرمائیں۔

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب بفضلہ بخیر و عافیت ہیں، اور اپنے علمی و دینی کاموں میں حسب دستور منہمک اگر چہ ضعف پیری ہے، اور لوگوں کا تحمل شکن ہجوم بھی بہت رہتا ہے، لیکن صبر و سکون کے ساتھ علمی مشاغل بھی جاری رہتے ہیں یہ اللہ کا بڑا فضل اور کرم ان پر ہے۔

25-1-97 • معذرت خواہ ہوں کہ یہ خط مکمل کرنے اور پوسٹ کرنے میں بہت تاخیر ہوگئی ہے۔

• ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام جداگانہ خط لکھا ہے، اس خط کے ساتھ ملفوف کرتا ہوں۔
قند پارسی کا وہ شمارہ جس میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پانچ مقالات شامل ہیں، ابھی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سے مجھے نہیں ملا ہے، چند روز بعد لے لوں گا۔ اس رسالے کا کوئی شمارہ ابھی تک میری نظر سے [نہیں] گزرا۔ یاد آتا ہے کہ پچھلے سال ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اپنے خط میں قند پارسی کا ایک شمارہ اور کچھ کتابیں بھیجنے کا ذکر کیا تھا مگر وہ خط علی گڑھ سے لانے والے صاحب قند پارسی اور کتابوں کا پیکٹ سہواً یا بوجھ سمجھ کر، علی گڑھ ہی چھوڑ آئے تھے۔ قاضی عبدالودود پر مقالہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔
امیر حسن خاں نسبل اور اس کی پنج گلین کے بارے میں مجھے کچھ معلومات حاصل نہیں۔ اس موضوع پر آپ کا مقالہ دیکھنے کا اشتیاق رہے گا۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

(۸۹)

باسمہ

JOURNAL
OF THE
INDIAN ACADEMY OF ARABIC

PROF. MUKHTAR UD DIN AHMAD
SECRETARY GENERAL
&
CHIEF EDITOR

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH-202001
(India)

Dated ۹۷/۲/۱۵

پروفیسر نجم الاسلام صاحب مکرم و محترم السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۱ر فروری کو تاخیر سے ملا۔ افسوس ہوا کہ آپ غالب سمینار میں دہلی تشریف نہ لا سکے، جمیل الدین عالی صاحب اور بعض دوسرے حضرات کو بھی وقت پر ویزا نہ مل سکا۔ جمیل جالبی صاحب شان الحق حقی صاحب اور افتخار احمد عدنی صاحب تشریف لائے تھے اور اس طرح ہمارا سمینار انٹرنیشنل سمینار ہو گیا۔ ویسے روس، تاجکستان اور ایران کے مندوبین موجود تھے لیکن ہندستان کے کسی علمی و ادبی سمینار میں خاص طور پر جب وہ غالب پر ہو اگر پاکستان کے فضلا شریک نہوں تو وہ سمینار بین الاقوامی سمینار کہلانے کا مستحق نہیں۔ حقی صاحب اور عدنی صاحب تو علی گڑھ تشریف لا کر ''جدید نظم'' کے سمینار میں شریک ہوئے۔ عدنی صاحب کو آپ جانتے ہوں گے۔ یہ ہمارے ایک محبوب وائس چانسلر نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ ''نیپا'' کراچی میں ان کا مہمان رہ چکا ہوں۔ کچھ دیر کے لیے گھر پر بھی تشریف لائے تھے۔
خوشی ہوئی کہ قاضی عبدالودود صاحب کی کتابیں جالبی صاحب کی توسط سے آپ تک بخیر و خوبی پہنچ گئیں۔ وہ کتابوں سے لندے پھندے تھے لیکن پھر بھی میری درخواست کو انھوں نے شرف قبولیت بخشی اسکی مجھے خوشی ہے۔
کتابوں کا یہ پارسل آپ کے یہاں سے کیوں واپس آیا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ریپر پر پتا میں یونیورسٹی کا نہیں آپ کے گھر کا لکھا تھا۔ ٹکٹ الگ ضائع ہوئے اور کتابیں علحدہ خراب ہوئیں۔ میلاد رضوی کا ایک نسخہ آپ کو مکتبۂ نبویہ لاہور سے ملا ہو گا۔ اس کا دوسرا نسخہ جو میں نے اب بھیجا تھا آپ نے خوب کیا کہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔

میں نے ان کے خطوط بنام ڈاکٹر سید رفیع الدین صاحب کی عکسی نقل آپ کو بھجوائی تھی آپ کے خط میں اس کا ذکر نہیں۔ میں نے مصطفائی صاحب کو تاکید کر دی تھی کہ یہ عکس وہ مرتب کو نہ دیں بلکہ آپ کے حوالے کر دیں، آپ اگر مناسب سمجھیں گے تو انھیں دیں گے ورنہ کوئی اور شکل اختیار کریں گے۔ نامناسب اصحاب کبھی کبھی ایسی چیزیں ضائع بھی کر دیتے ہیں اوران کی اشاعت نہیں ہو پاتی۔

'دساتیر اور قاضی عبدالودود اچھا موضوع ہے اوراس سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو دلچسپی ہوگی۔ میں انھیں متوجہ کروں گا۔ میں نے یادگار نامہ قاضی عبدالودود کے لیے دو مضمون لکھنے کا ڈاکٹر صاحب سے وعدہ کروالیا ہے انھی کی تکمیل ہو جائے تو غنیمت ہے۔ جس مضمون کے بھیجنے کی میں نے سفارش کی ہے وہ تحقیق کو ضرور پہنچے گا لیکن میں نے ان سے کہا ہے کہ احتیاطاً اسکی عکسی نقل محفوظ کر لیجے۔

پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب قبلہ کی خدمت میں میرا عریضہ پیش کر دیجے اوران کی صحت و مشغولیت اجازت دے تو ان سے اس مجموعے کے لیے ایک تحقیقی مضمون لکھوانے کی کوشش کیجیے۔

مجھے بہت خوشی اس بات کی ہے کہ آپ یادگار نامے کے لیے ایک مضمون لکھنے کو آمادہ ہیں۔ مضمون کا انتظار رہے گا۔

غلط انتسابات یا مجہول یا الحاقات زدہ کتابوں میں سے کسی پر طویل مضمون نہ سہی ایک نوٹ ضرور لکھنا چاہتا ہوں۔ دو ایک صاحبوں کو متوجہ بھی کرنا چاہتا ہوں خدا کرے وہ آمادہ ہو جائیں۔ آپ پاکستان میں کن کن اصحاب سے اس موضوع پر مضامین لکھوا رہے ہیں، جالبی صاحب وحید قریشی صاحب اور عارف نوشاہی صاحب موضوع کا حق ادا کر سکتے ہیں خاص طور پر مؤخر الذکر۔

ڈاکٹر نذیر احمد آپ کے حالیہ خط مورخہ ۲۵/۱ کا جواب جلدی بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

قند پارسی، آپ کے پاس ضرور جانا چاہیے میں ان سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔

آپ کے شاگرد، شاہ انجم صاحب اگر جلیل قدوائی صاحب کے خطوط کی اشاعت میں سنجیدہ ہیں تو ان کے خطوط کی عکسی نقل ضرور بھیج دوں گا ابھی تو وہ مرحوم کے نام کے مکتوبات کی اشاعت میں مصروف ہوں گے۔

میں ریاض الوفاق کا انتخاب آپکو برائے مطالعہ بھیج دوں گا اس سے آپ کو اسکی افادیت معلوم ہوگی۔ اشاعت کا فیصلہ آپ مطالعے کے بعد کریں۔ لیکن زیر ترتیب شمارے میں تو آپ شاید ہی شائع کر سکیں۔

۲/۱۶ دکتر نذیر احمد صاحب سے ابھی ملاقات ہوئی ایک مضمون تو وہ عام موضوع پر آپ کے لیے لکھ کر رکھ چکے ہیں، اب وہ ظہوری کی طرف بعض منسوب کتابوں پر اپنے مضمون کا عکس بنوا کر اس پر ایک نظر ڈال کر وہ آپکو بھیجیں گے۔ یہ مضمون بہت عرصہ ہوا معارف میں چھپا تھا۔ اسی قسم کے ایک اور موضوع پر وہ ایک مضمون لکھنے پر بھی آمادہ ہوگئے ہیں، دساتیر اور قاضی عبدالودود، رودکی اور ڈینی سن راس اور دوسرے موضوعات پر [جن] کی طرف جو اشارے آپ نے کیے ہیں میرے نام کے خط میں وہ میں نے پڑھ کر انھیں سنا دیے ہیں۔ امید مزاج بخیر ہوگا۔

والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر نجم الاسلام صاحب

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، لطیف آباد، حیدر آباد سندھ (۷۱۸۰۰)

30.3.1997

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

گرامی نامہ مورخہ ۱۵ فروری، مکتبہ نبویہ لاہور کے توسط سے یہاں ۲۵ مارچ کو موصول ہوا، ممنون ہوں۔

لفافے میں ایک مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے نام بھی تھا، پہنچا دیا گیا، اور اپنے نام آپ کا مکتوب گرامی پڑھوا دیا گیا، کیونکہ اس میں بھی کچھ اجزاء ڈاکٹر صاحب سے متعلق تھے۔

ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق صاحب کے نام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات کی عکسی نقل، جو سمیع الدین مصطفائی صاحب آپ سے لے کر آئے تھے، اس کے بارے میں آپ نے تازہ مکتوب میں دریافت فرمایا ہے اور سابقہ مکتوب میں بھی اس کا ذکر تھا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سمیع الدین صاحب نے یہاں پہنچ کر ایک صاحب کے سپرد کردیے تھے جو اپنے طور پر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات جمع کر کے چھپوا رہے ہیں۔ اُن صاحب کی مستعدی اور شوق وشغف کو دیکھتے ہوئے، اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرح جلد چھپ جائیں گے، سمیع الدین صاحب کا یہ فیصلہ، جو اُنھوں نے اپنی صواب دید پر کیا تھا، اب تو درست ہی لگتا ہے، کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ وہ مجموعۂ مکتوبات لیزر کمپوزنگ کے مرحلے سے آگے بڑھ گیا ہے اور طباعت ہونے والی ہے۔

جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ آپ کے نام، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام، اور ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق صاحب کے نام تحریر کردہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے مکتوبات کا ایک مجموعہ جداگانہ طور پر تیار ہوسکتا ہے تو اس کی گنجائش اب بھی ہے، بلکہ اس کو دوچند کیا جاسکتا ہے اگر مراسلت فی مابین ہو یعنی آپ حضرات کے تحریر کردہ مکتوبات بھی شامل کرلیے جائیں۔ اس تجویز کے بارے میں ڈاکٹر صاحب سے ابھی کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ تاہم، آپ کا سابقہ مکتوب جس میں تجویز تھی پڑھوا دیا گیا تھا۔ اسی طرح تازہ مکتوب میں آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سے کوئی مقالہ قاضی عبدالودود یادگار نامے کے لیے لکھنے کی فرمائش تحریر کی ہے، اس کا ذکر اپنے رقعے میں کردیا تھا۔ ضعف پیری کے خیال سے زبانی کہنا تو مناسب معلوم نہ ہوا۔

محترم نذیر احمد صاحب کی طرف سے ایک اور، مطبوعہ مقالے کی عکسی نقل موصول ہوگئی ہے جو مینا بازار کے مصنف کی تعیین پر ہے، مقالہ بہت اچھا ہے، گوشۂ تحقیق منسوبات'' کے لیے اس کی تلخیص شامل کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

چند روز پیشتر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے تحریر کردہ پانچ غیر مطبوعہ اور دو مطبوعہ مقالوں کے پروف تصحیح کی غرض سے ارسال کیے گئے ہیں۔ اگرچہ وہ گوناگوں علمی مشاغل میں گھرے ہوئے ہیں لیکن بفضلہٖ قوتِ کار بھی ویسی ہی اعلیٰ درجے کی ہے؛ مجھے قوی امید ہے کہ وہ ان پروفوں کو بھی جلد ہی دیکھ لیں گے۔

''گوشۂ تحقیق منسوبات'' سے متعلق آپ کے کسی مقالے کا انتظار رہے گا۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں میرا سلام پہنچا کر، مجھے ممنون فرمائیں۔

نیازمند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

پس نوشت: فاؤنٹین پن کی سیاہ روشنائی سب سے اچھی Pelican جرمنی کی ہے بشرطیکہ اصل یعنی ساختہ جرمنی مل جائے، پی لی کن والے ڈرائنگ ان کے بناتے ہیں، مشہور عام ہے، مگر فاؤنٹین پن انک بھی بناتے ہیں، وہ اچھی ہے مگر صحیح کوالٹی کی مشکل سے ملتی ہے۔ یہاں بھی مشکل سے مل رہی ہے۔

(۹۱)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 21-4-1997

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

آج کی ڈاک سے آپ کا لفافہ ملا۔ میرے نام کے دو مکتوبات مورخہ ۵/اپریل اور ۷/اپریل ملے، ممنون ہوں۔ کئی مکتوبات پوسٹ کرنے کے لیے تھے، جلد ہی پوسٹ کردیے جائیں گے۔ دو مکتوبات پر پتا درج نہیں، ایک کسی پیرزادہ صاحب کے نام کا ہے اور دوسرا خلیل احمد رانا صاحب کے نام کا۔ شاہ انجم صاحب اپنے نام کا مکتوب لینے آ گئے تھے، اُن کی نشان دہی پر یہ دونوں مکتوبات پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور کو بھیجے جاتے ہیں۔

مکتوبات قاضی اختر بنام خوشتر منگرولی مرتب کرکے بھیج دیجیے، طبع ہوجائیں گے۔ اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے مکتوبات کی عکسی نقل بھی عنایت کیجیے۔ تجویز قابل عمل ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو کبھی کبھی ضعف اور چکر آنے کی شکایت ہوجاتی ہے، ویسے ٹھیک ہیں۔ آپ کے استاد زادے پروفیسر محمد محمود میمن صاحب ایک عرصۂ دراز سے رابطے میں نہیں آئے، ان کی خیریت دریافت کرکے آئندہ لکھوں گا۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ پر مقالے کا انتظار ہے۔ ممنون کیجیے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں نیازمندانہ سلام پیش کرتا ہوں۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۹۲)

علی گڑھ

۲۲/۶/۹۷ء

محترمی جناب پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مورخہ ۲۲/اپریل رام پور سے ۵ جون کو پہنچا اور اسی دن اس کا جواب دے دیا، ملا ہوگا۔ اس میں پروفیسر غلام مصطفیٰ

خاں صاحب کے مکتوبات کے عکس کا ذکر ہے۔ ہفتہ عشرہ ہوا ایک دن مرتب صاحب کا ٹیلیفون آیا ان کی طرف سے کوئی اور صاحب کہہ رہے تھے اور ان خطوط کے عکس کا مطالبہ کر رہے تھے دومنٹ کے بعد وہ بھی ٹیلیفون پر آئے اور انھوں نے کہا میں اب تک ان خطوں کے انتظار میں ہوں۔ میں نے کہا حضرت آپ نے تو کوئی خط نہیں لکھا، ڈاکٹر رفیع الدین کے نام کے خطوط بھیجے ان کی آج تک رسید بھی نہیں بھیجی، بہر حال آپ ایک اچھا کام کر رہے ہیں، خطوط کے عکس آپ کو ضرور بھیجوں گا۔

تلاش کیے تو کوئی پچاس خطوط اور رقعات نکلے۔ ان کے زیروکس بنوالیے ہیں۔ مشکل یہ ہے بعض خطوط پر سال تحریر درج نہیں۔ آج بیٹھ کر ان کی تاریخ تحریر طے کی پھر انھیں ترتیب سے رکھا، حواشی لکھنے لگا تو شاید بہت تاخیر ہو جائے اور یوں بھی رفیع الدین صاحب کے نام کے خطوط تو ظاہر ہے بغیر حواشی کے چھپیں گے۔ اب کل دیکھوں گا یا تو کل میں یہ عکس ڈاک کی نذر کروں گا کہ آپ تک جلد پہنچ جائے یا پھر موقع ہوا تو مختصر حواشی لکھ دوں گا۔ لیکن اس عمل میں دو تین دن ممکن ہے لگ جائیں۔ اشاعت کے لیے آپ ان خطوط پر ایک نظر ضرور ڈال لیں کوئی بات نا قابل اشاعت ہو تو حذف کر دیجیے گا اگر وہ جو خطوط مرتب کر رہے ہیں یا شائع کر رہے ہیں سرگرم عمل نہ ہوں تو انھیں اپنے پاس محفوظ رکھیے اور جب اور جس طرح چاہے استعمال کیجیے۔ دیکھیں یہ پیکٹ آپ کو کب ملتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب محترم ومکرم کے لیے برابر دعا گو رہتا ہوں ان کی خدمت میں جب ملاقات ہو تو میرا اور بیگم صاحبہ کا سلام پیش کر دیجیے۔ مصطفائی صاحب کو دعا کہیے۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۹۳)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، لطیف آباد،
حیدر آباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 26-6-1997

محترم ڈاکٹر صاحب!   سلام و آداب

۲۱/اپریل کو ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا، جو آپ کے دو مکتوبات گرامی (۵/اپریل اور ۷/اپریل کے) ملنے پر لکھا تھا، اور اس میں عرض کیا تھا کہ:

۱۔ مکتوبات قاضی اختر جونا گڑھی بنام خوشتر منگرولی مرتب کر کے بھیج دیجیے، شائع ہو جائیں گے، اور یہ بھی کہ

۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات کی عکسی نقلیں بھی عنایت کیجیے، وہ بھی چھپ جائیں گے۔

مزید یہ کہ یاددہانی ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب پر ایک مختصر مضمون کے لیے بھی ہے، جس کا وعدہ آپ سابقہ مکتوبات میں کر چکے ہیں۔ ازراہ کرم یہ بھی عنایت کیجیے، ممنون ہوں گا۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو اُن کے مقالات کے پروفوں کے سلسلے میں یاددہانی کے لیے جداگانہ خط لکھتا ہوں۔ازراہ کرم میرا سلام ان کی خدمت میں پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے۔

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب بخیر وعافیت ہیں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

اضافہ:-رسالہ تحقیق کے شمارۂ دہم کی طباعت جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں ہوگی۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی طرف سے مقالوں کے پروف، اور آپ کی طرف سے ڈاکٹر بلوچ پر مضمون اور مکتوبات ملنے کا انتظار ہے۔

(۹۴)

4.7.1997

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام وآداب

تازہ مکتوب گرامی، پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۲ جون موصول ہوا۔جس سے معلوم ہوا کہ میرا ۱۴ر اپریل کا خط آپ کو رام پور سے ۵ جون کو ملا۔معذرت خواہ ہوں، ضرور بدحواسی میں غلط لفافے میں خط رکھ دیا گیا ہوگا۔

اس تازہ مکتوب سے، فون پر خالد محمود صاحب کے رابطے کا حال معلوم ہوا۔شاید خط لکھنا ان کے لیے مشکل اور فون پر بات کرنا آسان ہے، اسی لیے آپ سے پہلا رابطہ فون پر کیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ پچاس مکتوبات ہمدست ہوگئے ہیں اور آپ ان پر حواشی لکھ رہے ہیں، ان شاء اللہ چھاپے جائیں گے، اور آپ کے تحریر کردہ جوابی مکتوبات بھی شامل کرلیں گے۔☆

خالد محمود صاحب کے مجموعے کی طباعت تکمیل کو پہنچ گئی ہے، توقع ہے کہ ایک نسخہ وہ آپ کو بھیجیں گے۔ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو آپ کا تازہ خط ملاحظے کے لیے بھیجا ہے۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے میرا سلام کہیے، ممنون [ہوں] گا۔

نیاز مند:

نجم

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

یہ خط پوسٹ ہونے سے رہ گیا تھا۔اب برآمد ہوا تو پیش کرتا ہوں۔۶۴ کا ہو چکا ہوں، ایسی بدحواسیاں بعید نہیں۔

☆ مکتوبات کا پیکٹ ڈاک کے ذریعے موصول ہوگیا تھا اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے سپرد کردیا گیا تھا۔

30/10/97

(۹۵)

علی گڑھ

۱۷۔۹۔۹۷ء

محبی نجم الاسلام صاحب

مرتب مکاتیب پروفیسر غلام مصطفٰے خاں صاحب کا حیدر آباد سے ٹیلیفون آیا تھا مکتوبات کے ارسال کے لیے۔ افسوس ہے کہ آج سے پہلے سارے خطوط کے عکس نہیں بنوا سکا، اب تیار ہو کر آ گئے ہیں، بھیج رہا ہوں۔ براہ کرم ایک نظر ڈال کر خطوط پر نمبر درج کر دیجیے، بریکٹ میں۔

میں کل صبح اِن شاء اللہ دہلی جا رہا ہوں، رات کو ایئر پورٹ پہنچنا ہے اور علی الصباح عمان/اردن کے لیے روانہ ہونا ہے۔

ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب) کی خدمت میں سلام پیش کر دیجیے۔

اب یہ خطوط آپ کے سپرد کرتا ہوں، جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ آپ چھاپیں یا ان صاحب کو دے دیں، یہ آپ کے صواب دید پر ہے۔ امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۹۶)

۳۰۔۱۰۔۱۹۹۷

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام آپ کا تازہ مکتوب دیکھا جو ۲۰/اکتوبر کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں ایک حصہ مجھ سے متعلق بھی ہے۔ شکریہ

حسب خواہش، تحقیق کا آخری شمارہ جس میں گوشۂ اختر شامل ہے، ڈاکٹر ضیاء الدین ڈیسائی کو بھیجا جاتا ہے۔ اُس شمارے میں شامل آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات کے ۱۵ آف پرنٹ آپ کی خدمت [میں] ارسال کیے جاتے ہیں۔ غالباً اِنھی کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔ اس سے قبل کے شمارے میں بھی آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات شامل تھے اور وہ تعداد میں زیادہ تھے۔ اُن کے آف پرنٹ تو شاید بچے ہوئے اب نہ ہوں۔ زیر ترتیب شمارے میں بھی آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوبات شامل کرنے کا ارادہ ہے۔

کسی بڑے مقالے کا آپ سے تقاضا تو شاید اب مناسب نہ ہو، لیکن ڈاکٹر نبی بخش بلوچ پر ایک مختصر تحریر اِعنایت فرما دیجیے۔ آپ کے خواجہ تاش ہیں، علی گڑھ میں رہے ہیں، مشترک استاد کا حوالہ موجود ہے۔ ان کی کوئی کتاب بھی آپ کے کتاب خانے میں ضرور ہوگی، خط و کتابت رہی ہوگی سابقہ وعدہ اِن سب پر مستزاد۔ زیر ترتیب شمارے میں ایک گوشہ ڈاکٹر بلوچ سے متعلق قائم کیا ہے۔ اس لیے، یاد دہانی کے لیے طول کلام کرتا ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے بارے میں ایک صاحب نے ہندوستان سے لکھا تھا کہ امریکہ تھے، ہوئے ہیں، واپس تشریف لا چکے ہوں گے اور بخیر و عافیت ہوں گے، میرا اسلام پہنچا دیجیے، مجھے ممنون کیجیے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے اتنے بہت سے مطبوعہ، غیر مطبوعہ مقالے زیر ترتیب شمارے میں شامل ہیں کہ ایک کتاب کی ضخامت کو کفالت کرتے ہیں۔ ان کے آف پرنٹ اہتمام کے ساتھ تیار کرائے جائیں گے۔

قاضی عبدالودود یادگاری مجلّے کے لیے ایک مضمون ''شہرِ ودود میں'' کے عنوان سے شروع کیا ہے، جس میں اُن سے ملاقات کا حال لکھ رہا ہوں۔ پیش کروں گا، ان شاء اللہ۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

۱۔ کم و بیش دو صفحات کی۔

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۹۷)

علی گڑھ

۶/۱۱/۹۷ء

محبی! السلام علیکم

بلوچ صاحب پر مضمون تیار ہو گیا ہے، احتیاطاً زیروکس بنوانے کے لیے بھیجا ہے، آ جائے تو رجسٹری کرانے ڈاک گھر بھیج دوں، شنبے کو ۱۲ بجے رجسٹری بند ہو جاتی ہے، خدا کرے آدمی جلد آ جائے اور رجسٹری ہو جائے۔

بہت عجلت میں مضمون لکھا ہے۔ آپ اچھی طرح اسے دیکھ لیں۔ کہیں میمن صاحب کہیں الاستاذ اور کہیں کچھ اور لکھا گیا ہے صفحہ ۸ پر میمن صاحب کا خط درج ہو گا، عربی میں ہے۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ انھوں نے الٰہی بخشؒ کو عربی میں کیا خط لکھا ہو گا، اردو میں ہو گا، میں نے مجلّے میں چھاپتے وقت عربی میں ترجمہ کر دیا ہو گا۔ خط بظاہر بلوچ صاحب سے مجھے ملا ہو گا۔ میرے ذخیرۂ کاغذات میں موجود نہیں۔ اگر آسانی سے ممکن ہو تو انھیں ٹیلیفون کر کے یا خط لکھ کر اصل اردو خط کی نقل منگوایئے اور اس کو شایع کیجیے۔ مجبوری ہے تو عربی میں سہی۔ اور خط نہ چھاپنا چاہیں تو اردو میں خلاصہ چھاپ دیجیے۔

بلوچ صاحب کے ساتھ کراچی کا ایک گروپ فوٹو مجھے حکیم مسعود احمد برکاتی صاحب کی عنایت سے ملا تھا، بھیج رہا ہوں شایع کرنا ہو تو شایع کر دیجیے۔ اس میں افتخار عارف، برکاتی صاحب، مشفق خواجہ صاحب کے ہم زلف ذوالفقار مصطفیٰ اور بلوچ صاحب ہیں۔ اوّل و آخر میں جو دو صاحبان ہیں میں انھیں نہیں جانتا۔ برکاتی صاحب کو تو نہیں ذوالفقار صاحب کو لکھ رہا ہوں کہ اگر انھیں دونوں کا نام معلوم ہو جائے تو وہ آپ کو مطلع کر دیں کہ تصویر کے ساتھ نام چھاپنا ضروری ہے۔ نہ معلوم ہو تو اوّل و آخر میں نامعلوم لکھ دیتے ہیں۔ لیکن یہ مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ کہیں سنینِ وفات درج نہیں، آپ کو آسانی سے معلوم ہو سکے تو لکھ دیجیے ورنہ بریکٹ کو قلم زد کر دیجیے۔

بلوچ صاحب سے میرے تعلقات زیادہ نہیں رہے وہ کچھ مصروف کچھ کوتاہ قلم بھی ہیں بمشکل ایک دو خط ان کے آئے ہوں گے پھر ان کے جاننے والے اور ان کے کارناموں سے واقف آپ کے یہاں بہت لوگ ہیں انھوں نے ان کے تفصیلی حالات اور ان کے کارناموں کا ذکر ضرور کیا ہوگا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ الاستاذ اور ان کے تلامذہ کا ذکر کروں اور ایسے معلومات پیش کروں جن کے جاننے والے اب یہاں بھی نہیں ملتے، وہاں کہاں ملیں گے۔ اس طرح کچھ معلومات علی گڑھ اور شعبۂ عربی کے بارے میں شاید محفوظ ہو جائیں۔ آپ کو یہ فاضل معلوم ہوں تو بلا تکلف حذف کر دیجیے۔

تصویر چھاپنے کے بعد حفاظت سے واپس کر دیجیے گا۔ آپ بڑی نظم وضبط کے آدمی ہیں یہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

درانی مرحوم پر جو کتاب پشاور میں چھپی ہے اسے حاصل کر کے بھیج سکیں تو خوب ہو۔ ان کا سال وفات معلوم ہو سکے تو اضافہ کر دیجیے گا۔

کیا اچھا ہو اگر مسودے پر ڈاکٹر صاحب قبلہ ایک نظر ڈال لیں، کچھ باتیں اس زمانے کی انھیں بھی یاد ہوں گی۔ ممکن ہے واقعات کے اندراج میں مجھ سے چوک ہوئی ہو۔ لیکن ان کی مشغولیت اور ضعف شاید اس کا موقع نہ دے۔

مضمون کمپوز ہو جائے اور اس کی تصحیح ہو جائے تو براہ کرم اس کی ایک عکسی کاپی طباعت سے پہلے بھیج دیجیے، آف پرنٹس ممکن ہو تو کچھ زیادہ نکلوائیں۔

دکتر نذیر احمد صاحب اور میرے بہت سے خطوط ایک شمارے میں چھپے تھے۔ آپ نے از راہ کرم خاصے آف پرنٹس بھجوانے تھے، سب تقسیم ہو گئے۔ دیکھیے کہیں دو چار اور پڑے مل جائیں تو بھیج دیجیے گا۔

دکتر نذیر احمد صاحب اچھے ہیں۔ افسوس ہے کہ کل ۵ر دسمبر کو یہاں پروفیسر خلیق احمد نظامی وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ خدا ان کی مغفرت فرمائے۔

والسلام

مختار الدین احمد

ابھی محمود احمد برکاتی اور مسعود احمد برکاتی صاحب کے خطوط مؤرخہ ۳ر دسمبر دہلی سے موصول ہوئے۔ ایک ماہ کے لیے جے پور جا رہے ہیں۔ افسوس کہ علی گڑھ کا ویزہ ان کے پاس نہیں۔ اب تو تصویر کے بارے میں ذوالفقار مصطفےٰ صاحب ہی کچھ بتا سکیں گے۔

(۹۸)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

Dated: 20-11-1997

محترم ڈاکٹر صاحب سلام وآداب

سمیع الدین مصطفائی صاحب علی گڑھ کا عزم رکھتے ہیں۔ یہ خط لکھ کر ا کے سپرد کرتا ہوں۔

حسب ارشاد رسالہ تحقیق کا ایک شمارہ ڈاکٹر ضیاء الدین ڈیسائی صاحب کو اور چند آف پرنٹ مکتوبات کے آپ کو

رجسٹری سے ارسال کر چکا ہوں اور اس کی اطلاع ایک خط میں بھی دے چکا ہوں، ملا ہوگا۔

رسالہ تحقیق کے گوشۂ تحقیق منسوبات سے متعلق ایک کاغذ اس خط کے ساتھ منسلک ہے [۱] ازراہ کرم اس پر کچھ اضافہ کیجیے اور اپنے مشورے سے نوازیے۔ شکریہ

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

بتوسط سمیع الدین مصطفائی صاحب (اسلام آباد، لاہور، دہلی سے ہوتے ہوئے علی گڑھ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں)

[۱] مشورہ کے لیے بخدمت ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب

۱۔ تاریخ تحقیق منسوبات:	نجم الاسلام
۲۔ مسئلہ ملکیت تصنیف:	رچرڈ ایلٹیک، مترجمہ نجم الاسلام
۳۔ امام غزالی کی مجوث فیہ تصنیفات:	شبلی نعمانی
۴۔ دیوان خواجہ معین الدین چشتی:	حافظ محمود شیرانی (تلخیص)
۵۔ دیوان خواجہ معین الدین چشتی (Follow-Up):	شیخ محمد ابراہیم ڈار
۶۔ دیوان خواجہ معین الدین چشتی (Follow-Up):	پروفیسر محمد اسلم
۷۔ رودکی و رودکی مجعول:	ڈینی سن راس
۸۔ زیب النساء اور دیوان مخفی:	محمد محفوظ الحق
۹۔ کیا فارسی قصہ چہار درویش امیر خسرو کی تصنیف ہے:	حافظ محمود شیرانی (تلخیص)
۱۰۔ ظہور الاسرار نامی اور مطہرہ کرّہ:	امتیاز علی خاں عرشی
۱۱۔ کیا دیوان قطب الدین دیوان خواجہ بختیار کاکی ہے:	ڈاکٹر نذیر احمد مزید: فرہنگ قواس کا جعلی نسخہ
۱۲۔ حافظ شرازی کے دیوان میں غلط انتسابات کی مثالیں:	ڈاکٹر نذیر احمد
۱۳۔ عمید لویکی کے کلام میں غلط انتسابات کی نشان دہی:	ڈاکٹر نذیر احمد
۱۴۔ کیا مصباح الارواح کا مصنف جمالی دہلوی تھا:	ڈاکٹر نذیر احمد
۱۵۔ کیا کتاب مینا بازار ظہوری کی تصنیف ہے:	ڈاکٹر نذیر احمد
۱۶۔ دیوان قطب الدین:	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں
۱۷۔ رسالۂ گنج الاسرار:	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں
۱۸۔ بعض مظلوم کتابیں:	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں
۱۹۔ شیخ عثمانؒ کا رسالۂ عشقیہ:	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں
۲۰۔ دیوان ظہیر اور اس کا مصنف:	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں

۲۱۔ عماری غزنوی یا عمادی شہر یاری:	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
۲۲۔ دیوان منسوب بہ حضرت عبد القادر جیلانیؒ:	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
۲۳۔ قادر نامے کا مصنف:	مالک رام
۲۴۔ امیر مینائی سے منسوب ایک قصیدہ:	مالک رام
۲۵۔ لطائف غیبی کا مصنف:	مالک رام
۲۶۔ دو موضح قرآن:	نجم الاسلام
۲۷۔ نعتیہ قطعہ یا صاحب الجمال کیا شاہ عبد العزیزؒ کا ہے:	نجم الاسلام
۲۸۔ گربہ نامے کا اصل مصنف:	نجم الاسلام
۲۹۔ دیوان غمگین کس غمگین کا ہے:	نجم الاسلام
۳۰۔ کچھ نوطرز مرصع کے بارے میں:	نجم الاسلام
۳۱۔ ملفوظات خواجگان چشت کی اصالت:	نجم الاسلام
۳۲۔ تحقیق منسوبات سے متعلق شیرانی کا کام:	ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی
۳۳۔ دساتیر کی مجعولیت:	قاضی عبد الودود
۳۴۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے منسوب رسالے:	ڈاکٹر محمد ایوب قادری۔
۳۵۔ فرہنگ قواس کا جعلی نسخہ:	ڈاکٹر نذیر احمد
۳۶۔ رسالہ تنقید بر کلام شہید کا مصنف کون ہے:	نجم الاسلام، ترجمہ ضیاء الدین اصلاحی
۳۷۔ تفسیر کبیر اور اس کے تکملے کے متعلق:	عبد الرحمٰن المعلمی
۳۸۔ عون المعبود کا مصنف کون ہے:	ضیاء الدین اصلاحی
۳۹۔ الذخائر والتحف کس کی تصنیف ہے:	حبیب الرحمٰن اعظمی
۴۰۔ مبارق الازہار کس کی تصنیف ہے:	حبیب الرحمٰن اعظمی
۴۱۔ ابن المقفع سے منسوب ارسطاطالیسی تراجم:	پول کروس
۴۲۔ فیہ مافیہ:	نکلس
۴۳۔ معدن المعانی:	عطاء الرحمٰن کاکوی
۴۴۔ کیا رسالہ شفا الاسرار داتا گنج بخش کی تصنیف ہے؟:	حکیم محمد موسیٰ امرت سری
۴۵۔ مجمع البحار پر ایک نظر:	راشد برہان پوری
۴۶۔ پیر کلیر ادران کا فارسی دیوان:	ڈاکٹر وحید قریشی
۴۷۔ امیر مینائی سے منسوب ایک قصیدہ:	سید جاوید اقبال
۴۸۔ رسائل شاہ امین الدین اعلیٰ:	ڈاکٹر حسینی شاہد

۴۹۔ معراج العاشقین کا مصنف:	ڈاکٹر حفیظ قتیل (تلخیص)
۵۰۔ آزاد بلگرامی سے منسوب آثار:	ڈاکٹر سید حسن عباس
۵۱۔ پرتھی راج راسو کی تاریخی حیثیت:	امیر اللہ شاہین
۵۲۔ دیوان منسوب بہ منصور حلاج:	محمد شکیل احمد صدیق
۵۳۔ شاہ جو رسالو کے الحاقی کلام کی تحقیق:	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ
۵۴۔ کیا صراط المستقیم وجہی کی تصنیف ہے:	سخاوت مرزا

ایرانی فضلاء کے مقالات کے تراجم:

۵۵۔ سر العالمین منسوب بہ غزالی:	علی رضا ذکاوتی قراگزلو
۵۶۔ آیا کتاب ''السعادۃ'' ابوالحسن عامری کی تصنیف ہے:	نصر اللہ حکمت۔
۵۷۔ غزلیات حافظ کی اصالت سے متعلق ایک منہاج تحقیق:	مسعود فرزاد
۵۸۔ خیام کی اصیل رباعیاں کون سی ہیں:	سید علی میر افضلی
۵۹۔ رسالۂ نوریہ کا مصنف:	جمال الیاس

۶۰۔ ملفوظات خواجگان چشت کی اصالت: فضلاء کے مباحث کا خلاصہ

(۹۹)

علی گڑھ

۲۵/۱۱/۹۷ء

محترمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۳۰/۱۰ یہاں ۱۱/۱۱ کو موصول ہوا۔ ۴/ جولائی کا خط بھی ملا۔ تحقیق کے آف پرنٹس بھی ملے، بہت بہت شکریہ۔ اس شمارے سے قبل کے شمارے میں جو مکتوبات زیادہ تعداد میں چھپے تھے وہ مطلوب ہیں۔ اب ان کے ملنے کے امکانات کم ہیں لیکن کوشش کر کے دیکھیں۔

زیر طباعت شمارے کا حال معلوم ہوا۔ خطوط پڑھ کر بہت شرمندہ ہوا اور مضمون تو کیا لکھتا برادر گرامی دکتر نبی بخش بلوچ پر بھی چند صفحے لکھ کر نہ بھیج سکا۔ اب لکھنا شروع کر دیا ہے، آج تک نصف لکھ لیا ہے۔ دس بارہ صفحوں کا مضمون ہو جائے گا، ایک ہفتے میں بھیج دوں گا۔ اور اصحاب نے دوسرے پہلوؤں پر لکھا ہو گا میں نے ''علامہ میمن کا ایک ممتاز شاگرد'' اپنے مضمون کا عنوان رکھا ہے اور علی گڑھ اور میمن صاحب کے حوالے سے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ اس میں ان کے متعدد خواجہ تاشوں کا ذکر اور ایسے معلومات آ گئے ہیں جو محفوظ ہو جائیں تو اچھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی زندگی اور ان کی علمی کوششوں پر دوسرے حضرات نے لکھا ہو گا لیکن علی گڑھ کا ذکر ان میں کم آیا ہو گا۔

خوشی ہوئی کہ آپ نے قاضی مرحوم کے یادگار نامے کے لیے مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اپنی ملاقاتوں کے ساتھ کچھ اور علمی باتیں آ جائیں تو اچھا ہے۔ میں نے ان کی متعدد کتابیں آپ کی خدمت میں بھیجی ہیں۔

خالد محمود صاحب ٹیلیفون کرنے اور خطوط ملنے کے بعد خاموش ہو گئے۔ انھوں نے کتاب اب تک نہیں بھیجی۔ راشد شیخ صاحب کا خط لاہور سے آیا ہے، ملیں تو انھیں میرا اسلام کہیے۔ علی گڑھ میگزین چار ہزار چھپی تھی۔ طلباء کی تعداد کوئی بیس ہزار ہے۔ مجھے صرف چند کاپیاں ملیں تھیں، وہ میں نے احباب میں تقسیم کر دیں۔ اگر کوئی نسخہ ہاتھ آ گیا تو راشد شیخ صاحب کے لیے رکھ لوں گا، خدا کرے سمیع الدین صاحب اس طرف آ نکلیں۔ ڈکٹر نذیر احمد صاحب امریکہ سے آ گئے ہیں بخیر ہیں۔

امید آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

پروفیسر غلام مصطفےٰ کا کوئی گرامی نامہ آیا ہے جواب مضمون کے ساتھ بھیجوں گا۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۰۰)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۲۶ / دسمبر ۱۹۹۷ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ایروگرام مورخہ ۲۵ نومبر ملا، آس بندھی، ۶ دسمبر کا ایروگرام اچھی خبر لایا کہ موعودہ مقالہ مکمل ہوا اور آپ پوسٹ کرنے والے ہیں۔ تہ دل سے ممنون ہوں، اور اب منتظر ہوں کہ پوسٹ مین کب لاتا ہے۔ یہ اچھی خبر ڈاکٹر بلوچ صاحب کو سنا چکا ہوں۔

سمیع الدین مصطفائی صاحب علی گڑھ جاتے تھے۔ انھیں گوشۂ تحقیق منسوبات کے مشمولات سے متعلق ایک کچی فہرست دی ہے۔ ازراہ کرم اس سلسلے میں کچھ مشوروں سے نوازیں۔ توقع ہے کہ فہرست پہنچا دیں گے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب امریکہ سے تشریف لا چکے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کے سمنار میں مشغول ہوں گے۔ میرا اسلام پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے۔ میں امسال بھی پہنچ نہ پایا، دلی دور ہی رہی۔

تقویت الایمان کے رد میں لکھی جانے والی، اُسی دور اور اُسی ولی اللہی خاندان کی کتاب ارشاد نامہ مولوی مخصوص اللہ (ابن شاہ رفیع دہلوی) کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ چھپا ہے یا ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے متعلق اپنی معلومات سے مستفید فرمائیں۔ شکریہ۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بخیر و عافیت ہیں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت گرامی: ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب

ناظمہ منزل، ۴/۲۸۶، امیر نشان روڈ، علی گڑھ۔

اضافہ: تحقیق کے پچھلے شماروں میں چھپنے والے مکتوبات کے آف پرنٹ تو سب ختم ہو گئے۔ زیر طبع شمارے میں آپ کے مزید مکتوبات شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ ان کے آف پرنٹ، نئے شمارے کے ساتھ پیش کیے جائیں گے، ان شاء اللہ۔ نجم الاسلام

(۱۰۱)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 31-12-1997

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

ڈاکٹر بلوچ پر آپ کا مقالہ، رجسٹری ڈاک سے موصول ہو گیا، اور اس کے ساتھ رنگین گروپ فوٹو بھی۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔ اطمینان رکھیے، فوٹو بحفاظت واپس کر دیا جائے گا۔

مقالے کے پروف، لیزر کمپوزنگ ہو جانے کے بعد، بھیجے جائیں گے۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۰۲)

باسمہ

Res: 4035
External: 7162
Phones Internal: 234

DEPARTMENT OF ARABIC
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH-2020002

Dated یکم رمضان المبارک
یکم جنوری ۱۹۹۸

میرے محترم السلام علیکم

والا نامہ مؤرخہ ۲۱ر نومبر کے مطالعے کا شرف ۹ر دسمبر کو حاصل ہوا۔ تحفے موصول ہوئے بہت ممنون ہوا۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی۔ آپ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں یہی ہم لوگوں کے لیے بہت ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت مند اور ہر قسم کے مصائب سے محفوظ رکھے۔

افسوس سمیع الدین مصطفائی صاحب کی ملاقات سے محروم رہا۔ وہ جس دن علی گڑھ آئے میں اسی دن ایوان غالب کی خریداری کتب ونوادر کی میٹنگ میں شرکت کے لیے دہلی گیا۔ کار سے گیا اور کار ہی سے اسی شب واپس آیا۔ سمیع الدین

صاحب کا منتظر رہا۔ ہفتے عشرے کے بعد ظفر الدین سلمہٗ کی دوکان جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا ان کا علی گڑھ پھر آنے کا ارادہ نہ تھا اور اب تو وہ حیدر آباد واپس پہنچ گئے ہوں گے۔ عدم ملاقات کا بہت افسوس رہا۔

سید رفیع الدین صاحب اس طرف تشریف نہیں لائے اب رمضان کے بعد ہی آ سکیں گے۔ میں نے انھیں لکھا ہے کہ موقع نکال [کر] حیدر آباد ضرور جائیں۔

بچوں کے ارادۂ حج و زیارت سے خوشی ہوئی۔ حرمین شریفین میں قیام گاہ کا علم ہو جائے تو یہاں کے حجاج ان سے مل سکیں۔

دکتر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں وہ بھی آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں۔ والسلام

آپکی خیر و عافیت کے لیے دعا گو

مختار الدین احمد

(۱۰۳)

علی گڑھ

یکم جنوری ۱۹۹۸ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

گرامی نامہ مورخہ ۲۰ر نومبر سمیع الدین صاحب کے ذریعے موصول ہوا ۹ دسمبر کو۔ تاخیر کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔ میں دکتر نذیر احمد صاحب کے ساتھ ایوان غالب دہلی کی لائبریری کمیٹی کے جلسے میں شرکت کے لیے دہلی گیا ہوا تھا۔ شب کو واپس آیا تو ڈاکٹر صاحب اور آپ کے گرامی نامے ملے۔ خیال تھا کہ دو چار دنوں میں وہ فیروز آباد وغیرہ سے گھوم پھر کر آئیں گے تو خط کا جواب لے جائیں گے۔ ہفتہ عشرہ گزر گیا اور وہ نہ آئے تو ان کی تلاش شروع ہوئی ان کے ایک کرم فرما محمد ظفر الدین سے جا کر ملا تو معلوم ہوا وہ تو واپس آ گئے۔ بہت افسوس ہوا کہ ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ آپ کے خط کے جواب میں الگ تاخیر ہوئی۔ آپ منتظر ہوں گے جواب کے۔

دسمبر کا مہینہ سخت مصروفیت کا ہوتا ہے، غالب سیمنار کے لیے مضمون لکھنا تھا پھر وہاں جا کر شریک ہونا تھا۔ ہم دونوں ۲۷ کی صبح گئے اور ۲۹ کی شب واپس آئے۔

توقع تھی کہ آپ تشریف لائیں گے، وہاں سے کوئی بھی نہ آسکا، اس لیے مایوسی ہوئی۔

بلوچ صاحب پر مضمون لکھ کر ۹ر دسمبر کو دہلی لیتا گیا اور وہیں اسے رجسٹری سے روانہ کیا۔ رجسٹری نمبر ہے ۵۳۲۷۔ اور تاریخ روانگی ۹۔۱۲۔۹۷ء آپ کی طرف سے اس کی رسید نہ آنے سے سخت تردد ہے۔ وہ پیکٹ رجسٹرڈ ہے اس لیے ضرور پہنچا ہوگا۔ براہ کرم دو سطریں رسید کی بھیج دیجیے کہ رفع تردد ہو۔

منسوبات کی فہرست دیکھی۔ آپ نے ماشاء اللہ کافی تفصیلی فہرست مرتب کر ڈالی ہے۔ آپ کیا یہ سب مضامین اس شمارے میں شایع کر رہے ہیں۔ یہ تو کئی شماروں میں آئیں گے۔ غالباً آپ اس فہرست کے چند مضامین شایع کر رہے ہوں گے اور فہرست مکمل تاکہ اس کا افادہ عام ہو جائے۔ اپنی گزارشات چند دنوں کے بعد بھیجوں گا۔ اس وقت تو صرف یہ جاننے کی فکر

ہے کہ مضمون آپ کو اب بھی ملا یا نہیں۔ براہ کرم فوراً اطلاع دے کر ممنون کریں۔

دہلی میں ڈاکٹر سیّد امیر حسن عابدی صاحب سے منسوبات کے سلسلے میں گفتگو کی۔ انھوں نے بابر کی طرف مشہور شعر بابر بعیش گوش۰۰۰ کی نسبت کے بارے میں ایک مضمون ایک مجموعۂ مضامین لکھا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ شعر سلطان بابر قلندر کا ہے۔ یہ کتاب منگوا کر ان کے مضمون کا عکس بنوا کر بھیج رہا ہوں یہ آپ کی دلچسپی کا ہوگا۔ نئے سال اور رمضان المبارک کی تہنیت قبول فرمائیں۔ تحقیق کا زیر طبع شمارہ کب تک شایع ہو رہا ہے۔

والسلام

خیر طلب

مختار الدین

(۱۰۴)

علی گڑھ

۲رجنوری ۱۹۹۸ء

محترمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

کل آپ کے نام لفافہ روانہ نہ ہو سکا کچھ اور خطوط بھی لکھنے تھے اور کل کی ڈاک بھی دیکھنی تھی، کل کی اور اب آج کی ڈاک بھی دیکھ لی، آپ کا کوئی خط نہ تھا اب تردد میں اور اضافہ ہوا۔ براہ کرم فوراً صورت حال سے آگاہ کیجیے۔ منسوبات کے بارے میں گزارشات پیش ہیں۔

۱) دیوان مخفی پر ڈاکٹر سیّد امیر حسن عابدی نے بھی مضمون لکھا ہے جو رسالہ العلم (بمبئی) میں چھپا۔ اس کے اڈیٹر سیّد علی جواد زیدی تھے۔ آپ چاہیں گے تو مضمون کی نقل عابدی صاحب سے حاصل کرلوں گا۔

۲) انھی کا ایک مضمون اسی قسم کے موضوع پر کتب خانۂ ٹونک کے جرنل میں چھپا ہے۔ یہ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی صدر شعبۂ فارسی دہلی یونیورسٹی کے پاس ہے۔

۳) دیوان معین الدین چشتی از ڈاکٹر نذیر احمد، معارف یہی مضمون منادی (دہلی) میں بھی شایع ہوا ہے۔

۴) معراج العاشقین کی نسبت پر بھی ایک مضمون یاد آتا ہے ڈاکٹر نذیر احمد یا کسی اور کا چھپا ہے۔

۵) ظہور الاسرار از پروفیسر محمد ابراہیم ڈار۔

۶) ابراہیم ڈار ہی کا ایک ایسا مضمون کسی اور کتاب کے متعلق شایع ہوا ہے۔ ان کا مجموعۂ مضامین دیکھوں گا۔ اورینٹل کالج میگزین (جوبلی نمبر) میں کسی کا ایک مضمون چھپا تھا۔ ڈار مرحوم نے اس کا جواب لکھا تھا۔

۷) جمالی دہلوی اور مصباح الارواح از ڈاکٹر نذیر احمد اردو ادب (علی گڑھ)

۸) جمال دہلوی از حسام الدین راشدی

۹) مقیمی فارسی کا شاعر ہے اردو کا نہیں، غلط نسبت۔ کئی قسطوں میں معارف میں چھپا تھا از ڈاکٹر نذیر احمد، اگر آپ کو نہ ملے تو لکھیے۔ یہ ان کے تحقیقی مقالات میں بھی چھپا ہے میں عکس بنوا کر بھیج دوں گا۔

۱۰) کیا مقیمی چندر بدن کا مصنف ہے؟ از نذیر احمد اردو ادب، اکبر الدین صدیقی (حیدرآباد دکن) کے رد میں

تلک عشرہ کاملۃ۔ان میں سے جن مضامین کے عکس حاصل کرسکیں حاصل کرلیں،جن میں زحمت ہو بے تکلف لکھیے۔
امید ہے آپ بخیر ہوں گے
مرسلہ خطوط پر ایک نظر ڈال کر پوسٹ کرادیجیے،عقیل صاحب کے نام کا خط براہ کرم فوراً بھیجیے کہ وہ جاپان روانہ ہونے والے ہوں گے۔

والسلام

مختارالدین احمد

(۱۰۵)

علی گڑھ

۷۔۱۔۹۸ء

مجی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

گرامی نامہ مورخہ ۲۶ردسمبر ابھی سخت انتظار کی حالت میں ملا۔ پڑھ کر بہت تشویش ہوئی کہ اس میں بلوچ صاحب پر مرسلہ مضمون کے پہنچنے کی اطلاع نہیں دی۔ میں مضمون بذریعہ رجسٹری ۹ردسمبر ۱۹۹۷ء کو بھیج چکا ہوں رجسٹری نمبر یہ ہیں ۵۳۲۷۔

ایک خط آپ کو اور لکھا ہے جس میں تحقیق کے گوشۂ منسوبات کی فہرست کی رسید آپ کو بھیجی ہے اور کچھ اپنے معروضات۔اس میں بھی لکھا ہے کہ مضمون کی رسید نہ ملنے پر تردد ہے۔

اب اگر آج کے خط پہنچنے تک بھی وہ رجسٹرو پیکٹ نہ ملے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ضائع ہوا۔حیرت ہے کبھی کبھی معمولی ڈاک سے خط پہنچ جاتے ہیں اور رجسٹری غائب ہوجاتی ہے۔اگر وہ رجسٹری آپ تک پہنچ گئی ہو تو رسید کا خط بھیج دیجیے،نہ پہنچی ہو تو ممکن ہے اور آپ کو زحمت نہ ہو تو تار دیجیے یا ٹیلیفون کردیجیے۔مضمون کی نقل میرے پاس ہے،میں وہ بھیج دوں گا۔مضمون مل جائے اور چھپ جائے تو آف پرنٹس کا خاص طور پر خیال رکھیے گا۔

مولوی مخصوص اللہ کی کتاب ''ارشادنامہ'' کے متعلق پھر لکھوں گا۔

نئے سال کی تہنیت قبول فرمایئے۔

والسلام

مختارالدین احمد

(۱۰۶)

علی گڑھ

۱۲رجنوری ۱۹۹۸ء

مجی!السلام علیکم

میں مرسلہ رجسٹری سے مایوس ہوگیا تھا اور مجھے اس بات کا تقریباً یقین ہوگیا تھا کہ راہ میں ضائع ہوگئی،اس لیے کل یک شنبہ کو مضمون کی نقل زیروکس بنوالی تھی کہ آج آپ کو بھیج دوں گا۔ابھی آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۳۱ردسمبر بارہویں دن موصول ہوا اور اس سے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی بحمدہ مضمون کی نقل کی زیروکس بنوالی تھی کہ آج آپ کو بھیج دوں گا۔ابھی آپ کا

گرامی نامہ مورخہ ۳۱ر دسمبر بارہویں دن موصول ہوا اور اس سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی بحمدہ مضمون آپ کو موصول ہو گیا۔ مقالے کا پروف پڑھ کر تصحیح کر کے بھیجیے گا، صرف اس خیال سے اگر کوئی قابل ذکر غلطی رہ گئی ہے تو میں آپ کو اطلاع دے دوں اور آپ کسی مضمون کے کسی صفحے کے آخر میں جو جگہ بچ گئی ہو اس میں یہ صحیح نامہ چھاپ دیں۔

لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو برادر گرامی نبی بخش بلوچ صاحب کو یہ مضمون دکھا دیں، اگر وہ چاہیں کہ کچھ حذف کر دیجیے۔ یہ دیکھ لیں کہ واقعات کی غلطی مضمون میں نہ ہو، وہ تصحیح کر دیں تو اسی طرح شایع کر دیں جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ آپ اس کی ضرورت نہ سمجھیں تو پھر یہ ضروری نہیں، آپ ایک نظر ضرور ڈال لیں۔

تصویر چھاپیں تو دو غیر معلوم صاحبوں کے نام برکاتی صاحب سے معلوم کر لیں، انھیں خط لکھ رہا ہوں، بھیج دیں۔

دکتر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں، ابھی تشریف لے گئے ہیں آپ کا ذکر خیر رہا۔ ان کے جانے کے بعد ڈاک آ گئی۔

کل دکتر سید امیر حسن عابدی صاحب تشریف لائے تھے میں نے دہلی میں ان سے آپ کے لیے ان کا مضمون دیوان مخفی طلب کیا تھا۔ وہ آئے تو جرنل عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک لیتے آئے جس میں یہ مضمون چھپا ہے۔ جلد ۱۰ (۱۹۹۵ء)

مضمون پہلے العلم بمبئی میں چھپا تھا اب اسے ٹونک والوں نے عابدی صاحب کو اطلاع دیے بغیر اپنے جرنل میں چھاپ دیا۔ کل اس مضمون کا عکس بنوالیا تھا آج بھیج رہا ہوں۔

برکاتی صاحبان کے نام کے خطوط براہ کرم ڈاک کے حوالے کر دیجیے گا۔ ایک رقعہ انیس شاہ کے نام بھی بھیج رہا ہوں۔ سمیع الدین مصطفائی ملیں تو میرا سلام کہیے۔ وہ مجھ سے ملے بغیر چلے گئے، کوئی مجبوری ہوگی۔ جس دن وہ مجھ سے ملنے علی گڑھ آئے اس دن ایک میٹنگ میں ایوان غالب دہلی گیا ہوا تھا، پھر وہ نہ آئے، انھیں میں نے کبھی کہا تھا کہ اپنے یہاں کے پوسٹ کارڈ بھیج دیجیے۔ کبھی کبھی کسی کو صرف دو سطریں لکھنی ہوتی ہیں ان کے لیے نہیں چاہتا تھا کہ احباب دو روپے خرچ کریں۔ اب یہی فرمائش آپ سے ہے لیکن اس کی کوئی جلدی نہیں۔

بوقت ملاقات، ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام مسنون

مخلص

مختارالدین احمد

پس نوشت!

یہ خط لکھ چکا تھا کہ سہسوان کے ایک صاحب جمال ناصر مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کا ایک نسخہ دے گئے جو مرتب نے نسرین صاحبہ کی معرفت میرے لیے بھیجا تھا۔ اس پر تاریخ ترسیل ۲ر نومبر ۱۹۹۷ء درج ہے۔ یعنی کتاب کوئی ڈیڑھ ماہ کے بعد پہنچی۔ انھوں نے ان خاتون کو دیا، ان خاتون نے جمال صاحب کو دیا، جب یہ علی گڑھ سے سہسوان پہنچے تھے، انھوں نے کوئی پندرہ دن کے بعد کتاب مجھ تک پہنچائی۔ وہ بزرگوار اگر حیدر آباد سے ڈاک سے بھیج دیتے تو مجھے دس سے بارہ دن میں مل جاتی۔

آپ کے کسی گرامی نامے میں بھی اس کی اشاعت کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے اپنے نام ڈاکٹر صاحب کے خطوط کے عکس بھی آپ کو بھیج دیے تھے اور آپ نے شاید ڈاکٹر صاحب کو دے دیے تھے کہ وہ ایک نظر ان پر ڈال کر مرتب کو دے دیں۔ اس جلد میں کوئی خط شایع نہیں ہوا۔ یا میرا حافظہ دھوکا دے رہا ہے، اور میں نے ڈاکٹر رفیع الدین کے نام کے خطوط بھیجے تھے۔

مرتب کے مقدمے میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ سیّد صاحب کے خطوط انھیں کہاں سے حاصل ہوئے۔

میں نے شب کے دس بجے کے بعد، مجموعہ دیکھ لیا۔ بڑے مفید خطوط ہیں اور بڑا اچھا کام انھوں نے کیا کہ شایع کر دیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے آپ سے علمی مدد نہیں لی ورنہ اس کی ترتیب بہتر ہوتی اور ضروری حواشی بھی درج ہوتے۔ بہر حال خطوط چھپ گئے یہی کیا کم ہے۔ کیا ان کا ارادہ دوسری جلد کی اشاعت کا بھی ہے؟

جو صاحب جلیل قدوائی صاحب کے خطوط شایع کر رہے تھے تو وہ اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟ لکھیے گا کہ ان کا کام کس مرحلے میں ہے۔

مورخہ ۲۶ر دسمبر جو مجھے، جنوری کو ملا، اس کا جواب اسی دن لکھ دیا تھا جس میں منسوبات کے بارے میں کچھ گزراشات تھیں۔

بلوچ صاحب والے مضمون کے آف پرنٹس کا خاص خیال رکھیے کہ زیادہ سے زیادہ ہوں۔ آپ کو زحمت دیتے ہوئے شرمندہ ہوں لیکن احباب تقاضا کرتے ہیں کیا کروں۔

ایک رجسٹری ۳ر جنوری کو بھیجی ہے وہ ملی ہوگی۔

(۱۰۷)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:82102

17-1-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

دوسرا لفافہ بھی مل گیا جس میں میرے نام آپ کے دو مکتوبات تھے۔ شکریہ۔

دیگر مکتوبات متعلقہ حضرات کو بھیج دیے گئے۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کے بارے میں معلوم ہوا کہ ٹوکیو جا چکے ہیں اس لیے ان کے نام کا خط ٹوکیو بھیج دیا ہے۔ ذوالفقار مصطفیٰ صاحب کے نام کا خط مشفق خواجہ صاحب کے خط کے ساتھ بھیجا ہے، ان کا پتا خط پر درج نہیں تھا۔

سید امیر حسن عابدی صاحب کا مقالہ ''بابر بعیش کوش والا شعر کس بابر کا ہے؟'' کے عنوان سے شامل کر لیا گیا ہے۔ پروف بھیجا جائے گا۔ آپ کے مقالے کا پروف اسی خط کے ساتھ ملفوف ہے۔ ازراہ کرم تصحیحات کی نشان دہی کر دیجیے۔ محترم عابدی صاحب کے دوسرے مضمون کی عکسی نقل بھی عنایت فرما دیجیے۔ جو دیوان مخفی پر ہے۔ اسے دیکھنے کا اشتیاق ہے۔ دیوان مخفی پر، پروفیسر محمد محفوظ الحق (کلکتہ) کا مضمون جو معارف مئی ۱۹۲۳ء میں چھپا تھا، ہم نے گوشے میں شامل کیا ہے۔ ضرور عابدی صاحب نے مزید معلومات فراہم کی ہوں گی، ہم اسے بھی شامل کر لیں گے۔ عابدی صاحب کا ڈاک کا پتا ہمارے پاس نہیں ہے، مہربانی کر کے لکھیے۔

ڈاکٹر شریف حسین قاسمی کا مقالہ بھی عنایت کیجیے۔ ٹونک لائبریری جرنل ہماری دسترس میں نہیں۔

دیوان معین الدین چشتی پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے بھی قلم اٹھایا ہے، اس کا مجھے علم نہیں تھا۔ ضرور حاصل کرنا چاہوں گا، اور دیکھنا چاہوں گا کہ اس دیوان کی ملکیت کے مسئلے پر شیرانی نے جو کچھ لکھا تھا، اس پر کیا اضافہ کیا ہے۔ شیرانی کے مقالے کا follow-up پروفیسر محمد ابراہم ڈار اور پروفیسر محمد اسلم بھی لکھ چکے ہیں اور یہ دونوں مضامین بھی ہمارے سامنے ہیں۔ ازراہ کرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے اس مقالے کا عکس ضرور عنایت کیجیے۔

ظہور الاسرار پر امتیاز علی عرشی کا مقالہ ہمارے انتخاب میں ہے۔ اس پر پروفیسر محمد ابراہیم ڈار نے بھی لکھا ہے؟ اس کا علم نہیں، یہ کہاں چھپا تھا؟ اس کے علاوہ، ان کے دوسرے مضمون کا عکس بھی عنایت فرمایئے جو ان کے مجموعۂ مقالات میں شامل ہے، اگر مختصر ہو۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مقالہ مصباح الارواح کے مصنف کی تحقیق پر، ہمارے انتخاب میں شامل ہے، اور اسی موضوع پر حسام الدین راشدی کا مقالہ بھی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی کتاب ''تحقیقی مقالات'' ضرور کراچی میں کسی نہ کسی کے پاس مل جائے گی، اس کا عکس حاصل کر لیا جائے گا۔ مضمون اطویل ہوا تو تلخیص وتعارف سے کام چلا لیں گے، جیسا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے طویل مقالے ''مینا بازار'' کی تلخیص ہم نے شامل کر لی ہے۔

تحقیقی منسوبات سے متعلق مطبوعہ مقالات کی نشان دہی کرنے پر تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی سابقہ عنایات کو دیکھتے ہوئے متوقع ہوں کہ کچھ مقالات کے عکس بھی عنایت فرمائیں گے۔

ڈاکٹر بلوچ پر آپ کا مقالہ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو دکھایا تھا، دل چسپی سے پڑھا ہے اور لکھا ہے کہ ماشاءاللہ بہت پرمغز اور اہم ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں نیاز مندانہ سلام پیش کرتا ہوں، پہنچا کر ممنون کیجیے۔

نیاز مند

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

''دیوان ظہیر اور اس کا مصنف'' پر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کا مقالہ ہے، اس کا جزوی رد کرنل خواجہ عبدالرشید نے لکھا تھا، پھر اس رد کا رد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا لکھا ہوا بھی ہمارے سامنے ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد نے تحقیق منسوبات پر کتنا بہت سا کام کیا ہے۔

۱ مقیمی پر

(۱۰۸)

علی گڑھ

۲۰۔۱۔۹۸ء

محترمی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مؤرخہ ۹ر فروری آج جمعہ ۲۰ ماہ حال کو ملا۔ حیرت ہے کہ مشفق خواجہ صاحب کو میرا خط ۹ (فروری) [اب] تک

موصول نہیں ہوا۔ جو میں نے عید کے دوسرے دن ۳۱ر جنوری کو روانہ کیا تھا۔ تصحیح نامہ براہ راست آپ کو بھیجتا لیکن اس وقت اپنے میزبان کا نام یاد نہیں تھا، خیال ہوا کہ وہ لکھ کر بھیج دیں گے، ورنہ آپ کو زحمت ہوگی کہ آپ ان سے معلوم کریں۔ اگر اندازہ ہوتا کہ ٹیلیفون سے اس آسانی سے آپ لوگ بات چیت کر لیتے ہیں تو میں یہ تکلیف نہ کرتا۔ لطیفہ یہ ہے کہ خط پوسٹ کرنے کے بعد یاد آ گیا کہ ان کا نام مہتاب ظفر تھا۔ خدا کرے میرا خط ۹ (فروری) کے بعد خواجہ صاحب کو مل گیا ہو اور انھوں نے تصحیح نامہ بھیج دیا ہو۔ یہ خط رجسٹرڈ نہیں تھا اس لیے خطرہ اس بات کا ہے کہ راہ میں ضائع نہ ہوا ہو۔

عابدی صاحب کے مقالے (بابر بعیش کوش) کا پروف مرسلہ ۲۲ر جنوری میں نے ڈکٹر نذیر احمد صاحب کو دے دیا تھا جو دہلی جانے والے تھے۔ انھوں نے قاسمی صاحب کو دے دیا ہوگا۔ عابدی صاحب سے ڈاکٹر صاحب کی ملاقات غالباً نہیں ہوئی کہ وہ تین ماہ کے لیے شانتی نکیتن چلے گئے ہیں۔ دیوان مخفی والا پروف جو آج ملا ہے ڈاکٹر صاحب کے ذریعے قاسمی صاحب کو بھجوادوں گا۔ اگر اغلاط زیادہ ہوئے تو ممکن ہے وہ آپ کو تصحیح نامہ بھیجیں ورنہ وہ اس سے صرف نظر کریں گے۔ عابدی صاحب کب واپسی کرتے ہیں نہیں معلوم پھر یہ کہ جو تصحیح آپ نے کر دی ہوگی وہ اس کو کافی سمجھیں گے اور یوں بھی جتنی دیر میں وہ پروف پڑھیں گے اتنی دیر میں وہ ایک نیا مضمون لکھ لیں گے۔ عابدی صاحب کے ''پس نوشت'' کا انتظار نہ کیجیے، بھیج دیں تو بہت اچھا، قاسمی صاحب کو متوجہ کر رہا ہوں۔ عابدی صاحب کو شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی کے پتے پر خط لکھا جا سکتا ہے۔ یہ کارڈ مل جائے تو لکھیے گا کہ کب پہنچا۔ ایک تجربہ کر رہا ہوں، سنا ہے کارڈ جلد مل جاتے ہیں۔ والسلام

مختارالدین احمد

پس نوشت:

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب لکھنؤ سے آ گئے اب وہ رام پور گئے ہیں، قاسمی صاحب بھی دہلی سے وہاں پہنچیں گے۔ رضا لائبریری میں مارچ راپریل میں ایک سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ گورنر یو پی نے اس کے لیے دس لاکھ منظور کیے قاسمی صاحب کو لکھ چکا ہوں پھر لکھ رہا ہوں۔

(۱۰۹)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۲۱ر جنوری ۱۹۹۸ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کے مقالے کے ٹریس کی عکسی نقل، تصحیحات کی نشان دہی کی غرض سے، رجسٹری ڈاک سے بھیجی گئی ہے۔

اس کے بعد، آپ کا دوسرا لفافہ رجسٹری ڈاک سے ملا۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید امیر حسن صاحب عابدی کا دوسرا مقالہ ''دیوان مخفی'' پر مل گیا۔ پہلے مقالے (''بابر بعیش کوش...'') کی لیزر کمپوزنگ ہو گئی ہے۔ ٹریس کا عکس تصحیحات کی نشان دہی کے لیے ملفوف ہے۔ ازراہ کرم عابدی صاحب کو بھجوادیں۔

آپ کے مکتوبات ڈاکٹر جمیل صاحب، برکاتی برادران، انیس شاہ جیلانی کو پوسٹ کر دیے گئے۔

سمیع الدین مصطفائی ابھی تک رابطے میں نہیں آئے، معلوم نہیں وہ واپس آ گئے ہیں یا نہیں۔ پوسٹ کارڈ آؤٹ

آف فیشن ہیں، سیل پر کہیں نظر نہیں آتے۔ شاید بڑے ڈاک خانے میں ہوں، ملے تو بھیجے جائیں گے۔

تحقیق منسوبات سے متعلق جن مقالات کی نشان دہی آپ نے اپنے ۲ جنوری کے مکتوب میں کی تھی، ان کے بارے میں اپنے ۱۷ر جنوری کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ بطور یاد دہانی: ڈاکٹر شریف حسین قاسمی، اور پروفیسر محمد ابراہیم ڈار صاحبان کے مقالات کے عکس عنایت فرما دیجیے۔ ''مقیمی'' اور ''چندر بدن'' پر دونوں مقالات کو ہم حاصل کر لیں گے۔ اور ان بحثوں کا خلاصہ کریں گے۔ دیوان معین الدین چشتی پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مقالہ عنایت فرمایئے اگر مختصر ہو، ورنہ معارف کے شمارے کی نشان دہی کافی ہوگی۔ شکریہ۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت گرامی

جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

پس نوشت: خالد محمود صاحب (مرتب و ناشر مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، جلد اوّل) جب بھی رابطے میں آئے، آپ کے مکتوب کا متعلقہ حصہ پڑھوا دیا جائے گا۔ وہ اس کتاب کی دوسری جلد بھی مرتب کر رہے ہیں، اس میں آپ کے ارسال کردہ مکتوبات بھی ہوں گے جو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے ان کے سپرد کر دیے ہیں۔ مزید یہ کہ انھوں نے ''یادگار خطوط'' کے نام سے مکتوبات کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا ہے (زیرِ طبع ہے) جس میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے نام آئے ہوئے مکتوبات شامل ہیں۔ اس مجموعے کے لیے، آپ کے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات رسالۂ تحقیق سے لیے ہیں۔ مستعد اور پرجوش اور سرگرم آدمی ہیں، اگرچہ تصنیف و تالیف کا سابقہ تجربہ نہیں رکھتے، اور مراسلت میں بھی کوتاہ قلم ہیں۔

(۱۱۰)

۲۶ر جنوری ۱۹۹۸ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

مورخہ ۱ جنوری یہاں ۱۴ کو پہنچا، ممنون ہوا۔ پروف دیکھا طباعت بہت اچھی ہے۔ بہت حد تک صحیح چھپا ہے، کچھ معمولی غلطیاں نظر آئیں ایک علیحدہ کاغذ پر ان کا اندراج کر دیا ہے، آپ قلم سے انھیں درست کرتے جائیں اور مرسلہ کاغذ پر انھیں قلمزد کرتے جائیں۔

اوتو اسپشیز کا سال وفات معلوم نہ ہو سکا۔ ناموران علی گڑھ میں ان پر ایک مضمون چھپا ہے اس میں بھی تاریخ وفات درج نہیں۔ میں نے صاحب مضمون کو ٹیلیفون کر کے پوچھا انھیں اب بھی معلوم نہیں۔ میں ۱۹۵۵ء میں ان سے بون (جرمنی) میں ملا تھا غالباً ۷۰ء تک زندہ تھے لیکن اب یہ خانہ خالی چھوڑ دیجیے۔

جن صاحب کے یہاں اسلام آباد میں مشفق خواجہ صاحب نے میرے قیام کا انتظام کیا تھا ان کا نام ابھی حال تک مجھے یاد تھا، خواجہ صاحب نے ایک خط میں ان کی تاریخ وفات بھی لکھی تھی وہ اس وقت تلاش میں نہیں ملا۔ اب میں یہ کرتا ہوں کہ یہ خط اور غلط نامہ (یا صحت نامہ) انھیں بھیج رہا ہوں وہ ان کا نام آپ کو لکھ کر بھیج دیں گے۔ یاد نہیں رہا وہ بدایوں کے شاعر جامی کے بیٹے تھے یا جام نوائی کے۔

آف پرنٹس زیادہ سے زیادہ بنوا کر ممنون کیجیے۔

اب آپ کے گرامی نامے سے متعلق چند گزارشات:

معین الدین عقیل صاحب کا خط آپ کو ٹو کیو بھیج کر ممنون کیا۔ یہ آپ نے ٹھیک کیا کہ ذوالفقار مصطفےٰ کا خط خواجہ صاحب کو بھیج دیا۔ دیوان مخفی پر عابدی صاحب کے مضمون کی نقل بھیجوں گا۔ وہ یہاں آئے ہوئے تھے۔ پانچ دن علی گڑھ میں رہ کر دہلی واپس گئے ہیں۔ ایک شام میرے یہاں بھی آئے تھے۔ آپ کا خط پہلے آ جاتا تو یہیں ان سے دریافت کر لیتا کہ ان کا مضمون کہاں چھپا ہے اب خط لکھ کر دریافت کر کے آپ کو معلوم کر لوں گا۔

ان کا پتا مجھے کیا یہاں کسی کو معلوم نہیں۔ وہ گھر پر بہت کم رہتے ہیں زیادہ تر باہر رہتے ہیں، کبھی مخطوطات کی تلاش میں، کبھی کسی سیمینار میں مقالہ پڑھنے کے لیے اور کبھی کسی سلیکشن کمیٹی میں شرکت کے لیے۔ انھوں نے سفر اور خط کی تفریق ختم کر دی ہے۔ متقاعد ہونے کے بعد ان کی زیادہ وقت سفر میں گزرتا ہے جہاں وہ جم کر رہتے ہیں اور بہت خوش رہتے ہیں۔ گھر پر وہ مسافروں کی طرح رہتے ہیں۔ رات کسی طرح گزار کر وہ پہلی بس سے دوست احباب سے ملنے یونیورسٹی، ایوان غالب، سفارت خانۂ ایران چلے جاتے ہیں۔ دہلی میں جب رہتے ہیں تو اکثر شعبۂ فارسی ضرور جاتے ہیں اور کبھی کبھی پورا دن وہیں گزارتے ہیں۔ صدر شعبہ پروفیسر شریف حسین قاسمی ان کے شاگرد ہیں اور وہ اپنے استاد سے بہت محبت کرتے ہیں۔ انھیں ہم لوگ قاسمی صاحب کے پتے پر خط لکھتے ہیں۔

سیّد امیر حسن عابدی صاحب بڑے خوش نصیب آدمی ہیں۔ شاگردوں سے انھیں بھرپور محبت ملی ہے یہ اپنے شاگردوں، کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور ہر وقت ان کی مدد کے لیے تیار رہتے ہیں، وہ لوگ بھی ان سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ آپ انھیں قاسمی صاحب کی معرفت شعبہ فارسی دہلی یونیورسٹی کے پتے پر خط لکھ سکتے ہیں۔

قاسمی صاحب سے ان کا مضمون طلب کیجیے، میں بھی انھیں لکھ رہا ہوں۔ ٹونک لائبریری کے جرنل میں جو مضمون دیوان مخفی پر عابدی صاحب کا چھپا ہے اس کی عکسی نقل آپ کو روانہ کر چکا ہوں۔ یہ مضمون پہلے بھی کہیں چھپ چکا ہے۔ ان کا دوسرا مضمون ''بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست'' مقالات ''ادب شناسی'' مرتبہ پروفیسر زرمیدخت صفوی صدر شعبۂ فارسی مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ ۱۹۹۶ء) میں چھپا ہے یہ آپ لکھتے ہیں کہ آپ کے پاس موجود ہے۔ یا تو اسی رسالے سے عکس بنوا کر آپ کو بھیجا گیا ہے یا ممکن ہے یہ مضمون کہیں اور پہلے چھپ چکا ہو اور اس کا عنوان وہ ہو جو آپ نے درج کیا ہے یعنی، بابر بعیش کوش والا شعر کس بابر کا ہے'' ۳۱۔ اعابدی صاحب کے مضمون کا پروف ملا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلی جا رہے ہیں آج میں نے وہ پروف ان کے حوالے کیا ہے وہ عابدی صاحب یا قاسمی صاحب کو دے دیں گے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے میں نے مضامین کے بارے میں گفتگو کی، وہ چار مضامین تلاش کر کے بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

دیوان قطب الدین چشتی، ظہور الاسرار

اردو شہ پارے پر تفصیلی مضمون تحقیقی مقالات میں ہے، یہی مضمون معارف میں چھپا تھا۔ مقیمی پر ایک مضمون جو اکبر الدین صدیقی مرحوم کے اردو ادب میں اردو میں چھپا عید سعید کی تہنیت قبول فرمایئے۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۱۱۱)

۳۔۲۔۹۸ء

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

غلط نامہ یا تصحیح نامہ دو تین دن ہوئے مشفق خواجہ صاحب کو بھیج دیا تھا کہ وہ ایک آدھ اضافے کے بعد آپ کو بھیج دیں۔ ایک آدھ غلطی اور نظر آئی پروف میں لیکن وہ اہم نہیں:

ص ۹ سیّد محمد عثمان علی گڑھ میں اے کرنے کے بعد۔ ایم اے بنادیجیے

ص ۱۲ سطر ۹ مسلمانوں کے حملوں زمانے میں۔ حملوں کے کردیجیے

ص ۱۲ سطر ۱۶ نام یاد آ گیا جناب ظفر۔ اس ا۔ع کے لیے مشفق خواجہ صاحب کو زحمت دی تھی۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

دکتر نذیر احمد صاحب کل ایک میٹنگ میں شرکت کے لیے دہلی گئے ہیں وہیں سے وہ لکھنؤ جائیں گے۔ یہاں گورنر کی صدارت میں رضا لائبریری رام پور کی مجلس منتظمہ کا جلسہ ہے، اس سے پہلے ڈائریکٹر کے تقرر کے لیے ایک سلیکشن کمیٹی بھی شاید ہونے والی ہے۔ وہ ۵/فروری تک آئیں گے۔ اس کے بعد منسوبات کے متعلق چار مضامین کے عکس بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۱۲)

ہوائی ڈاک سے رجسٹری لفافہ

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Depart nent of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dat d : 9-2-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مکتوب گرامی مورخہ ۳ فروری جو آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام لفافے میں رکھ کر بھیجا تھا، آج ملا۔ بلکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر صاحب کے ایک مرید نے پہنچایا۔

اس مکتوب میں آپ نے اپنے مقالے کے پروف میں مزید دو مقامات پر اغلاط کی نشان دہی کی ہے، درستی کرلی جائے گی، گوکہ آج ہی ۲۷ شیٹیں چھپائی کے لیے پریس کے حوالے کی ہیں اور آپ کا مقالہ انہی میں شامل ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ دو تین دن ہوئے کہ مشفق خواجہ صاحب کو تصحیح نامہ بھیج دیا تھا۔ ابھی میں نے فون پر خواجہ صاحب سے بات کی، وہ بتاتے ہیں کہ تصحیح نامے و فہ آپ کی طرف سے اُنھیں ابھی تک نہیں ملا۔ بروقت مل گیا تو درستی کرلی جائے گی، ورنہ الگ سے تصحیح نامہ چھاپا جائے گا۔

''بابر بعیش کوش'' والے شعر پر ڈاکٹر سید امیر حسن عابدی کے مقالے کا پروف یہاں سے آپ کو ۲۲ جنوری کو رجسٹری ڈاک سے بھیجا ہے، ملا ہوگا۔ عابدی صاحب کے دوسرے مقالے ''دیوان مخفی'' کا پروف اس خط کے ساتھ ملفوف ہے۔ ان کا ڈاک کا پتا ہمارے پاس نہیں، اس لیے پھر آپ کو زحمت دی جاتی ہے اور اُن سے تصحیح نامے کی درخواست کی جاتی ہے۔ دیوان مخفی پر پروفیسر محمد محفوظ الحق کے مقالے (معارف مئی ۱۹۲۳ء) کی نشان دہی اپنے ۱۷ جنوری کے خط میں کر چکا ہوں جو عابدی صاحب کے پیش نظر نہیں رہا۔ اگر بطور پس نوشت، وہ اس کے حوالے سے کوئی مختصر اضافی نوٹ لکھنا چاہیں تو عنایت فرمادیں، شامل کرلیا جائے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب محترم لکھنؤ کے سفر سے واپس تشریف لا چکے ہوں گے۔ خدا کرے کہ لائبریری کو کوئی اچھا ناظم ملے۔ مولانا عرشی مرحوم کے زمانے میں، پچاس کی دہائی میں اس عظیم الشان لائبریری کو میں بھی دیکھ چکا ہوں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے منسوبات سے متعلق مزید چار مضامین کے عکس بھیجنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ انتظار رہے گا۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے سلام عرض کرتا ہوں۔ نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

منسلک: ڈاکٹر سید امیر حسن عابدی کے مقالے کا پروف، مذکورۂ بالا۔

مزید: تحقیق منسوبات سے متعلق ڈاکٹر شریف حسین قاسمی صاحب کے مقالے کا بھی آپ نے اپنے ۲ جنوری کے مکتوبات میں ذکر کیا تھا، وہ بھی بھجوادیں۔ شکریہ۔

(۱۱۳)

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

ہوائی ڈاک سے

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۱۴ر فروری ۱۹۹۸ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

آج کراچی سے محترم مشفق خواجہ صاحب کا لفافہ ملا، جس میں آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۲۶ جنوری اور پروف کا تصحیح نامہ ملفوف تھے۔

اس سے قبل، مکتوب مورخہ ۳ فروری بھی مل گیا تھا، اس میں بھی دو تین تصحیحات تھیں۔ شکریہ۔ تصحیحات کے لیے طباعت رکوا رکھی تھی۔ اب مقالہ تصحیحات کے بعد چھاپا جائے گا۔

مہتاب ظفر، اسلام آباد میں آپ کے میزبان، وفاقی محتسب کے ادارے میں ڈائریکٹر تھے جیسا کہ خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ اس کے مطابق تصحیح کرادی جائے گی۔

آف پرنٹس جو پیش کیے جائیں گے، ۳۰ ہوں گے۔ غالباً یہ تعداد آپ کی ضرورت کو کفایت کرے گی۔

'امیر حسن عابدی صاحب کے دوسرے مقالے'' دیوان مخفی'' کا پروف، اپنے ۹ فروری کے خط کے ساتھ آپ کی خدمت میں رجسٹری ہوائی ڈاک سے بھیجا ہے (اسی ۹ فروری کے خط میں آپ کا ۳ فروری کا مکتوب پہنچنے کی اطلاع تھی) مل چکا ہو

گا یا عنقریب ملے گا۔ از راہ کرم دیوان مخفی پر مقالے کا پروف بھی عابدی صاحب کو بھجوا دیجیے۔ شکریہ۔

محترم ڈاکٹر شریف حسین قاسمی صاحب نے تحقیق منسوبات سے متعلق مقالہ کس عنوان سے اور کہاں شائع کرایا تھا؟ اس مقالے کا عکس بھی بھجوا کر ممنون کیجیے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی مزید دو تحریریں جو غلط انتسابات کے اسباب و وجوہ کی توضیح، غلط انتسابات سے متعلق محمود شیرانی کے کام کی تحسین پر مبنی ہیں۔ (بالترتیب: نقوش لاہور، ۹۷، ۱۹۶۳ء، اور رسالۂ اُردو کراچی، ۴، ۱۹۸۰ء سے) انتخاب کر کے شامل کرنے کا خیال ہے۔ ان کے پروف منظوری اور تصحیح کے لیے جلد ہی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھیجے جائیں گے۔ شیرانی کے بعد، اُن کا اور ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کا کام تحقیق منسوبات کے میدان میں سب سے نمایاں ہے۔ ان کی طرف سے مزید چار مقالوں کے عکس ملنے کا انتظار ہے۔ امیر اسلام پہنچا کر، مجھے ممنون کیجیے۔ تحقیق کا زیر طبع شمارہ، شمارۂ مشترکہ دہم و یازدہم ہوگا، کم و بیش ایک ہزار صفحات کا، اور یونیورسٹی کی پچاسویں سالگرہ تقریبات کے ذیل میں نکلے گا۔ اس لیے مقالوں کے لیے گنجائش کا کوئی مسئلہ نہیں ہے بشرطیکہ بروقت مل جائیں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

لے میں خود بھی ان مقالوں کے عکس کراچی جا کر کہیں نہ کہیں سے حاصل کر لیتا، لیکن بڑھتی ہوئی عمر اور کمزور صحت کے سبب اس قسم کی ایکسرسائز کرنے کا طریقہ ترک کر دیا ہے؟ دوسروں کو بھیج کر کچھ کام نکال لیتا ہوں، مگر وہ پوری طرح assest نہیں کر پاتے اور خالی ہاتھ آ جاتے ہیں، اس لیے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب خود ہی مقالات کے عکس عنایت فرما دیں تو کرم ہوگا۔

(۱۱۴)

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

9-3-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۰ فروری سرفیس میل سے یہاں ۷ مارچ کو پہنچا۔ شکریہ۔ اس سے قبل میں آپ کو ایک خط لکھ چکا تھا مگر پوسٹ کرنا بھول گیا تھا۔ اب منسلک کرتا ہوں۔

مشفق خواجہ صاحب نے تصحیحات کا پرچہ بھیج دیا تھا اور اس کے مطابق تصحیحات کرائی گئی تھیں۔ مقالہ چھپ گیا ہے۔ پورا رسالہ تیار ہونے پر، رسالہ اور آف پرنٹ بھیجے جائیں گے۔

سید امیر حسن صاحب عابدی کی طرف سے تصحیحات موصول نہیں ہوئیں۔ جو صورت حال آپ کے مکتوب سے معلوم ہوئی (یہ کہ وہ زیادہ تر سفر میں رہتے ہیں) اس کے پیش نظر اب توقع بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی طرف سے بھی تا حال کوئی عکس نقل ان کے چار مطبوعہ مقالوں کی موصول نہیں ہوئی۔ چند روز میں رسالے کی بقیہ کاپیاں جڑوا کر پریس کو دے دی جائیں گی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی دو مطبوعہ تحریریں ہم نے اپنے طور پر

رسالے میں شامل کرنے کے لیے منتخب کی ہیں جن کے پروف آپ کے توسط سے، اس خط کے ساتھ منسلک کرتا ہوں۔ ازراہ کرم پہنچا دیجیے، اور میرا اسلام بھی، شکریہ۔

نجم الاسلام

منسلکات: (۱) خط مورخہ ۱۴ر فروری عکسی نقل

(۲) دو پروف ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے لیے۔

(۱۱۵)

علی گڑھ

۳۰۔۳۔۹۸ء

مکرمی پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

رجسٹری شدہ لفافہ مرسلہ ۹ر مارچ کل ملا۔ کل ہی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے ملا۔ آپ کے خط کے ضروری اقتباسات انھیں سنائے۔ وہ علیل ہیں لیکن تحریریں آپ کے کام کی ان سے لے آیا کہ آپ کو بھیج دوں میں نے اصرار کیا ہے کہ آپ ایک خط بھی نجم الاسلام صاحب کو ضرور لکھیں۔ انھوں نے لکھ کر بھیجنے کا وعدہ کیا۔

سر سیّد کے جشن میں شرکت کے لیے یہاں سے کچھ لوگ روانہ ہوئے ہیں اور تین اصحاب آج صبح روانہ ہو رہے ہیں .اب جب یہ خط آپ کو لکھنا شروع کیا تھا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب خط اور آپ کے لیے دو کتابیں لے کر آئے۔ میں نے پارسل بنا دیا ہے جو دکتر اقتدار حسین صدیقی کے پاس بھجوانا ہے کہ وہ مشفق خواجہ صاحب کو کراچی میں دے دیں اور وہ آپ کو حیدر آباد بھیج دیں۔ پھر یہ رائے ہوئی کے پارسل ایسا بنا دیا جائے کہ اقتدار صاحب ڈاک سے براہ راست آپ کو بھیج دیں۔ اس طرح آپ تک یہ کتابیں جلد پہنچنے کی توقع ہے اگر حامل کتب ذرا چستی سے کام لیں۔

باقی رہے ڈاکٹر صاحب اور میرے خط آپ کے نام تو یہ اسلوب احمد انصاری صاحب کے حوالے کر رہا ہوں کہ وہ فوراً کراچی پہنچتے ہی ڈاک کے سپرد کر دیں کہ آپ کو معلوم ہو جائے کیا کیا مضامین آپ کو بھیجے گئے ہیں۔

اگر آپ اس کانفرنس میں شریک ہوئے تو انھیں چاہیے کہ یہ خط اسلوب صاحب اور پیکٹ اقتدر حسین صدیقی صاحب آپ کو وہیں پیش کر دیں۔

آپ کے دونوں خط (۱۴ر فروری ۹۰ء مارچ) ملے، آف پرنٹس کی یہاں بڑی مانگ ہوتی ہے۔ موقع ہو تو تیس میں پانچ دس کا مزید اضافہ کر دیجیے۔

عابدی صاحب ابھی تک سفر سے نہیں لوٹے۔ ان کے مضامین کی جو تصحیح آپ نے کر دی ہے وہ کافی ہے، آپ شایع کر دیں۔ شریف حسین صاحب کے مضمون کا پتا نہ چل سکا میں نے لکھ دیا تھا کہ اپنے مضمون کا عکس آپ کو براہ راست بھیج دیں یا مجھے بھجوائیں۔ ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ وہ ایرانی دائرۃ المعارف کے کاموں میں بہت مصروف ہو گئے ہیں۔ یہ دو خط خواجہ صاحب کے ذریعے آپ کو ملیں گے۔ مضامین کی رسید بھیج دیجیے گا۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کی خدمت میں سلام پہنچا دیجیے۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۱۶)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔ Allama I.I. Kazi Campus,
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰) Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 23-4-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ممنون ہوں مرسلہ مطبوعہ مقالات کے پیکٹ کے لیے، اور مکتوبات کے لیے جو بعد میں ملے۔ پیکٹ ملنے کی اطلاع ڈاکٹر نذیر احمد کو براہ راست دے دی تھی۔ مکتوبات مل جانے کی اطلاع بالواسطہ، مشفق خواجہ صاحب کے توسط سے ملی ہوگی۔ اور ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب بھی اپنے مکتوب میں اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کا مکتوب ملا ہوگا۔ مرسلہ مقالات کے لیے تھوڑی بہت گنجائش نکال لی گئی ہے۔ آخر میں آپ کے ۱۷ مکتوبات اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے دو مکتوبات بھی شامل کر لیے ہیں۔ پروف تیار ہیں۔ بک پوسٹ سے بھیجے جائیں گے۔ طباعت جلد مکمل ہو جائے گی، بعد میں تصحیحات کی نشان دہی تصحیح نامے کے ذریعے کر دی جائے گی۔ ضخامت گیارہ سو کے قریب پہنچ گئی ہے اور رسالے کی ایک بہتر شکل نکل آئی ہے۔

یہ رسالہ یہاں کامیابی کے ساتھ سیل پر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دہلی، علی گڑھ وغیرہ مراکز میں بھی اس کی سیل کا مناسب انتظام ہو جائے۔ اس مقصد کے تحت آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ دو تین پتے مناسب قسم کے بک سیلروں کے پتے تحریر فرمائیں تا کہ ان سے خط و کتابت کی جائے، مکتبۂ جامعہ، دہلی کیا مناسب رہے گا۔؟ زحمت کی معافی چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں بھی خط لکھا ہے، اس خط کے ساتھ ملفوف ہے از راہ کرم پہنچا دیجیے۔ قاضی عبدالودود یادگار نامے کے لیے مقالہ بھیجنے کا اپنا وعدہ مجھے یاد ہے۔ رسالے کی طباعت مکمل ہو جانے پر بہت سا وقت اس کام کے لیے مل جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۱۷)

16.6.1998

محترم ڈاکٹر صاحب

سلام و آداب

پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۰ مارچ جو میرے ۹ فروری کے خط کے جواب میں تھا یہاں ۱۵ مئی کو مجھے مل گیا تھا (مکتبۂ نبویہ لاہور کے توسط سے)۔ شکریہ۔

پھر ظفر الدین صاحب کا لایا ہوا مکتوب گرامی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے توسط سے ملا اور ان کے نام کا

مکتوب مع تعارف نامہ عربی فارسی یونیورسٹی بھی دیکھنے کا ملا، جس سے آپ کے نئے مشاغل اور نئی ذمے داریوں سے آگہی ہوئی۔ یہاں ہم سب آپ کی کامیابیوں کے لیے تہ دل سے دست بہ دعا ہیں اور مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

رسالہ تحقیق کا شمارہ (۱۰۔۱۱) چھپ کر بائنڈنگ میں ہے توقع ہے کہ ظفرالدین صاحب کی واپسی سے قبل چند نسخے تو مل ہی جائیں گے، ورنہ پھر ڈاک سے بھیجیں گے۔

آپ نے اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اس شمارے کے لیے بہت قلمی تعاون فرمایا۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔

مخدومی ڈاکٹر صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو الگ خط لکھتا ہوں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب علی گڑھ۔

(۱۱۸)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 23-8-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

رسالۂ تحقیق کا تازہ شمارہ آپ کو اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو علی گڑھ جانے والے ایک صاحب کی معرفت بھیجا گیا ہے، ملا ہوگا۔ ازراہ کرم، حسب سابق، اپنے تاثرات میری رہنمائی اور میرے فائدے کے لیے تحریر فرمائیں۔

آئندہ شمارے میں تحقیق منسوبات کے گوشے کا ''فالواپ'' ہوگا۔ اس میں نشان دہی کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ ہمارے فضلاء نے منسوبات کی تحقیق میں کیا اصول اور طریقے برتے ہیں۔

اس سلسلے میں، ارادہ ہے کہ شیرانی اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب کے طریقوں پر مقالات پیش کیے جائیں کیونکہ ان کا کام منسوبات کی تحقیق میں اور سبھوں سے زیادہ ہے۔

اگر علی گڑھ کے کوئی فاضل ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے اس نوعیت کے مقالات کو سامنے رکھ کر کوئی مقالہ لکھ سکیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ اُن کے یہ مقالات، تحقیق کے تازہ شمارے میں یکجا مل جائیں گے۔

کیا ڈاکٹر کبیر احمد جائسی یہ کام کر دیں گے؟ وہ قبلاً ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پر کچھ لکھ چکے ہیں، یا پھر کوئی اور فاضل۔ ازراہ کرم اس معاملے میں رہنمائی بلکہ تعاون فرمائیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب نے تحقیق منسوبات سے متعلق جو کام کیا ہے، اس پر مقالہ ہم یہاں لکھوا لیں گے۔

آئندہ شمارے میں ایک گوشہ ''تحقیق ماخذات'' کے عنوان سے بھی قائم کرنے کا ارادہ ہے، اس کا خاکہ زیرِ تسوید ہے۔ تیار ہونے پر پیش کیا جائے گا اور قلمی تعاون کی درخواست کی جائے گی۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

ایک صاحب علی گڑھ واپس ہونے والے ہیں۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے توسط سے یہ خط اور تحقیق کے دو شمارے (ایک معارف اعظم گڑھ اور دوسرا خدا بخش لائبریری پٹنہ کے لیے) بھیجتا ہوں وہ صاحب، یا پھر آپ، پوسٹ کرادیں گے تو کرم ہوگا۔ ایک خط ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھی لکھتا ہوں۔ 23/8/98

دستخط

(۱۱۹)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

دوسرا خط

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 23-8-1998

محترم ڈاکٹر صاحب!

ایک اور خط لکھتا ہوں کیونکہ آپ کا ۶ اگست کا مکتوب میرے نام کا بھی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے ایک مرید نے (تاخیر سے) لا کر دیا۔

رسالہ تحقیق کا تازہ شمارہ ۷/جولائی کو تیار تھا اور ظفر الدین صاحب علی گڑھ لے جانے والے تھے مگر اس سے پہلے خالد محمود صاحب نے اپنی مطبوعہ وزنی یادگار خطوط کے نسخے تھما دیئے۔ بعدہ مخدومی ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کے وہ دو نسخے مع خط ایک اور جاننے والے کے ہاتھ بھجوائے ہیں، امید ہے کہ ملے ہوں گے۔

آپ نے گزشتہ سال (۱۷/ستمبر ۱۹۹۷ء کو) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات کی عکسی نقول کا جو پیکٹ مجھے ڈاک سے بھیجا تھا وہ یہاں ۲۶/ستمبر کو موصول ہو گیا تھا، اس کی ایک عکسی نقل اپنے پاس رکھ کر وہ پیکٹ میں نے ڈاکٹر صاحب کے حوالے کر دیا تھا۔ خالد محمود صاحب نے عجلت میں آپ کو پھر بھیجنے کے لیے لکھ دیا اور مصر تھے کہ ٹیلی فون کریں۔ بمشکل روکا اور سمجھایا کہ پہلے میرا پہنچا ہوا پیکٹ ڈاکٹر صاحب کے ہاں تلاش کریں اور میں بھی اپنے ہاں تلاش کرتا ہوں۔ مختصر یہ کہ مجھے اپنی تیار کرائی ہوئی عکسی نقل مل گئی ہے اور کل لے کر اپنا وہ پیکٹ ڈاکٹر صاحب کے حوالے کر دیا ہے تاکہ اشاعت سے پہلے ڈاکٹر صاحب Vetting کرلیں۔ میرے پاس والے پیکٹ پر، آپ کا پیکٹ موصول ہونے کی اور یہ پیکٹ ڈاکٹر صاحب کو پہنچانے

کی تاریخ درج ہے۔ امید ہے کہ اس طول کلام سے غلط فہمی دور ہو جائے گی جو خالد محمود صاحب کی عجلت کی پیداوار ہے۔

مولانا ضیاء الدین صاحب اصلاحی مدیر معارف ہماری Mailing list پر ہیں، انھیں اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کو رسالہ ظفر الدین صاحب کے خسر شمشاد صاحب کے توسط سے بھیجا جاتا ہے۔ باقی دو حضرات کو بھی رسالہ بھیج دیا جائے گا۔ پوسٹج کی ایک بڑی رقم ابھی تک نہیں ملی ہے، ملتے ہی رسالہ ہندوستان اور ایران بھیجا جائے گا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ سیمنار سے متعلق اطلاع کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ۴ر ستمبر ۱۹۹۴ء کا خط ضرور بھیجیے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید نہیں ملا۔ اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کاغذات [میں] دب کر پوسٹ ہونے سے رہ گیا۔ مزید یہ کہ تازہ شمارے پر بھی اپنی تفصیلی رائے سے 'سرفراز فرمائیے' کرم ہوگا۔

مشفق خواجہ صاحب کو یہاں سے رسالہ بھیجا گیا تھا۔ ان کی طرف سے رسید کا خط نہیں ملا۔ اب کل ٹیلی فون کر کے خیریت پوچھوں گا۔ آف پرنٹ عن قریب تیار ہو جائیں گے اور امید ہے اس وقت پوسٹج کی رقم بھی ہمدست ہو جائے گی۔

ضروری:۔ یہاں سے تحقیق کے تازہ شمارے کے آٹھ دس نسخے کم محصول والی ڈاک سروس SAL کے ذریعے تقسیم کے لیے بھیجے جاسکتے ہیں۔ وزنی پیکٹ ہوگا ڈاک خانے [سے] لینا پڑے شاید۔ از راہ کرم اجازت دیجیے کہ آپ کے یا ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پتے پر بھیج دیا جائے اور آپ وہاں کے بالخصوص علی گڑھ کے فضلاء کو دے دیں۔ جواب کا انتظار رہے گا تازہ تحقیق میں آپ کے مکتوبات دل چسپی سے پڑھے جا رہے ہیں

۱۔ جس کی میری ناچیز رائے میں کم سے کم ایک جگہ تو ضرورت ہے۔ اس کا اظہار ڈاکٹر صاحب سے کر دیا ہے۔ اربعہ متناسبہ کی تجویز۔ مکتوبات چھپنے کے بعد بھی رو [بہ] عمل آسکتی ہے۔ آپ کی اس تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔

(۱۴۰)

University of Sindh

Research Joumal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor **Prof: Najamul Islam**	دوسرا خط	Allama I.I. Kazi Campus, Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 23-8-1998

محترم ڈاکٹر صاحب!

ایک خط لکھ چکا تھا کہ ابھی ابھی آپ کا تحریر کردہ ۶ر اگست کا مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب کے ایک مرید نے پہنچایا ہے۔ جواباً دوسرا خط لکھتا ہوں۔

خالد محمود صاحب اپنی عجلت میں دوبارہ ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب کے تحریر کردہ مکتوبات کی عکسی نقلیں طلب کر بیٹھے۔ وہ پیکٹ مجھے ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۷ء کو ملا تھا۔ اس کی ایک عکسی نقل اپنے طور پر تیار کرا کے، وہ پیکٹ ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب کو پہنچا دیا تھا، جیسا کہ میرے پاس اندراج ہے، خیر، اپنا تیار کرایا ہوا پیکٹ کل پھر ڈاکٹر صاحب کو حوالہ کر دیا ہے۔ امید ہے

کہ اس طول کلام سے غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اربعہ متناسبہ کی تجویز خوب ہے، وہ بعد میں بھی روبہ عمل آسکتی ہے۔
رسالہ تحقیق کا تازہ شمارہ ۷ر جولائی کو بھیجنے کے لیے تیار تھا اور ظفر الدین صاحب علی گڑھ واپس جانے والے تھے مگر اس سے پہلے ان کے حوالے کیا جاتا، خالد محمود صاحب نے اپنی مطبوعہ کتاب یادگار خطوط کا پیکٹ تھما دیا۔ اس لیے ظفر الدین صاحب رسالہ تحقیق کے نسخے نہ لا سکے۔ یادگار خطوط کا آپ تک پہنچنا بھی ضروری تھا۔
بعد میں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی وساطت سے، ایک اور ذریعے سے وہ نسخے تحقیق کے آپ کو اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھیجے ہیں۔ خیال ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب مدیر معارف پہلے سے ہماری Mailing list پر ہیں۔ انھیں اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کو، رسالہ ظفر الدین صاحب کے خسر شمشاد صاحب کے توسط سے بھیجا جا رہا ہے، اور یہ خط بھی۔ باقی دو حضرات کو بھی، جن کے پتے آپ نے تحریر فرمائے ہیں رسالہ بھیج دیا جائے گا۔ پوسٹیج کی رقم ابھی تک ہمیں نہیں ملی ہے ، ملنے والی ہے۔ ملتے ہی رسالہ پوسٹ کر دیا جائے گا۔
آف پرنٹ اور رسالے کے چند مزید نسخے علی گڑھ کے فضلاء کے لیے نئی پوسٹل سروس SAL سے بھیجے جائیں گے۔ امید ہے کہ اس وقت تک پوسٹج کی ایک بڑی رقم ہمدست ہو جائے گی۔ وزنی پیکٹ خود ڈاک خانے سے منگوانا پڑتا ہے۔ اجازت دیجیے کہ آپ کے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پتے پر ارسال کر دیا جائے۔
مشفق خواجہ صاحب کی خیریت ٹیلی فون سے دریافت کر کے پھر کسی خط میں لکھوں گا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ سیمینار کے موضوع سے متعلق اطلاع کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت جناب فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

(۱۲۱)

مکتوب ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ

علی گڑھ

۹۸/۸/۳۰ء

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب، السلام علیکم
۲۳ر اگست کے لکھے ہوئے آپ کے دونوں گرامی نامے رات کو ایک صاحب پہنچا گئے، یہ آپ کی دہری عنایت ہے، اس لیے دوبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ رسالہ تحقیق کا تازہ شمارہ عین حالت انتظار میں ملا، دیکھ کر خوش ہوا اور آپ کی محنت کی داد دی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ پچھلے شمارے کے بعد ایسا عظیم الشان مجموعۂ مضامین آپ شائع کرنے والے ہیں۔ یہ شمارہ منسوبات لٹریچر پر سند کا درجہ حاصل کرے گا اور اس موضوع پر کام کرنے والے اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھی آپ کا رسالہ مل گیا ہے۔ میرا نسخہ ایک دوست پڑھنے کے لیے لے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں کبھی آیندہ لکھوں گا۔ معارف اور کتب خانۂ خدا بخش کے نسخے مجھے نہیں ملے۔ ممکن ہے روانہ کر دیے گئے ہوں۔
شیرانی مرحوم، ڈاکٹر نذیر احمد اور پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں منسوبات کی تحقیق کے سلسلے میں اہم نام ہیں۔ نذیر احمد

صاحب کے سلسلے میں جائسی صاحب ایسے بات کروں گا اور آپ کو اطلاع دوں گا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام آپ کا خط مرسلہ پیکٹ میں نہیں ملا۔ شمشاد صاحب نے ممکن ہے خود ہی انھیں پہنچایا ہو۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوگا۔

والسلام

مختارالدین احمد

دکتر بلوچ صاحب والا فوٹو گروپ واپس بھیج دیجیے گا تاکہ وہ ایک سہ پہر کی یادگار رہے۔

حاشیہ ۱ ڈاکٹر کبیر احمد جائسی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

(۱۴۲)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.

Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan

Ph:863102

Dated: 17-9-98

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

تحقیق کا تازہ شمارہ (۱۱-۱۰) آپ کو مل جانے کی خبر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب محترم نے اپنے ۴ ستمبر کے مکتوب میں دی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ بھی وصولیابی کی اطلاع اپنے مکتوب میں دے چکے ہیں؛ لیکن آپ کا یہ مکتوب ابھی تک موصول نہیں ہوا، غالباً ڈاک میں گم ہوا۔ اس لیے ملتمس ہوں کہ پھر خط لکھ کر اپنے تاثرات سے آگاہ کیجیے اور میری رہنمائی کے لیے تسامحات کی نشان دہی فرمایئے۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں مرا سلام پہنچایئے۔ مخدوی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بخیر وعافیت ہیں۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب علی گڑھ۔

۱۔ مشفق خواجہ صاحب کا خط آیا ہے، بخیر وعافیت ہیں۔

۲۔ ازراہ کرم اجازت دیجیے کہ تازہ شمارۂ خاص رسالۂ تحقیق کے چند نسخے فضلاء میں تقسیم کے لیے آپ کے پتے پر، ارسال کرائے جائیں۔

(۱۴۳)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.

Latifabad, Hyderabad, SIndh. Pakistan

Ph:62102

Dated: 17-9-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

تحقیق کا تازہ شمارہ آپ کو مل جانے کی اطلاع محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکتوب گرامی مورخہ ۷ ستمبر سے مل گئی تھی اور یہ بھی کہ آپ وصولیابی کا خط بھی لکھ چکے ہیں، مگر آپ کا وہ خط ابھی تک ملا نہیں۔ شاید ڈاک میں گم ہوا۔

اس لیے ملتمس ہوں کہ پھر عنایت کیجیے اور اپنے تاثرات سے آگاہ کیجیے، نیز میری رہنمائی کے لیے تسامحات کی نشان دہی بھی فرمائیے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے۔ انھوں نے جو کلمات خیر تحریر فرمائے ہیں، یہ ان کا کرم ہے۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب بخیریت و عافیت ہیں۔ نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت جناب فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۴۴)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔ سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus, Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan Tel. Add: "UNISINDH"

Date: 14-10-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مکتوب گرامی مورخہ ۳۰ راگست مجھے مل گیا تھا، جس سے معلوم ہوا کہ تازہ شمارہ تحقیق کا آپ کو مل گیا، اجمالی تاثرات کے اظہار کے لیے ممنون ہوں، از راہ کرم تفصیلی تاثرات سے بھی نوازیے۔ میں منتظر تھا کہ آف پرنٹ آجائیں تو جواباً خط لکھوں۔ آف پرنٹ تیار ہو کر آ گئے، اور تازہ تحقیق کے چند نسخوں کے ساتھ ۱۲ راکتوبر کو آپ کے پتے پر پوسٹ کر دیے گئے۔ پارسل وزنی ہے شاید کسی کو بھیج کر ڈاک خانے سے منگوانا پڑے۔ نسخے اپنی صوابدید کے مطابق تقسیم فرما دیجیے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ۴ ستمبر کا مکتوب بھی مل گیا تھا۔ ان کی خدمت میں بھی آف پرنٹ اور چند نسخے بھیجے جائیں گے۔ اس کے بعد خط لکھوں گا۔ سر دست سلام پیش کرتا ہوں پہنچا دیجیے۔ آپ کے مکتوب میں خالد محمود صاحب مرتب ''یادگار خطوط'' کی ایک بے احتیاطی کا ذکر ہے، اصلاح احوال کے لیے اس مکتوب کی عکسی نقل مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب کو بھجوادی ہے۔

گروپ فوٹو، جو آپ نے اپنے مقالے کے ساتھ بھیجا تھا، اس خط کے ساتھ واپس کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک نگیٹو ہمارے پاس محفوظ ہے، گروپ فوٹو واپس موصول ہو جانے کی اطلاع تک محفوظ رہے گا۔

آئندہ شمارے کے لیے کوئی مقالہ عنایت فرمانے کی درخواست کی جاتی ہے۔

کچھ عرصہ پہلے، مشفق خواجہ صاحب کا خط آیا تھا، بخیریت ہیں۔ آپ نے ایک سابقہ خط میں ان کی خیریت پوچھی تھی۔ جہاں وہ رہتے ہیں، وہ علاقہ اکثر بدامنی کی زد میں رہتا ہے، اس قدر پریشانی ضرور ہے۔ خدا محفوظ رکھے۔ نیاز مند:

نیاز مند: نجم الاسلام

• بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

University of Sindh
Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu
Editor
Prof: Najamul Islam
مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)
Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 26-11-1998

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

۱۱رنومبر کو لکھے ہوئے، دو گرامی نامے ملے، شکریہ۔ مفتی محمد ادریس صاحب کے نام خط بھی ملا جو آپ کے مقالے کے آف پرنٹ کے ساتھ پوسٹ کر دیا گیا۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے نام کا خط بھجوا دیا گیا۔ میرے نام کے مکتوب میں بھی کئی امور ڈاکٹر صاحب سے متعلق تھے، اس لیے اس کی عکسی نقل بھی منسلک کر دی تھی۔ انھوں نے اپنا جواب لکھ کر مجھے بھجوایا ہے، وہ اس خط کے ساتھ منسلک کرتا ہوں۔

یادگار نامۂ قاضی عبدالودود کے لیے شاید ڈاکٹر صاحب مقالہ نہ دے سکیں، ضعف پیری مانع ہے، میں لکھ رہا ہوں، جلد ہی فیر کر کے ارسال کروں گا۔ آپ کی اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی مشترکہ مشفقانہ شکایت مجھے پریشر میں لے آئی ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں بھی ایک پارسل بھیجا گیا تھا جس میں ان کے مقالات کے یکجا مجلد آف پرنٹس اور دو نسخے تازہ تحقیق کے تھے، ملا ہوگا۔ محصول ڈاک کی مد میں ہمیں ایک بڑی رقم ملی ہے اور ایسے پارسل متعدد جگہوں پر بھیجے ہیں، اس لیے آپ کچھ خیال نہ فرمائیں، یہ مطلق زیر باری نہیں۔

آپ کے مقالے کے آف پرنٹس، گوشۂ بلوچ کو تمام وکمال یکجا مجلد کرانے میں استعمال میں آ گئے تھے۔ اس لیے آپ کے لیے مقالہ ری پرنٹ کرایا گیا۔ مشین مین کی غلطی سے وہ کچھ زیادہ ہی چھپ گیا ہے، جس قدر آپ کو بھیجے ہیں کم و بیش اتنے ہی یہاں بچ رہے ہیں۔ آپ فرمائیں تو مزید بھیجے جاسکتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا اسلام پہنچا کر مجھے ممنون فرمائیں۔

چند روز ہوئے کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے دستخطوں سے جاری ہونے والا دعوت نامہ (مورخہ ۲۸ر ستمبر) برائے سیمنار غالب انسٹی ٹیوٹ موصول ہوا ہے، بہت تاخیر سے۔ اس پر پتا غلط درج ہو جانے کی وجہ سے (پتے میں بلاک سی کی جگہ بلاک ای درج ہو جانے کی وجہ سے) غلط تقسیم ہو گیا۔ اگر چہ دلی دور ہے اور اسلام آباد جا کر ویزا لانا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں، تاہم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ویزا مل جائے تو پھر آنا کیا دشوار ہے۔

مخلص:

نجم الاسلام

بخدمت گرامی: جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

3.2.1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

لفافہ موصول ہوا۔ مقالہ بعنوان ''راجا راج کشن راجا'' کے آف پرنٹ اور مکتوب گرامی مورخہ ۱۹ جنوری کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اور مضمون ''فضلی کی نثر'' پر اظہار پسندیدگی کے لیے بھی ممنون ہوں۔

عن قریب ☆ راجا راج کشن کے دواوین پر مقدمات کے صفحات کا عکس بنوا کر ارسال کیا جائے گا۔ پہلے تو آپ نے میری معذرت قبول کرلی تھی اس لیے بھیجنا موقوف رکھا، لیکن مقالے کا آف پرنٹ پڑھ کر اب تو ضروری ہوگیا ہے کہ مطلوبہ مقدمات کا عکس بھیجا جائے۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب اور ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ان کے نام کے مکتوبات مع آف پرنٹ بھجوا دیے گئے ہیں۔ میرے نام خط میں ایک فقرہ خالد محمود صاحب مرتب مکتوبات کے لیے بھی تھا اس لیے اِس خط کا عکس بھی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔

میری طبیعت گزشتہ دنوں خراب رہی، پہلے سانس پھولنے کی شکایت رہی، وہ دواؤں سے درست ہوئی تو دواؤں کے اثر سے پیٹ میں بے چینی رہی اور ہے۔ دعاے صحت کی درخواست ہے۔

محترمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مکتوب گرامی جس میں مضمون ''فضلی کی نثر'' مل جانے کی اطلاع تھی، مجھے مل گیا تھا۔ افسوس کہ بیماری کی وجہ سے جلد جواب نہ لکھ سکا، اب لکھوں گا۔ اِن شاءاللہ۔

آج سے کچھ بہتری ہے۔ ورنہ لکھنا پڑھنا موقوف تھا۔ ڈاکٹر صاحب محترم کی خدمت گرامی میں میرا اسلام کہیں اور میری طرف سے دعاے صحت کی التماس پہنچائیں۔ شکریہ

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

نوٹ: ۱۰ دسمبر کے مکتوب کے جواب میں: مکتوبہ ۸ فروری ۱۹۹۹ء

☆ ابھی یہ خط پوسٹ نہیں کیا گیا تھا کہ آپ کا ایک اور لفافہ ملا جس میں سے ۱۰ دسمبر کے لکھے ہوئے ''تین مکتوبات نکلے، میرے نام، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام، اور محمد راشد شیخ صاحب کے نام۔ یہ لفافہ ۳ فروری کو لاہور سے پوسٹ ہوکر ۶ فروری کو پہنچا ہے۔ اس میں آپ نے بیاض طپش کے چند اوراق کا عکس بھیجنے کی فرمائش کی ہے۔ یہ عکس بھی پیش کرتا ہوں۔ بقیہ آف پرنٹ آپ کے مقالے کے (ڈاکٹر بلوچ پر) بھیجے جائیں گے اپنے چند مقالات اشاعت کے لیے عنایت فرمایئے زیر ترتیب شمارے میں ''گوشۂ مختار'' قائم کرلیں گے اور میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے تازہ ترمقالات بھی اشاعت کے لیے آپ ہی کی سفارش اور وساطت سے ملیں گے۔ کرم فرمائیں۔ جوے مولیاں پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مقالہ نہایت عمدہ

ہے، معارف آتا ہے اور میں نے دیکھا ہے اور پسند کیا ہے۔ معارف کے مدیر محترم کو میں نے رسالۂ تحقیق کے شمارہ خاص (۱۱-۱۰) کا ایک نسخہ علی گڑھ کے ایک صاحب کی معرفت بھجوایا تھا، ملا ہوگا۔ بلوچ صاحب سے ایک عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی۔ حکیم محمد سعید کے تعزیتی جلسے میں ملے تھے۔ بفضلہٖ صحت اچھی ہوگی۔ وہ اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

فارسی شاعر مرزا زین الدین خاں عاشق (بارھویں صدی ہجری) سے میں واقف نہیں۔ بیاض طپش میں اس نام کے شاعر کا ذکر نہیں ہے۔

محمد راشد شیخ صاحب کی کتاب ''تذکرۂ خطاطین'' کا رنگین تعارف نامہ چھپ کر تقسیم ہوا ہے، ایک نسخہ مجھے بھی ملا ہے، کتاب جلد بندی میں بنائی جاتی ہے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

نقل

(۱۲۷)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof. Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،

لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,

Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan

Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 14-3-1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

دو مکتوبات (مورخہ ۱۸ فروری اور ۲۰ فروری) کے پیش نظر، یہ خط لکھتا ہوں اور حسب ارشاد بیاض طپش کے مزید چند اوراق کا عکس بھیجتا ہوں۔

تحقیق کا آئندہ شمارہ دو سال ۹۸-۹۹ء کا مشترکہ شمارہ ہوگا اور حسب سابق ضخامت زیادہ رکھیں گے۔ توقع ہے کہ مجوزہ گوشے کے لیے کچھ غیر مطبوعہ مقالات آپ عنایت فرمائیں گے، اور مکتوبات بھی (طباعت کے لیے منظور شدہ مواد کی کمپوزنگ کرالی جاتی ہے۔ ترتیب بعد میں قائم کی جاتی ہے)۔ میمن صاحب کے جن کرم فرما شاگرد نے ''بیاض مقیم'' اُڑالی تھی، ان کا نام کیا معلوم ہوتا، اُس سارق کا پردہ خود میمن صاحب نے رکھا، البتہ جن صاحب کے توسط سے واپس ملی، یعنی شیخ [illegible] دین ایم اے، اُن کے بارے میں ڈاکٹر وحید قریشی نے بتایا کہ انھیں میں جانتا ہوں۔

''مصنفات وزرای اعظم و امرای مکرم'' کے اوراق میں سے پہلے صفحے کا عکس منسلک ہے۔ تحفۃ الوزراء سے اس کا کیا تعلق بنتا ہے، اسے آپ بہتر جان سکتے ہیں، تحفۃ الوزراء کا کوئی قلمی نسخہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ مصنفات محض انتخاب کلام ہے، نام اور تخلص کی صراحت کے ساتھ۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے نام آپ کا مکتوب پہنچا دیا گیا تھا۔ اور دوسرے حضرات کے نام مکتوبات بھی پوسٹ کر دیے تھے۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب کے مکتوبات کی دوسری جلد غالباً زیر ترتیب ہے، خالد محمود صاحب سے کچھ عرصے سے رابطہ نہیں ہوا، وہی بہتر بتا سکتے ہیں کہ کس مرحلے میں ہے ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں

صاحب کا پی ایچ ڈی کا مقالۂ تحقیق کتابی شکل میں حال ہی میں شائع ہوا ہے ''سید حسن غزنوی: حیات اور ادبی کارنامے'' اسے ادارۂ یادگار شیفتہ کی طرف سے افتخار احمد صاحب عدنی نے چھپوایا ہے۔ آج ہی اس کا ایک دستخطی نسخہ ڈاکٹر صاحب محترم کی طرف سے ملا ہے۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں میرا سلام پہنچائیں، اور کچھ مقالات بھجوائیں۔ شکریہ

نیازمند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

جلیل قدوائی کے مکتوبات شاہ انجم صاحب مرتب کر رہے ہیں، معلوم نہیں کس مرحلے میں یہ کام ہے۔ آپ کا استفسار ان تک پہنچوا دیا تھا، کوئی جواب تا حال نہیں ملا۔ شا ... راہ راست آپ کو لکھیں۔

(۱۲۸)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 9-5-1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

گرامی نامہ مورخہ ۷ / اپریل مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے توسط سے موصول ہوا۔ شکریہ۔ اس کا جواب میں خود لکھنا چاہتا تھا اب کہ کمی کے ساتھ، پھر کچھ لکھنا پڑھنا شروع کیا ہے۔ تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے بروقت احتیاطوں کی طرف متوجہ کیا۔ میرے علم میں نہ تھا کہ مالک رام صاحب کی بصارت کو آپریشن کے بعد کی احتیاطیں نہ کرنے کے سبب سے نقصان پہنچا تھا۔ حال ہی میں مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے بھی آنکھ کا آپریشن کرایا ہے خدا بہتر کرے۔

محترمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے مقالہ '' قاسم کاہی اور اس کا رسالۂ قافیہ'' بھیج دیا ہے، اور میں نے شکریے کا خط بھی اپنے قلم سے لکھ کر بھیجا ہے۔ آپ کے ترغیب دلانے کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ آپ بھی کرم فرمائیں۔

راجا راج کشن المتخلص بہ راجا کے دو دادین پرطپش کے مقدموں کا عکس آپ کی خدمت میں میرے معاون محمد عقیل شاد نے رجسٹری ڈاک سے فروری میں بھیج دیا تھا (رجسٹری ڈاک نمبر ۳۰۵، مورخہ ۸ فروری) نہ ملا ہو تو ان مقدمات کا عکس پھر بھجوایا جا سکتا ہے۔ ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ '' مثنوی جہاں شاہ و جہاں بانو'' کا ایک نسخہ کلکتے سے مرتب ڈاکٹر یوسف تقی صاحب کے مکتوب گرامی کے ساتھ موصول ہوا ہے۔ اس پر تبصرہ رسالۂ تحقیق میں کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی سلام پیش کرتا ہوں۔

نیازمند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 7-7-1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کا کرم نامہ مورخہ ۲۵ مئی بصورت کارڈ، یہاں ۱۳ جون کو مجھے مل گیا تھا۔ نادم ہوں کہ تاخیر سے جواب لکھتا ہوں۔ آج کل لکھنا پڑھنا کمی کے ساتھ ہے، آپ کا مشورہ بھی یہی ہے، گو کہ ۲۹ جون کے معائنے کے بعد ڈاکٹر نے دور پاس کے چشموں کا نمبر ایک بار پھر چیک کر کے لکھنے پڑھنے کی پوری اجازت دے دی ہے۔

راجہ راج کشن کے دواوین پر طپش کے پانچوں مقدموں کا عکس ایک بار پھر آپ کی خدمت میں، جداگانہ لفافے میں رجسٹری ڈاک سے ارسال کیا جاتا ہے۔ اسے راجہ راج کشن پر اپنی سابقہ مطبوعہ تحریر سے مربوط کر کے، اضافوں کے ساتھ عنایت فرمادیں۔ رسالۂ تحقیق میں شامل کر لیا جائے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مقالہ ''قاسم کاہی کابلی اور اس کا رسالۂ قافیہ'' مع متن رسالہ لیزر کمپوز ہو گیا ہے۔ وہ تو اس وقت علی گڑھ میں نہیں ہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کب واپس تشریف لائیں گے اس لیے اس کے سیکنڈ پروف کی ایک عکسی نقل آپ کی خدمت میں ارسال کی جاتی ہے اور اسے مقدمات طپش والے لفافے میں ملفوف کیا جاتا ہے۔ تاکہ تصحیحات کا امکان رہے؛ جب بھی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب واپس تشریف لائیں، انھیں پہنچا دیجیے، شکریہ۔ رسالۂ قافیہ کے مخطوطہ (مخزونہ رضا لائبریری رام پور) کا عکس ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پاس ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اس سات ورقی رسالے کے کم سے کم ایک دو صفحوں کا عکس شامل اشاعت ہو۔ اسے حاصل کرنے کے لیے جناب ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی صاحب او ایس ڈی رضا لائبریری رام پور کو خط لکھ کر عرض مدعا کرتا ہوں۔ آپ کے مکتوبات جہان رضا اور الصداق (حیدرآباد، سندھ) میں نظر نواز ہوئے۔ پڑھ کر خوش وقت ہوا۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

8-7-99 جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاص صاحب پرشش احوال کے لیے آج تشریف لائے تھے۔ اس سے قبل ایک عنایت نامہ اپنے قلم سے لکھ کر دے گئے تھے۔

(۱۳۰)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 9-7-1999

جناب ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

ضرورۃً یہ دوسرا خط بھی لکھتا ہوں اور ۷ر جولائی والے خط کے ساتھ ملفوف کرتا ہوں۔

رسالۂ قافیہ پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مقالے سے تحریک ہوئی کہ اس موضوع پر کچھ مواد اردو میں بھی پیش کیا جائے۔ یاد آتا ہے کہ قمر احمد بدایونی (برادر مولانا ضیاء احمد بدایونی) کا ایک اردو رسالہ چالیس کی دہائی کے علی گڑھ میگزین کے کسی شمارے میں چھپا تھا، ''توضیح القوافی'' اس کا نام تھا، اور وہ بھی مختصر رسالہ تھا۔ اگر وہ شمارہ آپ کے ذخیرے میں موجود ہو تو از راہ کرم اس کا عکس اشاعت کے لیے عنایت فرمادیں اور اس پر ایک مختصر تعارفی تحریر صاحب رسالہ کے بارے میں بطور تمہیدی نوٹ بھی لکھ دیں۔ بے حد ممنون ہوں گا۔

اسی موضوع پر ایک اور قدیم فارسی رسالہ بھی دسترس میں ہے۔ اردو رسالہ آپ کی طرف سے مل گیا تو ایک گوشہ قائم کر کے تینوں رسالے شامل اشاعت کر لیے جائیں گے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب علی گڑھ۔

(۱۳۱)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 6-8-1999

جناب ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

پیکٹ ملا جس میں گرامی نامہ مورخہ ۲۵ جولائی، دو تحریروں کے ساتھ ملفوف تھا، تہ دل سے ممنون ہوں۔ آپ نے مزید دو تحریریں اسی نوعیت کی بھیجنے کا عندیہ دیا ہے، ضرور بھیج دیجیے۔ آج رسید کے طور پر آپ کو تار بھی بھیجا ہے تا کہ پیکٹ پہنچنے کی اطلاع بلا تاخیر مل جائے اور مزید علمی مکتوبات پر مبنی مقالے آپ کی طرف سے جلد تر مل سکیں۔ اب مجھے امید ہوگئی ہے کہ اگلے شمارے (شمارۂ دوازدہم) میں ہم ایک گوشہ آپ کی تحریروں کا قائم کر لیں گے۔

آپ کا مطبوعہ مقالہ، راجا راج کشن متخلص بہ راجاؔ پر، ہمارے پاس ہے، اس پر بطور ضمیمہ دواوین راجاؔ پر، طپش کے مقدمات کا اضافہ کر کے شامل اشاعت کیا جا سکتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ میرے دو سابقہ مکتوبات مورخہ ۷ جولائی اور ۹ جولائی پہنچ نہ پائے۔ اس لیے ان مکتوبات کی عکسی نقلیں بھیجتا ہوں اور توجہ طلب امور کے بارے میں از سرِ نو آپ سے توجہات کی درخواست کرتا ہوں۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مقالے کے پروف بھی ملفوف ہیں، جب وہ امریکہ سے واپس تشریف لے آئیں پہنچا کر مجھے ممنون فرمائیے۔

راجا کے پانچوں دواوین پر طپش کے مقدمات کا عکس بار دگر بھیجا جاتا ہے۔

میں بحمد اللہ بخیریت ہوں اور مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بھی بخیر و عافیت ہیں، میرے نام آپ کا جو مکتوب آیا ہے اس کی عکسی نقل بغرض ملاحظہ ڈاکٹر صاحب محترم کو بھجوا دی ہے۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

ملفوفات: (۱) یہ خط
(۲) دو سابقہ خطوں کا عکس
(۳) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مقالے کے پروف
(۴) دواوین راجا پر طپش کے مقدمات کا عکس۔

(۱۳۲)

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C Unit No.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

dated: 9-9-1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کی مرتب کردہ تیسری جلد، کتاب ''ذاکر صاحب کے خط'' کی، کل کی ڈاک سے محترمی مشفق خواجہ صاحب کے توسط سے ملی۔ اس عمدہ تحفے پر تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا پیش گفتار پڑھا، حواشی دیکھے اور مستفید ہوا۔ پیش گفتار میں آپ نے ذاکر صاحب کے خطوں کے دیگر مجموعوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کی بنیاد پر تو ایک مفصل مطالعے کا خاکہ تیار ہو سکتا ہے۔

خواجہ صاحب کے کورنگ لیٹر مورخہ ۷ ستمبر سے معلوم ہوا کہ وہ چند دنوں پہلے آپ کا ایک مکتوب مجھے ڈاک سے بھیج چکے ہیں، لیکن وہ مجھ تک نہیں پہنچ پایا۔ اس لیے اس کے مطالب سے آگہی کے لیے آج فون پر خواجہ صاحب سے بات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ مرے خط آپ کو نہیں پہنچ رہے ہیں۔ افسوس ہوا کیونکہ آپ کو انتظار کی زحمت سے بچانے کے لیے، میں نے خط کے علاوہ تار بھی بھیجا تھا۔

(۲)

آپ کا مرسلہ رجسٹرڈ پیکٹ (تاریخ ارسال ۲۷ جولائی، مشمولات : مکتوب گرامی مورخہ ۲۵ جولائی، دو تحریرات بعنوان ''پچاس سال پہلے کے کچھ خطوط'' اور '' کچھ غالب کے بارے میں'') یہاں مجھے ۵ راگست کو مل گیا تھا۔ اوراس کے پہنچنے کی اطلاع اوّلاً میں نے تار کے ذریعے دے دی تھی، پھر خط بھی لکھا، اس کے ساتھ سابقہ خط کی عکسی نقل اور بارِ دگر دواوین راجا پر طپش کے مقدمات کا عکس بھی ملفوف کیا تھا۔ غالباً یہ رجسٹرڈ لفافہ بھی گم ہوا۔ اب تو فوری رابطے کے لیے فون ہی رہ جاتا ہے، یہ بھی کرلیں گے اگر آپ کا فون نمبر کسی سابقہ خط میں مل گیا۔

(۳)

آخر میں ایک بار پھر عرض مدعا کیا جاتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خط مل جائے:

۱۔ مزید تحریرات (غالبیات کے موضوع پر شیخ اکرام، غلام رسول مہر وغیرہ کے خطوط) جن کے بھیجنے کا آپ نے مکتوب مورخہ ۲۵ جولائی میں عندیہ دیا تھا، انتظار ہے۔

۲۔ راجا راج کشن متخلص بہ راجا پر آپ کے مقالے کا آف پرنٹ ہمارے پاس ہے، آپ کی اجازت وایماء سے، اس پر بطور ضمیمہ دواوین راجا پر طپش کے مقدمات کے اضافے کے ساتھ، اسے شامل اشاعت کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح تحقیق میں آپ کی تحریرات پر مبنی ایک گوشہ قائم کرلیں گے۔

(۴)

غالباً چالیس کی دہائی میں، علی گڑھ میگزین کی کسی اشاعت میں قمر احمد بدایونی برادر مولانا ضیاء احمد بدایونی کا ایک مختصر رسالہ ''توضیح القوافی'' چھپا تھا۔ کیا اس کا عکس آپ کی مہربانی سے مل سکتا ہے؟ سابقہ خط پہنچ نہ پانے کی وجہ سے پھر التماس کی جاتی ہے۔

مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب بخیر وعافیت ہیں، گو کہ ضعف پیری ہے۔ ان کے تحریر کردہ خطوں اور ان کے نام آئے ہوئے خطوں کے مرتب و جامع خالد محمود صاحب چندروز پیشتر آئے تھے۔ خالد محمود صاحب نے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے لکھے ہوئے خطوں کی دوسری جلد طباعت کے لیے تیار کرلی ہے، کمپوزڈ اوراق کی ڈمی لاکر دکھائی تھی، اس میں آپ کے نام مکتوبات بھی شامل ہیں۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام آئے ہوئے خطوں کی دوسری جلد بھی زیر ترتیب ہے، اس میں، آپ کے تحریر کردہ خط بھی ہوں گے۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۵)

مزید: ''پچاس سال پہلے کے کچھ خطوط'' کی مشینی کتابت ہوچکی ہے، اس کے آخر میں '' کچھ غالب کے بارے میں'' والے خطوط بھی (بجز بنام اکبر علی خاں عرشی زادہ کہ وہ عنوان سے مطابقت نہیں رکھتے) شامل کرلیے گئے ہیں۔ پروف چندروز میں مل جائیں گے اور رجسٹری ڈاک سے آپ کی خدمت میں ارسال کردیے جائیں گے۔

نجم الاسلام
9/9/99

University of Sindh
Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu
Editor
Prof: Najamul Islam
مراسلت کے لیے:۔
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰)
Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 30-9-1999

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ایروگرام مورخہ ۱۹؍ستمبر یہاں ۲۷ ستمبر کو پہنچا جس سے اطمینان ہوا کہ سابق میں جو خط وغیرہ میں نے بھیجے تھے، اور جن کے پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی تھی، وہ کاغذات میں آپ کو مل گئے، مگر تشویش بھی ہوئی کہ یہ پڑھ کر تین ہفتوں سے آپ کی طبیعت مضمحل ہے اور آپ دو ڈاکٹروں کے زیرِ علاج ہیں۔ تہ دل سے دست بہ دعا ہوں کہ خدا آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ و مستمرہ عطا فرمائے۔ کل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، آپ کے لیے دعائے صحت کی التماس کی اور ملاحظے کے لیے آپ کے ایروگرام کا عکس دے آیا (تاکہ خالد محمود صاحب سے متعلق فقرہ بھی اُن تک پہنچ جائے)۔ وہ بحمد اللہ بخیر ہیں مگر ملاقاتیوں کی کثرت سے پریشان رہتے ہیں، پھر ضعف پیری کا جو آگے جاتا نہیں۔

پروف جداگانہ لفافے میں رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجتا ہوں۔ تصحیح کے بعد پروف واپس کرنے کی ضرورت نہیں، صرف صفحہ اور سطر کے ساتھ اغلاط اور ان کی تصحیحات کی نشان دہی کافی ہوگی۔ مقدمات طپش کا عکس واپس بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں ''قابوس بن وشم گیر'' آپ کا مقالہ بہت اچھا تھا، تامل یہ ہے کہ اس کا ذکر رسالہ تحقیق میں یادگار نامے پر تبصرے میں آچکا ہے، خیر ضرورت ہوئی تو لے لیں گے۔ آپ کے تازہ تحریر کردہ مقالے کا انتظار رہے گا جو زین الدین عشق پر ہے۔

قمر احمد بدایونی کے رسالے (توضیح القوافی) مطبوعہ علی گڑھ میگزین سے متعلق معلومات یا رسالہ ہمدست ہونے پر ضرور کرم فرمائیں[۱]۔ ''کتاب''، ''ذاکر صاحب کے خط''، آپ کی طرف سے ملنے کی اطلاع، شکریے کے ساتھ، اپنے سابقہ خط میں دے چکا ہوں۔ توقع ہے کہ خط ملا ہوگا۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں نیازمندانہ سلام پیش کرتا ہوں، پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کہ قیامِ امریکہ کے بعد صحت پہلے سے زیادہ بہتر ہوگئی ہوگی، اور اب علمی کاموں میں وہ پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ منہمک ہوں گے۔ اُن کی طرف سے ایک اور مقالے کا انتظار ہے جس کے بھیجنے کی خبر آپ کے مکتوب میں ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے سابقہ مقالے کے مرسلہ پروف سے متعلق تصحیحات کا بھی ڈاکٹر کی طرف سے ملنے کا انتظار ہے۔ نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

1-10-99:۔ آج کی ڈاک سے آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۲۰؍ستمبر مشفق خواجہ صاحب کے توسط سے مل گیا۔ شکریہ۔

[۱] کیا علی گڑھ میگزین یونیورسٹی کے کتاب خانے میں محفوظ رکھا جاتا رہا ہے؟

(۱۳۴)

11.10.1999

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام مسنون وآداب

محترم حنیف صاحب علی گڑھ تشریف لے جانے والے ہیں، ان کے توسط سے یہ خط بھیجتا ہوں۔

آپ کی طرف سے ایک مطبوعہ مقالہ ''یگانہ چنگیزی کے حالات ایک غیر مطبوعہ تذکرے میں'' مل گیا ہے۔ شکریہ۔

اس مقالے پر ''قومی زبان ستمبر ۱۹۹۹ء'' درج ہے۔ یہ ''قومی زبان'' کون سا رسالہ ہے؟ قومی زبان کراچی کے ستمبر ۱۹۹۹ء کے شمارے میں تو چھپا نہیں ہے، پھر یہ قومی زبان کہاں سے نکلتا ہے؟

آپ نے شیخ محمد اکرام اور غلام رسول مہر کے مکتوبات کے حوالے سے ایک مقالہ بھیجنے کے لیے سابقہ مکتوب میں لکھا تھا۔ پھر ایک اور مکتوب میں وہ مقالہ بھیجنے کے لیے بھی تحریر فرمایا جو یادگارنامۂ قاضی عبدالودود کے لیے لکھا ہے۔ انتظار ہے کہ کب یہ مقالات آپ ارسال فرماتے ہیں، اور کب محترم، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دوسرا مقالہ بھیجتے ہیں جس کی اطلاع آپ کے مکتوب میں تھی۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۳۵)

Dr Najamul Islam

Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

۲۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

آج کی ڈاک سے پیکٹ مرسلہ مع مکتوب گرامی مورخہ ۱۴/اکتوبر موصول ہوا۔ شکریہ۔ اس پیکٹ سے مکاتیب مالک رام، اردو کا ایک قدیم ترین رقعہ، عکس توضیحِ القوافی، مکاتیب مہر مع حواشی، زین الدین عشق دہلوی (حالات اور کلیات) مع دو اوراق عکس ______ ملے۔ بہت ممنون ہوں۔

پیکٹ پر مختصراً اندراج سے معلوم ہوا کہ پروف آپ کو مل گئے، اطمینان ہوا۔ پیکٹ پہنچنے کی اطلاع کے لیے یہ مختصر خط لکھتا ہوں۔

آج محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو ایک خط بھیجا ہے، اس میں ان سے مقالے کے پروف کی تصحیحات کا پرچہ بھیجنے کی درخواست کی ہے اور یہ بھی کہ جس دوسرے مقالے کے بھیجے جانے کی خبر آپ کے مکتوب سے ملی تھی اس کا انتظار ہے۔ میرا اسلام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۳۶)

۱۸، نومبر ۱۹۹۹ء

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب و نیاز

کل شب خالد محمود صاحب (مرتب مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں) نے آپ کا کارڈ مورخہ یکم نومبر پہنچایا۔ شکریہ یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے قاسم کاہی کے رسالۂ قافیہ سے متعلق اپنے مقالے کے پروف میں کسی تصحیح کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

آپ کے مرتبہ مکتوبات بعنوان ''پچاس سال پہلے کے کچھ خطوط'' کے پروف آپ کو مل چکے ہیں۔ تصحیحات کا انتظار ہے۔

مکتوبات بعنوان ''پچاس سال پہلے کے مزید کچھ خطوط'' (مالک رام اور مہر) کے پروف یہاں سے ۱۵ نومبر کو اور مقالہ بعنوان ''مرزا زین الدین عشق اور کلیات عشق'' کے پروف کل ۱۷ نومبر کو رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ اس ماہ کے آخری ہفتے میں پہنچ جائیں گے۔

ملتمس ہوں کہ ازراہ کرم تصحیحات کا کام ترجیحاً تکمیل کو پہنچائیں۔

مقالہ بعنوان ''میرزا زین الدین عشق...'' کے پروف کی تصحیحات کے علاوہ، درمیانی اضافے بھی ارسال فرما دیں، اگر آپ چاہیں۔ انھیں حسب ہدایت، درمیان میں داخل کر لیا جائے گا یا پھر تعلیقات کی شکل دے دی جائے گی۔ نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۳۷)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:۔ Allama I.I. Kazi Campus,

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan

لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ، پاکستان (۷۱۸۰۰) Tel. Add: "UNISINDH"

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

Dated: 29-11-1999

بخدمت فاضل گرامی

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

بڑا لفافہ مرسلہ 20/11/99 آج کی ڈاک سے موصول ہوا۔ مکتوبات مؤرخہ ۱۴ نومبر اور ۱۸ نومبر، فضلاء کے مکتوبات، اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا مقالہ بعنوان ''اکبری دور کا فارسی ادب'' ______ یہ سب بحفاظت مل گئے۔ بہت ممنون ہوں اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۱۵ نومبر اور ۱۷ نومبر کو یہاں سے مزید دو پروف (میرزا زین الدین عشق، اور پچاس سال کے مزید کچھ خطوط) رجسٹری ڈاک سے بھیجے گئے ہیں، توقع ہے کہ اب تک پہنچ گئے ہوں گے، ازراہ کرم جلد تر دیکھ لیجیے اور تصحیحات نامہ بھیج دیجیے، مقالات کے حصے کی Pasting شروع ہو چکی ہے اور طباعت شروع ہونے والی ہے، اس کے بعد آپ کے مقالات ایک مخصوص گوشے میں یکجا دیں گے۔ جو کم و بیش دو سو صفحات میں آئیں گے، جو نہ دے سکیں گے اگلے شمارے میں آ جائیں گے۔

ڈاکٹر صاحب! توضیح القوافی کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ عشقی عظیم آبادی کے رسالہ قافیہ پر تعارفی مضمون اگلے شمارے کے لیے عنایت فرمائیے۔ اسی طرح دیگر مجوزہ مقالات بھی۔ ہم اگلے شمارے میں انھیں یکجا پیش کر دیں گے۔ فضلاء کے مزید مکتوبات جو آپ نے بھیجے ہیں اور جو بھیجیں گے وہ اگلے شمارے میں آئیں گے۔ اگلے شمارے کے لیے کاغذ کی منظوری مل گئی تو پھر یک جا دونوں شمارے ایک ضخیم نمبر کی شکل میں آ سکتے ہیں۔

بہت سے مکتوبات کی اصل آپ نے بھیج دی ہے، اس اعتماد کے لیے تہ دل سے ممنون ہوں، اصل واپس کر دیں گے۔ ہر مسودہ جو کمپوزنگ کے لیے دیا جاتا ہے اس کی اصل یا نقل ہمارے پاس تالے کنجی میں رہتی ہے، جو مقالات اِن سروس اساتذہ پروموشن کی ضرورت سے لکھتے ہیں اور ان کے لیے ماہرانہ رائے ضروری ہے تو ایسے مقالات کے کئی کئی عکس بنواتے ہیں، غرض کہ یہ اخراجات کا ایک مستقل باب ہے۔ اور آپ مرسلہ مکتوبات کی طرف سے تردد نہ کریں۔ میرے مراسلات تک کا جو میں لکھتا ہوں ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

تازہ مرسلہ مکتوبات لیزر کمپوزنگ کے لیے دیے جا رہے ہیں جب بھی پروف ملیں گے آپ کو بھیجے جائیں گے، اُس وقت تصحیحات کے علاوہ آپ آخر میں حواشی و تعلیقات کا اضافہ کر سکیں گے۔ ٹریس بعد میں نکلوائے جائیں گے۔

199-12-1: آپ کا اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا سلام پہنچانے کے لیے میں نے مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو خط لکھا تھا، آج کی ڈاک سے جواب ملا جواباً لکھا ہے کہ ''محترم نذیر احمد صاحب اور ڈاکٹر مختار الدین صاحب کو بشرط یاد و موقع میرا مؤدبانہ سلام مسنون لکھیے گا۔ اللہ ان دونوں بزرگوں کو صحت و عافیت کاملہ کے ساتھ علم کی خدمت کے لیے قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔'' ازراہ کرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا اور مخدومی ڈاکٹر صاحب کا سلام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۳۸)

باسمہ

DR. MUKHTAR-UD-DIN AHMAD
NAZIMA MANZIL
4/286, AMIR NISHAN ROAD
ALIGARH-2020001

علی گڑھ
۹۹/۱۲/۲۸ء

محبی نجم الاسلام صاحب السلام علیکم
عیداور نئے سال کی تہنیت قبول فرمایئے

موصولہ ۱۸ دسمبر کا جواب دوسرے ہی دن دے دیا تھا ملا ہوگا۔ پچھلے تین پروف رات پھر دیکھے۔ آپ نے پروف اس اہتمام سے پڑھا ہے اور غلطیاں درست کرائی ہیں کہ اب غلطیاں ڈھونڈھنی پڑتی ہیں۔ یہاں درج کی جاتی ہیں ممکن ہے دو چار اور ہوں لیکن وہ بھی بہت اہم نہ ہوں گی۔ ایک آدھ استدراک بھی ہے۔

ص۳ (خط۳) ان کو روز ناچوں میں / صحیح ان کے روز ناچوں میں

ص۵ (۵) سطر۲ غالب بہ شدت محسوس کرتے تھی / کرتے تھے

ص۶ (۷) سطر۶ معلوم ہو تو دیکھیے / لکھیے

ص۳۷ (۲) سطر۱ لفظ ''بی پیر'' اب بھی ایران میں مستعمل ہے / بے پیر

ص۴۷ سطر۷، ۱۰ فقیر / حقیر منشی نبی بخش حقیر مراد ہے۔

ص۴۰ سطر۲۰ اسامۃ بن منقذ الشیر زی / الشیز ری اسامۃ سوریہ میں الشیز ر کے رہنے والے تھے۔

ص۴۸ سطر۵ خدا بخش خاں کے ... تھے / خدا بخش خاں کے عزیز تھے۔

ص۵۴ سطر۲۵ محمد زبیر صدیقی / محمد زھیر صدیقی

ص۵۶ سطر۳ یہ ۲۲ خطوط / یہ ۳۲ خطوط

ایضاً سطر۱۹ پرتھوی چند / پرتھوی چندر

استدراک

ص۱۰ (۱) سیّد صاحب: سید الطاف علی بریلوی مدیر رسالۂ مصنف علی گڑھ۔

ص۲ (۲) گل رعنا: یہ تذکرۂ گل رعنا (سال تالیف ۱۱۸۲ھ) مصنفۂ لچھمی نراین شفیق اورنگ آبادی ہے

طبقات الشعراء، صحیح تذکرۃ الشعرا، مؤلفہ دولت شاہ سمرقندی۔ سال کتابت ۱۱۷۳ھ

ص۴۰ آخری سطر ''تازہ شے بہتر، بارہ سے بہتر'' غالب، میر احمد حسن میکش کو لکھتے ہیں: تاریخ نے مزا دیا، خدا جانے وہ خرمے کس مزے کے ہوں گے، جن کی تاریخ ایسی ہے ... ''تاریخ دیکھی، اُس کی تعریف کے خرمے کھائیں گے، اُس کی تعریف کریں گے۔ کہیں یہ تمہارے خیال میں نہ آوے کہ یہ حسن طلب ہے کہ ناحق تم دین محمد غریب کو دوبارہ تکلیف دو۔ ابھی رقعہ لے کر آیا ہے، ابھی خرمے لے کر آوے ... اگر بہ فرض محال تم یوں ہی عمل میں لاؤ گے اور میاں دین محمد صاحب کے ہاتھ خرمے بھجواؤ گے، تو ہم بھی کہیں گے، تازہ شے بہتر بارہ سے بہتر'' منشی مہیش پرشاد اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے پیش کردہ متن میں ''تازہ شے بہتر'' کو صحیح سمجھنے میں قاضی عبدالودود صاحب کو تامل ہے۔ ان کے خیال میں ''تازہ شے بہتر بارہ سے بہتیر'' زیادہ قرین قیاس ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب اسے تجنیس خطی کہتے ہیں اور متن کی حسب ذیل شکل بہتر اور موزوں سمجھتے ہیں۔

بارہ	سے بہتر	بارہ سے بہتر
۱۲	فائق	۱۲۷۲

میں ان سے متفق ہوں۔ مطلب یہ کہ اگر خرمے بھیجو تو دس بارہ کی تعداد میں نہ بھیجو ہزار پان سو بھیجو۔ یعنی تھوڑے بہت نہیں، بھیجنا ہو تو خاصی تعداد اور بڑے [بڑی] مقدار میں بھیجو۔ آموں کی طرح وہ خرمے بھی پسند کرتے ہوں گے اور چاہتے ہوں گے کہ زیادہ

آئیں۔ یہ نوٹ آپ خود لکھ لیں تاکہ مسئلہ واضح ہو۔ ایک زحمت اور کیجیے ص ۱۲ خط میں کتاب نمبر ۵۳۹ حذف کردیجے یہاں پر ایسی سفیدی لگا دیجے کہ پرنٹ میں نہ آئے۔ یہ نام غلطی سے میں نے لکھ دیا تھا اسکا وجود ہی نہیں۔

عشقی والے مضمون کا پروف کچھ توجہ چاہتا ہے پھر بھیجوں گا۔ بقیہ پروف بھی بھجوا دیجے۔

عشقی کے رسالے پر نوٹ جلد ہی بھیجوں گا۔

تصحیحات واستدراک تاخیر سے بھیجنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ کوئی ایک ماہ سے ہم لوگ پریشان ہیں میری بڑی بیٹی یاسمین مختار بہت بیمار ہے۔ ایک بار ایک کلینک میں داخل ہوئی پیٹ کا آپریشن ہوا۔ افاقہ نہ ہوا۔ اب وہ میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل ہے۔ پرسوں میجر آپریشن ہوا جو گھنٹوں میں ختم ہوا درمیان میں دوبار حالت دگرگوں ہوگئی اور امید زیست نہیں رہی۔ آپریشن ضروری تھا جب وقت آیا تو پتا چلا بلڈ پریشر بہت بڑھا ہوا تھا قلب کی حالت بھی متغیر ہے، بے ہوش کرنے والے ڈاکٹر نے کہا کہ اس حالت میں بیہوش کیا گیا تو جان کا خطرہ ہے، آپریشن کرنے والے سرجن نے کہا فوراً آپریشن نہیں کیا جاتا ہے تو بچنے کی کوئی امید نہیں۔ ایک گھنٹے تک مباحثہ رہا۔ طے یہ ہوا کہ آپریشن کیا گیا جب بھی جان کا خطرہ ہے نہیں کیا گیا جب بھی امید زیست نہیں۔ ہم لوگوں کی طرف سے اجازت پر آپریشن شروع ہوا اور مختلف خطرات سے گزرتا ہوا اتمام کو پہنچا۔ گھر کے بیشتر لوگوں کی وجہ سے اسپشل وارڈ لے لیا گیا ہے۔ گھر پر میں ہوں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں رات دیکھنے گیا تھا آنکھیں بند تھیں، بولنے کی طاقت نہ تھی لیکن میری آواز اس نے پہچان لی اور چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ الحمد للہ کہ آپریشن کامیاب رہا لیکن اسکے بعد کے مسائل بھی کچھ کم دشوار نہیں۔ اسکی صحت کے لیے دعا فرمایے اور ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں کبھی تنہائی میں صورت حال بتا کر دعا کی درخواست کیجے۔

رات ۱۲ بجے ہسپتال سے واپس آکر پروف کے ۵۶ صفحات پڑھ گیا اور اب صبح بیٹھ کر غلط نامہ واضافات تیار کر کے بھیج رہا ہوں۔ صفحات کے اضافے کی اجازت مل جائے تو جلد اطلاع دیجے گا نہ ملی تو آپ کا لائحہ عمل کیا ہوگا۔ لکھیے گا۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۱۳۹)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam (۱۸۰۰ء) سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ

Allama I.I. Kazi Campus, Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan

Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 10-2-2000

جناب ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

خالد محمود صاحب اپنی تازہ تالیف ''مکتوبات دکتر غلام مصطفٰے خاں'' جلد دوم کا پیکٹ آپ کی خدمت میں بھیجنے والے ہیں۔ ان کے توسط سے، لفافہ مرسلہ ظفر الدین صاحب ۳۰/۱/۲۰۰۰ء بنام ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب پہنچنے کی اطلاع کے لیے یہ خط لکھتا ہوں۔ یہ لفافہ ضروری کارروائی کے لیے ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے۔

اس لفافے میں سے آپ کا ایک مکتوب ۱۷ جنوری بنام ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب، دوسرا اسی تاریخ کا میرے

نام، تیسرا مشفق خواجہ صاحب کے نام مع عکس مکتوب بنام ڈاکٹر گیان چند ملے۔ مشفق خواجہ صاحب کے نام کا مکتوب مع عکس مکتوب بنام ڈاکٹر گیان چند رجسٹری ڈاک سے بھیج دیا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند کے نام آپ کا مفصل خط نہایت پُر از معلومات ہے۔ پڑھنے کی اجازت تو آپ نے خود ہی خط میں دے دی تھی، اہمیت کے پیش نظر اس کی ایک عکسی نقل میں نے بھی رکھ لی ہے۔

اب تک، آپ کی طرف سے دو پروفوں کے تصحیح نامے ملے ہیں، ایک زین الدین عشق سے متعلق دوسرا ''پچاس سال پہلے کے کچھ خطوط'' سے متعلق۔ تصحیحات کرالی گئیں۔

''پچاس سال پہلے کے مزید کچھ خطوط'' سے متعلق تیسرے پروف کا تصحیح نامہ نہیں ملا۔ راہ میں گم ہوا۔ ازراہ کرم پھر زحمت فرمائیں۔ (مکتوبات مالک رام وغلام رسول مہر کے پروف کا تصحیح نامہ)

چوتھا پروف جو ''قابوس بن وشمگیر'' سے متعلق ہے یہاں سے رجسٹری ڈاک سے بھیجا گیا ہے، توقع ہے کہ اب تک مل چکا ہوگا۔ ازراہ کرم جلدتر تصحیح نامہ ارسال فرمائیں۔

مکتوبات کی تیسری قسط (ڈاکٹر عبدالستار صدیقی وغیرہ کے خطوط) کی مشینی کتابت ہو چکی ہے۔ ایک دو روز میں پروف بھیجے جائیں گے۔ عرشی مرحوم کے مکتوبات کا انتظار رہے گا۔

مزید کاغذ کے اخراجات کی منظوری حسب توقع مل گئی ہے، اب دو چند ضخامت کا شمارہ نکالیں گے۔ ان شاء اللہ

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب علی گڑھ۔

جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے سلام پیش کرتا ہوں۔ ان کا مکتوب گرامی مؤرخہ ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ء مع پروف کی تصحیحات کے کاغذ کے، یہاں ۷ فروری کو پہنچا، تصحیحات کرالی گئیں۔ عن قریب خط لکھوں گا، اور مرحوم حسام الدین راشدی کی چند فارسی مطبوعات بھجواؤں گا۔

۱۴ فروری کو خالد محمود صاحب آئے۔ اصل خط ان کے سپرد کیا گیا، عکس نقل براہ راست ہوائی ڈاک سے بھیجی گئی، ۱۳ فروری کو ای خط لکھ کر خالد صاحب کے سپرد کرتا ہوں، اور احتیاطاً ایک عکسی نقل براہ راست بھی ہوائی ڈاک سے آپ کو بھیجتا ہوں۔

(۱۴۰)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

Allama I.I. Kazi Campus, Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan

Tel. Add: "UNISINDH"

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

Dated:2-3-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام وآداب

آپ کا لفافہ مرسلہ (25/2/2000 سرفیس میل بک پوسٹ حیرت انگیز طور پر یہاں بہت جلد،

29/2/2000 کو پہنچا۔ اس میں کوئی کورنگ لیٹر نہیں تھا، یہ (۱) استدراک (۲) تصحیحات (۳) اضافہ اور (۴) عکس اوراق کلیاتِ عشق سے متعلق تھا، اس پر ضروری کارروائی شروع کر دی گئی۔

ابھی یہ کارروائی مکمل نہ ہوئی تھی کہ آج ایک اور لفافہ مرسلہ (23/2/2000) رجسٹری ڈاک سے ملا، اس کے ذریعے (۱) دو خط میرے نام کے (۲) دو خط ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام کے (۳) تصحیحات مقالہ زین الدین عشق (۴) عکس تصحیحات مقالہ مکتوبات مالک و مہر (جس کا شدت سے انتظار تھا) (۵) استدراک اور اضافہ متعلق بہ کلیات عشق، مکرر (۶) عکس اوراق کلیات عشق، مکرر ــــــ یہ سب ملفوظات ملے۔ شکریہ۔ اور ہاں (۷) وفیات پر آپ کا مشینی کتابت شدہ مقالہ/تعارف۔ بصراحت ذکر نہیں کہ کس کتاب کا تعارف یا مقدمہ ہے۔ غالباً مقالے کی آخری مذکورہ کتاب ''وفیات مشاہیر بہار'' کا مقدمہ ہے جو زیر طبع ہے۔ ازراہ کرم صحیح صورت حال سے مطلع فرمائیں۔

مکتوبات کی تیسری قسط کے پروف ابھی یہاں سے بھیجے نہیں گئے، کل بھیجے جائیں گے، ان شاء اللہ۔ ڈاکٹر نذیر صاحب کے لیے کتابوں اور چند عکسی صفحات (غازی بیگ ترخان سے متعلق) کا پیکٹ تیار ہو رہا ہے۔ عن قریب بھیجا جائے گا۔ میرا اسلام پہنچائیں۔ شکریہ۔ کل ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ارسال کردہ مکتوبات پہنچانے کا ارادہ ہے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

(۱۴۱)

علی گڑھ

باسمہ

۱۱/۳/۲۰۰۰، نو بجے شب

محترمی السلام علیکم

آپ کے خطوط کا سخت انتظار ہے۔ روزانہ ڈاک میں آپ کا خط تلاش کرتا ہوں اور مایوس ہوتا ہوں

تینوں مضامین کے پروف کی تصحیحات بھیج چکا ہوں، رسید صرف دو کی آئی ۰۰۰ ایک دبیز لفافہ ۶۰ گرام کا رجسٹری سے ۲۵/فروری کو بھیجا ہے اس میں ۱۱ خطوط بھی خدا کرے آپ کو مل گیا ہوں۔ مجھے شبہ ہوا کہ وہ غلطی سے خط ۰۰۰ گھر کے حیدرآباد دکن چلا گیا ہے اس لیے کہ اس پر ڈاک گھر کی رسید آئی ہیں اس پر 500واں نمبر وہیں کا ہی کوڈ ہے آپکا تو سات سو اور کچھ ین رجسٹری نمبر1556 (نے) ۰۰۰ تردد بحث مل جائے تو فوری اطلاع دیجے۔

اس سے پہلے ۲۳/فروری کو ایک رجسٹری شدہ پیکٹ 130 گرام کا بھیجا تھا۔ اس میں تحقیق کے موجودہ نمبر کے لیے بعض ضروری تحریریں اور عکوس تھے ۰۰۰ عشق والے مضمون کا تکملہ بھی تھا اس کی رسید نہ آنے سے بے قرار ہوں رسید نمبر 2936 ہے اور تاریخ روانگی ۲۳/فروری ۲۰۰۰ء۔ رجسٹری نہ ملی ہو تو ڈاک گھر سے دریافت کیجے۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ کی خدمت میں بھی آپ کے پتے پر خط بھیجا ہے اس لیے لکھا ہے کہ واردات والی کتاب کے ۴ نسخے جو وہ ۵ فروری کو روانہ کرنے والے تھے اگر کسی کے ذریعے بھیجا ہے تو وہ اب تک نہیں ملے۔

ہاں صاحب جن بزرگوار نے خطوط کا مجموعہ چھاپا ہے وہ تو اب تک نہیں پہنچا اس میں آپ نے اپنا خط بھی رکھ دیا تھا

یہ بہت اچھا کیا کہ آپ نے اس کی عکسی نقل مجھے بھیج دی یہ لطیفہ بھی خوب ہے کہ اصل غائب ہے اور اس کی نقل آپ کی مہربانی سے مجھے مل گئی۔ براہ کرم خط فوراً لکھیے۔

ایک عزیز کل صبح لاہور روانہ ہو رہے ہیں توقع ہے کہ یہ خط آپ کو کچھ پہلے مل جائے۔ والسلام

مختارالدین احمد

(یہ خط پوسٹ کارڈ پر ہے اور مکتوب الیہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۰ء)

(۱۴۲)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor | سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، | Allama I.I. Kazi Campus,

Prof: Najamul Islam (۷۱۸۰۰) لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ | Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan

Tel. Add: "UNISINDH"

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

Dated: 21-3-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کا لفافہ (جس میں ۲۳ اور ۲۵/فروری کے درمیان لکھے ہوئے پانچ پوسٹ کارڈ اور چار خط تھے) یہاں ۸/مارچ کو مل گیا تھا۔ پوسٹ کارڈ تو اسی روز اور خط لفافوں میں اگلے دن پوسٹ کرا دیے گئے تھے۔

مقالہ بعنوان کلیات مرزا زین الدین عشق پر آپ کے اضافے اور استدراک کا پروف بھیجتا ہوں۔ اس مقالے کے ٹریسوں کی تصحیح ہو گئی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب محترم کے مقالے "اکبری دور کا فارسی ادب" کی تصحیح بھی ہو گئی ہے۔

(۲)

آپ کا ایک اور لفافہ جو ۱۴/مارچ کو پوسٹ کیا گیا تھا، یہاں ۲۰ مارچ کو موصول ہوا۔ سید انیس شاہ کے نام مکتوب اور ان کے غالب نمبر کے لیے تین عکس/فوٹو جو آپ نے بھیجے ہیں، رجسٹری ڈاک سے بھجواتا ہوں، خواجہ حمیدالدین شاہد کے نام مکتوب معمولی ڈاک سے۔

(۳)

ڈاکٹر سید محمد سلیم (انٹر میں آپ کے استاد، کراچی یونیورسٹی میں تاریخ کے استاد) سے میں واقف نہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ریاض الاسلام صاحب سے رابطہ کروں گا۔ کچھ اپنی کمزور صحت کے سبب سے، اور کچھ بے آرامی سے بچنے کے خیال سے اب میرا کراچی جانا بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ ایسی معلومات خود جائے بغیر حاصل ہونی مشکل ہیں۔ تاہم اپنی سی کوشش کروں گا کہ مطلوبہ معلومات حاصل ہو جائیں۔

(۴)

خالد محمود صاحب مرتب مکتوبات کبھی کبھی کرم فرماتے ہیں۔ آئیں گے تو ان کی مرسلہ کتاب کے بارے میں

دریافت کر کے لکھوں گا، بظاہر تو اب تک ڈاک کے ذریعے پہنچ جانی چاہیے تھی، اگر دستی کسی جانے والے کو دی ہے تو اس صورت میں خط لکھ کر آپ کو مطلع کر دینا ضروری تھا، ٹیلی فون ہی کر دیتے۔

(۵)

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے نام آپ کا ۲۵ فروری والا مکتوب جو یہاں ۸ مارچ کو پہنچا تھا، بھجوا دیا تھا۔ ضعف پیری کے سبب سے ڈاکٹر صاحب محترم سے ملاقاتوں پر اُن کے اعزہ و متوسلین کی طرف سے پابندی پہلے سے زیادہ ہے، اشد ضرورت کے بغیر، اب میرا جانا بھی بہت کم ہے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں سلام و آداب نیاز مندانہ پیش کرتا ہوں، پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ اپنے معاون کی مدد سے، ان کے لیے چند کتابیں حسام الدین راشدی کی جمع کی ہیں، تاہم جو کتاب غازی بیگ ترخان کے موضوع پر سب سے اہم ہے یعنی حسام الدین راشدی کی اسی نام کی کتاب (مطبوعہ ۱۹۷۰ء) اس کا نسخہ ملنے میں دشواری ہے (ویسے یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے ۱)۔ وہ ملنے پر، جمع کردہ کتابیں ڈاک سے روانہ کر دی جائیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اُن کے شاگرد، مسعود حسن رضوی ادیب کے صاحب زادے ڈاکٹر نیر مسعود مرحوم (پشاور یونیورسٹی) کا غازی بیگ ترخان پر مقالۂ علمیہ چھپ گیا تھا، کوئی نسخہ مل گیا تو وہ بھی انھیں بھیجا جائے گا۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

آپ کا ایک دل چسپ مضمون "سرسید کے ایک رفیق"، "منشی نجم الدین" کا عکس محمد عالم مختار حق صاحب لاہور کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو نک نیم سے پکارنے کی علی گڑھ کی روایت سرسید سے چلی تھی۔

۱ ضخامت ۶۳۲ صفحات، مطبوعہ انجمن کراچی، حسام الدین راشدی کو دیوان وقاری نہیں مل سکا تھا، البتہ عبدالنبی کے مے خانے سے ساقی نامے کے ۸۸ شعر نقل کیے ہیں اور متفرق اشعار مع چار رباعیات بھی نقل کیے ہیں۔ یہ معلومات ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی دل چسپی کی ہیں۔ میرا یہ خط پڑھوا دیجیے۔ شکریہ۔

(۱۴۳)

University of Sindh

Research Joumal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 23-4-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کی طرف سے دو لفافے، ۶ / اپریل اور قریبی تاریخ کو بھیجے ہوئے، مجھے مل گئے تھے۔ ڈاکٹر ریاض الاسلام صاحب اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کے نام آپ کے مکتوبات پوسٹ کرا دیے گئے۔ غالب کی تحریروں کے نو عکس سید

انیس شاہ صاحب جیلانی کو رجسٹری ڈاک سے بھیجے ہیں۔ ایک لفافے سے آپ کی ۱۹۹۵ء کی تصویر (عمان، اردن) اور شیخ محمد اکرام کے نام آپ کے مکتوب ۱۹۴۴ء کا عکس ملا۔ شکریہ، اور رسالۂ ادیب علی گڑھ میں شائع شدہ آپ کے مختصر حالات بھی، مزید شکریہ۔

ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ لفافے پہنچنے کی اطلاع کا خط لکھوں اور ان سب عنایات کا شکریہ ادا کروں کہ ۱۳ اپریل کو پوسٹ کیا ہوا پیکٹ ملا جس میں کتاب ''ذاکر صاحب کے خط: جلد چہارم'' کے دو نسخے تھے۔ کتاب پڑھ لی اور مستفید ہوا۔ اصل خط زیادہ تر رسمی نوعیت کے ہیں۔ مگر تعلیقات اور مکتوب الیہم کے حالات جو آپ نے قلم بند کیے ہیں مفید تر اور پر از معلومات ہیں کتاب کا دوسرا نسخہ مشفق خواجہ صاحب کو رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیج دیا گیا ہے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۴۴)

باسمہ

علی گڑھ

۱۶/۵/۲۰۰۰ء

مکرمی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

آپ کا کوئی [خط] اس طرف دو ہفتوں میں نہیں آیا، پہلے کے خطوط کے جوابات بھیج چکا ہوں۔ مکتوبات کے سلسلے کی آخری قسط مشتمل بر خطوط عرشی آج بھیج رہا ہوں اسطرح گزشتہ نصف صدی میں غالب کے متخصصین قاضی عبدالودود، مالک رام، مولانا مہر، مولانا عرشی، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، شیخ محمد اکرام وغیرہ کے خطوط کا سلسلہ جو میں مرتب کرنا چاہتا تھا وہ آپ کی تشویق و ترغیب اور مہربانی سے تمام ہوا۔ حواشی پر ایک نظر ڈال لیجیے گا اور کہیں طویل اور بے ضرورت معلوم ہوں تو قلمزد یا مختصر کر دیجیے۔ کہیں کوئی اندراج چھوٹ گیا ہو تو خانہ پری کر دیجیے یا مجھ سے پوچھ لیجیے۔ پروف میں بھی تصحیح و [اضافہ] کیا جا سکتا ہے۔ اخبار جمہور علی گڑھ پر اڈیٹر محمد عمر خاں ثمر کا نام چھپتا تھا ویسے دیکھ بھال عبدالشاہد خاں شروانی کرتے تھے۔

اس قسط کو آپ ترتیب میں کہاں رکھیں گے اس میں اپنی سہولت کا خیال رکھیے گا۔

۲) آپ کے حالیہ خطوط میں تحقیق کے موجودہ شمارے کی کمپوزنگ اور طباعت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملتی۔ بہر [حال] مقالات میں کتنے مضامین کمپوز ہو گئے ضخامت اب تک کیا ہوئی اور دوسرے سیکشن میں صفحات کی تعداد کہاں تک پہنچی اور اب کیا کیا مضامین کمپوز ہونے باقی ہیں۔

عشقی اور جوشش کے قوافی کے رسالوں پر چند صفحات کے مضمونچے میرے ذمے ہیں جن کے لکھنے کا میں نے وعدہ کیا ہے ان شاءاللہ جلدی بھیجوں گا جوشش کے رسالے کے عکس [کی] کے اجرت بھیج دی ہے، عکس ہفتے عشرے میں آ جانا چاہیے۔

دکتر نذیر احمد دو تین ہفتوں کے لیے باہر گئے ہیں ملاقات کے لیے گیا تھا۔ ان کی بیگم کی آنکھ کا آپریشن ہے وہ دکن کے علاقے کی طرف گئے ہیں وہاں موسم بھی معتدل ہوگا۔ انھیں آپ کا خط اور سندھی مطبوعات مل گئی ہیں۔

ابھی آپ کے مرسلہ پروف جو کئی ماہ پہلے آپ نے بھیجے تھے ایک ضرورت سے دیکھ رہا تھا حواشی میں بعض مقامات پر بیاضیں ہیں یعنی جگہیں بقدر ایک انچ کم و بیش چھوٹی ہوئی ہیں۔ میں نے تصحیحات و اضافات میں یہ بیاضیں ضرور بھر دی ہوں گی اور آپ نے یقین ہے تصحیح کرا دی ہوگی۔ اگر کچھ باقی رہ گئی ہوں تو ضرور اطلاع دیجیے۔

۳) خالد محمود صاحب تو بالکل خاموش ہیں نہ آپ خط بھیجتے ہیں نہ مکتوبات مطبوعہ کا مجموعہ اب آپ ہی توجہ دلایے۔

۴) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے لیے برابر دعا گو ہوں پچھلے خط کے بعد جو آپ دونوں کو ہفتہ عشرہ پہلے ملا ہوگا میں نے کوئی خط قصداً ان کی خدمت میں نہیں بھیجا کہ نہیں چاہتا تھا کہ انھیں زحمت جواب دوں۔ آپ ان کی خیر و عافیت سے برابر مطلع کرتے رہیں اور مجھے ممنون کریں۔

کیا کہیں حسام الدین راشدی مرحوم کے خطوط چھپے ہیں؟ اگر کوئی شخص مجموعہ مرتب کر رہا ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا میرے پاس ان کے دو تین خط ہیں چھپ جائیں تو محفوظ ہو جائیں۔

آپ کا آخری خط ۱۳/اپریل کا لکھا ہوا ۵/مئی کو ملا جس میں ذاکر صاحب کے خط (۴) اور مکتوب ۱۶/اپریل کی رسید تھی، خواجہ صاحب کا کوئی خط عرصے سے نہیں آیا ہے، خدا کرے ہر طرح سے خیر و عافیت سے ہوں۔

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۴۵)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated:26-5-2000

جناب ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

میرا ۲۳/اپریل کا خط آپ کو ملا ہوگا۔ آپ کا پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۱/مارچ یہاں ۲۹/اپریل کو مجھے ملا تھا۔ جواباً عرض ہے کہ جو تصحیحات آپ کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملی تھیں ان کے مطابق تصحیح کرا دی گئی تھی۔

دو روز پیشتر آپ کی طرف سے ایروگرام مورخہ ۱۶/مئی اور مکتوبات عرشی (۳۰ عدد) ایک ساتھ ملے، شکریہ۔ رسالے کی طباعت شروع ہوگئی ہے مگر ابھی ''گوشۂ مختار الدین احمد'' تک نہیں پہنچی، اس لیے مکتوبات عرشی شامل کر لیے گئے ہیں۔

اب ''گوشۂ مختار الدین احمد'' آپ کے چار مقالات اور مرتب کردہ ۲۲۳ علمی مکتوبات پر مشتمل ہے۔ مکتوبات زیادہ ہونے کی وجہ سے اس حصے کو جداگانہ حیثیت دے کر ''علمی مکتوبات'' کا عنوان دے دیا گیا ہے۔ آغاز کے دو صفحوں کا عکس پیش کرتا ہوں۔ اس سے کچھ اندازہ ہو سکے گا۔ تصویر جو آپ نے بھیجی ہے اس کی کلر پرنٹنگ کے اخراجات کا انتظام ہو گیا تو شامل کر لی

جائے گی، یہ اخراجات ہمارے منظور شدہ بجٹ میں شامل نہیں ہیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب بخیریت ہیں۔کل ایک صاحب ان کا رقعہ لے کر آئے تھے۔

کچھ عرصے پہلے میرے پیر میں موچ آ گئی تھی، اب بھی کچھ تکلیف ہے اور معمولات متاثر ہیں، سانس پھولنے کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔دعاے صحت کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ایک ایروگرام مجھے ۲۰ مئی کو ملا ہے جو انھوں نے احمد آباد جانے سے پہلے لکھا ہے۔خدا بہتر کرے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن کامیاب رہے۔حسام الدین راشدی کے خطوط غالباً ابھی تک نہیں چھپے، دو تین خط جو آپ کے پاس ہیں، عنایت فرما دیجیے۔زیر طبع شمارے کے بعد کے شمارے بابت ۲۰۰۰ء میں شامل کر لیے جائیں گے۔

نیازمند: نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔ یو پی

(۱۴۶)

۲۰۰۰/۶/۱۴ء

محترمی پروفیسر نجم السلام صاحب السلام علیکم

ڈاکٹر صاحب کے ۲۰۰۰ کا غذ مورخہ ۲ر جون پر آپ کی تحریر نظر سے گزری پڑھ کر خوشی ہوئی [فرمودات] والی ایک کتاب کا پڑھنا یاد آتا ہے اب معلوم نہیں کہ فضلِ کبیر تھی یا کوئی اور۔کتابیں دوسرے کمرے میں ہیں تلاش کروں گا۔

مورخہ ۱۶ ارمئی یہاں ۱۰ ارجون کو پہنچا، خوشی ہوئی کہ رسالے کی طباعت اب شروع ہو گئی یہ نہیں لکھا کہ یہ حصہ تقریباً کتنے صفحات پر مشتمل ہو گا (اس کے اب تو صفحات پر نمبر پڑ چکے ہوں گے) اور دوسرے حصے کے لیے کتنے صفحات رکھے ہیں ۲۲۳ کا عدد کچھ ٹھیک نہیں دو تین خط مہر صاحب کے نام کے بھیج رہا ہوں۔مولانا محمد عالم مختار حق صاحب کو ان کے نام چالیس خط مل گئے ہیں اور [وہ] ان کے عکس بھیج رہے ہیں، مجھے خیال بھی نہ تھا کہ میرے اتنے خط لاہور میں محفوظ رہ گئے ہوں گے ان کے ساتھ دو خط بھیجوں گا جو جرمنی سے کربل کتھا کی دریافت پر لکھے تھے بوجوہ ان کا محفوظ ہو جانا اچھا ہے۔راشدی صاحب کے خط بھی دوں گا وہ بھی آپ چھاپ دیں گے۔

مضامین و مکتوبات کے آف پرنٹ کا خاص خیال رکھیے گا

پاؤں میں موچ کی تکلیف اب دور ہو گئی ہو گی لیکن سانس کی تکلیف کی طرف توجہ سے کام لیجیے۔ابھی تو آپ کے یہاں بھی موسم ٹھنڈا نہیں ہے اس سے پہلے یہ تکلیف دور ہو جانی چاہیے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے عاجل و کامل فرمائے۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے خط کا انتظار ہے۔۶ کو راجکوٹ کا [ڈاکٹر] امریکہ سے واپس آ گیا ہو گا اور میرا خیال ہے کہ آپریشن اب تک ہو چکا ہو گا۔۲۰ سے پہلے ان کی واپسی کی توقع ہے۔

مطبوعہ کو اغذ دیکھے (یاد آتا ہے کہ غالب نے یہ لفظ استعمال کیا ہے) پسند آئے آپ کی توجہ و تشویق سے خاص تحریریں جمع ہو کر محفوظ ہو گئیں۔جزاک اللہ۔خدا کرے لوگ انھیں کسی کام کا سمجھیں اور آپ کی محنت کی داد دیں باقی آئندہ۔

مختار الدین احمد

University of Sindh
Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 20-6-2000

محترم ڈاکٹر صاحب!   سلام و آداب

مکتوبات عرشی کا مسودہ مرسلہ ۱۶ مئی، یہاں ۲۴ مئی کو موصول ہو جانے کی اطلاع اپنے سابقہ خط میں دے چکا ہوں۔ اب پروف بھیجتا ہوں۔ ازراہ کرم تصحیحات جلد ارسال فرما دیجیے۔

پروف بھیجنے میں تاخیر ہوگئی، سبب یہ کہ کمپیوٹر میں خرابی آ جانے کی وجہ سے کمپوز کی ہوئی فائلیں غائب ہو گئیں اور دوبارہ کمپوزنگ کی نوبت آ گئی۔

مکتوبات عرشی پر آپ کے حواشی میں نسخۂ لاہور (دیوان غالب نسخہ لاہور مملوکہ پنجاب یونیورسٹی) اور نسخۂ شیرانی کا ذکر کئی جگہ آیا ہے۔

آج کل نسخہ لاہور کے بارے میں ایک تلخ بحث چل رہی ہے جس کو بقول بعض، ڈاکٹر سید معین الرحمن صاحب نے نسخۂ خواجہ کے نام سے مرتب اور شائع کیا ہے۔

پہلے نسخۂ خواجہ کی تحسین کے لیے ایک کتاب ''دیوان غالب نسخۂ لاہور: تجزیہ و تحسین'' ڈاکٹر معین الرحمن صاحب کے ادارے ''الوقار پبلی کیشنز'' کی طرف سے چھپی جس کے آخر میں انھوں نے اپنی ایک تحریر ''پیش کش بنام وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی'' بھی شامل کر لی، جو ایک چھیڑ سمجھی گئی، جواباً پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کے استاد ڈاکٹر تحسین فراقی نے ''دیوان غالب نسخۂ خواجہ: اصل حقائق'' لکھ کر چھپوائی اور تقسیم کردی جس میں ثابت کیا کہ نسخۂ خواجہ دراصل پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا گم شدہ مخطوطہ نسخۂ لاہور ہے۔ ڈاکٹر معین صاحب نے ''دیوان غالب نسخۂ خواجہ: صحیح صورت حال'' کے نام سے کتابی شکل میں جواب الجواب لکھ کر تقسیم فرما دیا ہے۔ شاید ہر دو حضرات نے اپنی جگہ یہ مطبوعات بھیج کر اس قضیۂ نامرضیہ سے آگاہی کا موقع آپ کو بھی دیا ہو، یادیں۔

گوشۂ مختار الدین احمد کے ۲۲۳ مکتوبات کو یکجا کر کے، میں نے ''علمی مکتوبات'' کا نام دے دیا تھا جس سے ایک جداگانہ تالیف کی شکل بن گئی۔ اگر آپ چاہیں تو علمی مکتوبات پر ایک مختصر، چند سطری پیش لفظ لکھ کر ارسال فرما دیں، شامل اشاعت کر لیا جائے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن کیسا رہا اور ڈاکٹر صاحب محترم احمد آباد سے کب واپس علی گڑھ تشریف لائیں گے؟

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

Dr Najamul Islam
Professor of Urdu

C-27, Block-C UnitNo.6.
Latifabad, Hyderabad, Sindh. Pakistan
Ph:863102

Dated: 7-7-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

مکتوب گرامی ۱۴ جون، اور اس کے بعد مورخہ ۲۳ جون مع مکتوبات بنام قاضی عبدالودود و مالک و مہر ملنے کی اطلاع کسی قدر تاخیر سے دے رہا ہوں، معذرت چاہتا ہوں۔ اس کام کو پروف تیار ہونے پر اٹھا رکھا تھا۔ یہ اب تیار ہوئے ہیں۔

چاروں مرسلہ مکتوبات کے پروف اس خط کے ساتھ ملفوف ہیں۔ ازراہ کرم ترجیحاً تصحیحات کی نشان دہی فرمائیں۔

مکتوبات عرشی (۳۰ عدد) کے پروف آپ کو میرے ۲۰ جون کے خط کے ساتھ ملے ہوں گے۔ ازراہ کرم ان کی تصحیحات کی نشان دہی بھی فرمائیں۔

''گوشۂ مختارالدین احمد'' (مشتمل بر مقالات و مکتوبات) صفحہ ۳۸۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۸۶ تک آیا ہے۔ علمی مکتوبات کے ۲۲۳ مکتوبات میں سے دو خط عبدالمجید سالک کے نکال دیئے۔ آخر میں قاضی عبدالودود و مالک و مہر کے نام آپ کے چاروں مرسلہ مکتوبات شامل کر لیے۔ اس طرح مکتوبات کی تعداد اب ۲۲۵ ہے۔ کیا یہ عدد ٹھیک ہے؟

طباعت جاری ہے۔ ڈمی کی ابتدائی ۷ اپلیٹس چھپ کر مجھے مل گئی ہیں، بقیہ ۴۷، جولائی کے آخر یا اگست کے ابتدائی عشرے تک چھپ جائیں گی، ان شاءاللہ۔

یادگار نامۂ قاضی عبدالودود کے چھپنے کی اطلاع آپ کے مکتوب سے ملی، دیکھنے کا اشتیاق بڑھا۔ دیکھیے کب ملتا ہے اور مستفید ہونے کی خوشی وقتی حاصل ہوتی ہے؟

محترمی نذیر احمد صاحب واپس تشریف لا چکے ہوں گے، ان کی خدمت میں سلام پہنچا کر مجھے ممنون فرمائیں۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

12-7-2000 پس نوشت: آپ نے ۲۳ جون والے مکتوب میں لکھا ہے کہ آپ کو واصف بلخی کے شعری مجموعے برگ خزاں پر ادیب سہیل کے تبصرے کی عکسی نقل چاہیے جو قومی زبان کراچی بابت دسمبر ۱۹۹۹ء میں چھپا ہے۔ یہ شمارہ اس وقت پیش نظر ہے، اس میں مطلوبہ تبصرہ شامل نہیں کسی اور شمارے میں چھپا ہو تو اور بات ہے۔

(۱۴۹)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

Allama I.I. Kazi Campus,
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰) Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 27-7-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

لفافہ مرسلہ ۱۰ جولائی یہاں ۱۷ جولائی کو پہنچا۔ اس کے ذریعے پیش لفظ کا ایک ورق اور تصحیحات کا پرچہ بابت مکتوبات عرشی ملا۔ شکریہ

تصحیحات کرالی گئیں، البتہ پیش لفظ شامل نہ ہوسکا۔ اسے علیحدہ پرنٹ کرا کے ۳۰ آف پرنٹوں کے ساتھ مجلد کرا دیا جائے گا۔

لاہور سے پیرزادہ اقبال احمد صاحب فاروقی کا خط آیا ہے، بتایا ہے کہ سو ۱۰۰ سے زیادہ آپ کے مکتوبات، جوان کے نام لکھے گئے ہیں، ان کے پاس بھی محفوظ ہیں۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۵۰)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

Allama I.I. Kazi Campus,
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶، Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰) Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 20-8-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کے سب مرسلات (پروف کی تصحیح کا کاغذ، یکم اگست کا پوسٹ کارڈ، دو مقالات کے مسودے وغیرہ) مجھے موصول ہوتے رہے ہیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، تصحیحات کرلی گئیں، دونوں مقالات کے پروف بھیجے جائیں گے اور یہ آئندہ شمارے میں شامل ہوں گے جس کی لیزر کمپوزنگ شروع ہوگئی ہے۔

زیرِطبع شمارے کے ۹۴۴صفحات چھپ چکے ہیں، اب مزید ۶۰صفحات چھپنے ہیں وہ بھی جلد چھپ جائیں گے اور رسالہ جلد بندی میں چلا جائے گا۔ان شاءاللہ۔

آپ کا تحریر کردہ پیش لفظ علمی مکتوبات پر، متعلقہ حصہ چھپ جانے کے بعد ملا تھا، اس لیے شامل اشاعت نہ ہو پایا، اس کی اطلاع اپنے ایک سابقہ خط میں آپ کو دے چکا ہوں۔مگر اسے الگ سے چھپوا کر اُن ۳۰ آف پرنٹس میں شامل کرایا جاسکتا ہے جو آپ کو پیش کیے جائیں گے۔بہتر ہو کہ آپ اسے تفصیل سے پھر لکھ دیں اور مقدمے میں بدل دیں جس میں پچاس سال پہلے کی، غالب شناسی، متخصصین غالب اور ان سے اپنے تعلقات و مراسم کی جھلکیاں ہوں اور غالبیات سے متعلق ان مسائل کا ذکر ہو جو مکتوبات میں آ گئے ہیں۔اس مفصل تحریر کو پہلے تو ہم علمی مکتوبات کے آف پرنٹس میں شامل کرلیں گے، پھر بطور مضمون رسالہ تحقیق کے آئندہ شمارہ میں بھی شائع کردیں گے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت (میں) جداگانہ خط لکھا ہے، سلام آپ کے توسط سے بھی پیش کرتا ہوں۔
"یادگار نامہ قاضی عبدالودود" کا ایک نسخہ ڈاک کے ذریعے ماہ رواں کی پہلی تاریخ کو موصول ہو گیا تھا۔بہت اچھی پیش کش ہے۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو، آپ کو، ڈاکٹر قاسمی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اس کے چھپنے کی اطلاع اپنے رسالے کے قارئین تک پہنچانے کے لیے، ایک مختصر تبصرہ زیرِطبع شمارے میں شامل کرلیا ہے۔

نیازمند:

نجم الاسلام

(۱۵۱)

University of Sindh

Research Joumal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sihdh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 24-8-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آپ کے سب مرسلات (پروف کی تصحیح کا کاغذ، یکم اگست کا پوسٹ کارڈ، ۲۹ جولائی کا مکتوب دو مقالات کے مسودے۔۔۔) مجھے موصول ہوتے رہے ہیں۔تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔تازہ مکتوب مورخہ ۱۴اگست بھی ملا۔مزید شکریہ۔

رسالے کی طباعت میں پھر کچھ تعطل ہوا۔درمیان میں یونیورسٹی انتظامیہ کا کام جب طباعت کے لیے آجاتا ہے تو پھر دوسرے سب جاری کام روک دیے جاتے ہیں۔بہرکیف عارضی تعطل کے بعد اب پھر طباعت شروع ہو گئی ہے، ۹۴۴صفحات چھپ چکے ہیں، ۶۰ باقی ہیں وہ بھی جلد چھپ جائیں گے اور جلد بندی شروع ہو جائے گی۔تیار ہونے پر، آپ کو اور ڈاکٹر نذیر

احمد صاحب کو رسالہ جلد تر بھیجا جائے گا۔

''یادگار نامۂ قاضی الودود'' کا نسخہ مجھے یکم اگست کو مل گیا ہے۔ مبارک باد پیش کرتا ہوں، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو اور آپ کو، بہت اچھی علمی پیش کش ہے۔ نسخہ بغرض ملاحظہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی خدمت میں بھی پیش کیا۔ کلمات تحسین لکھ کر واپس کیا ہے۔ لکھا ہے کہ بہت فاضلانہ کام ہے۔

آپ کا ارسال کردہ مختصر، پیش لفظ مجھے اپنے کاغذات میں مل نہیں رہا، ازراہ کرم اس کی عکسی نقل پھر ارسال فرمائیں۔ رسالے میں تو شامل نہیں ہو سکا، آف پرنٹ میں شامل ہو جائے گا۔

جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں جداگانہ خط لکھا ہے۔ میرا سلام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

پس نوشت: یادگار نامے کے چھپنے کی اطلاع پہنچانے کے لیے ایک مختصر تبصرہ رسالے میں شامل کر لیا ہے۔ اسی طرح ''ڈاکر صاحب کے خط'' جلد سوم و چہارم پر بھی چند سطریں شامل کی ہیں تا کہ قارئین تک کتاب چھپنے کی اطلاع پہنچ جائے۔

منتخب القوافی از عشقی عظیم آبادی اور رسالہ قافیہ از جوشش عظیم آبادی کے پروف عن قریب بھیجے جائیں گے۔ اِن شاء اللہ

(۱۵۲)

28-8-2000

لطیف آباد

جناب ڈاکٹر صاحب محترم! سلام و آداب

چند روز پیشتر آپ کا ۱۴ر اگست کا مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو بھجوایا تھا، اور مشفق خواجہ صاحب کے نام کا خط ڈاک سے بھیجا تھا، نیز آپ کے مکتوب مؤرخہ ۱۴ر اگست کا جو میرے نام تھا، جواب بھی لکھا تھا۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے ازراہ کرم یہ ایروگرام لکھ کر میرے پاس بھیجا ہے تا کہ میں بھی اس پر کچھ لکھ سکوں۔ علمی مکتوبات پر آپ نے ایک مختصر پیش لفظ ایک صفحے کا لکھ کر بھیجا تھا، وہ رسالے میں شامل نہیں ہو پایا۔ اب آف پرنٹ میں لگایا جانا ہے۔ میرے کاغذات میں نہیں مل رہا ہے۔ ازراہ کرم اس کی عکسی نقل عنایت فرمایئے اگر آپ کے پاس محفوظ ہو۔ بصورت دیگر چند سطریں پھر لکھ کر ارسال فرما دیجیے۔ بڑی ہی معذرت کے ساتھ عرض کیا جاتا ہے اور بارِ دگر لکھنے کی زحمت دی جاتی ہے۔ موضوع اس کا 'پچاس سال پہلے کی غالب شناسی مکتوبات کے حوالے سے' ہو تو بہتر ہے۔

نیاز مند:

نجم الاسلام

(۱۵۳)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 20-9-2000

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے ۲۸ راگست کے ایروگرام میں ایک حصہ مجھے بھی تحریر کرنے کا موقع ملا تھا۔ اس میں، میں نے اطلاع دی تھی کہ مکتوبات پر آپ کا تحریر کردہ پیش لفظ میرے کاغذات میں مل نہیں پا رہا ہے اور استدعا کی تھی اس کی عکسی نقل، اگر محفوظ ہو، تو پھر ارسال کی جائے۔ یہ پیش لفظ کاغذات میں مل گیا ہے۔ اس لیے عکسی نقل بھیجنے کی اب ضرورت نہیں رہی۔ اس خط کے ساتھ پیش لفظ، اور دو مقالات کے پروف بھیجتا ہوں۔ پیش لفظ علمی مکتوبات کے آف پرنٹس کے ساتھ شامل ہو جائے گا، دونوں مقالات آئندہ شمارے میں جو زیرِ ترتیب ہے، شامل ہوں گے۔

رسالۂ تحقیق کا شمارہ (۱۳-۱۲) اب جلد بندی کے مرحلے میں ہے، توقع ہے کہ چند روز میں کچھ نسخے تو مل ہی جائیں گے۔

محترمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں نیازمندانہ سلام پیش کرتا ہوں۔ اُنھیں میں نے ۲۰ راگست کو ایک خط دیوان فارسی میرزا غازی بیگ ترخان سے متعلق لکھا تھا۔ جواب کا منتظر ہوں۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے سوداپر سیمنار میں شرکت کا دعوت نامہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی طرف سے ملا ہے۔ ممنون ہوں۔ ویزا کا ملنا دشوار ہے، تاہم کوشش کروں گا۔ اطلاعی خط انسٹی ٹیوٹ کے پتے پر لکھتا ہوں۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

(۱۵۴)

علی گڑھ
۲۰۰۰/۹/۲۶ء

ڈاکٹر مختار الدین احمد
سابق استاد شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

محب گرامی السلام علیکم

۲۸ راگست کا لکھا ہوا مکتوب گرامی جو ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے بھی مزین ہے۔ ۹ رستمبر کو موصول ہوا موسم خراب ہے اور تدافل کی کیفیت ہے جس میں طبیعت معمول پر باقی ہے۔ فوراً خط نہ لکھ سکا۔

پیش لفظ کا مسودہ بھی تلاش پر بروقت نہ ملا۔ جب ملا تو پڑھ کر خوش نہ ہوا وہ تو پھاڑ کر پھینک دینے کے لائق تھا۔ دل چاہا کہ آپ کو لکھ دوں کہ طبیعت موزوں نہیں ہے۔ خطوط ویسے ہی چھاپ دیجیے یا دو چار ضروری سطریں لکھ لیجیے لیکن خط ہی لکھنا نہ

ہوسکا یہ بھی خیال تھا کہ آج کل میں رسالہ ہی آ جائے گا روز انتظار رہا مگر نہیں کل آ جائے اس پر یہ خط ۱۵ر ستمبر کی شام کو لکھ رہا ہوں
کل روانہ کروں گا کل شنبہ ۱۶ کی ڈاک دیکھ کر

آج کی ڈاک لی۔

دو چار سطریں ابھی لکھ دی ہیں۔ بہتر تو ہو کہ آپ خود کچھ لکھ لیں، بلکہ تعجب نہیں کہ کچھ لکھ کر چھپنے کو بھیج بھی دیا ہو۔

ڈاکر صاحب پرسوں آئے تھے خیریت سے ہیں   والسلام

مختارالدین احمد

غالب سیمنار کا دعوت نامہ پہنچا ہوگا اس سال کوشش کیجیے،
مرسلہ خطوط پڑھ لیجیے پھر پوسٹ کر دیجیے۔

(۱۵۵)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor
Prof: Najamul Islam

مراسلت کے لیے:
سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶،
لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 30-10-2000

محترم ڈاکٹر صاحب!   سلام و آداب

آپ کی طرف سے دو مقالات اور پیش لفظ کے پروف تصحیح شدہ مجھے مل گئے تھے۔ شکریہ۔

رسالۂ تحقیق کا تازہ شمارہ ستمبر کے آخری ہفتے میں چھپ گیا تھا، اس کے بعد دو نسخے، ایک آپ کے لیے دوسرا محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے لیے، یہاں سے بذریعہ ڈاک ۴ر اکتوبر کو بھجوائے گئے ہیں۔ مزید چار چھے نسخے ڈاک خرچ کی مد میں مزید رقم مہیا ہو جانے پر بھیجے جائیں گے۔ اور آف پرنٹ بھی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے سیمنار میں میری شرکت یقینی نہیں، سردیاں شروع ہو گئی ہیں اور تکلیفیں بڑھنے لگیں، سفری کاغذات الگ ایک بڑا مسئلہ ہیں۔ دلی تو دور ہے ہی، اسلام آباد دور تر ہے، ویزا کے لیے وہاں جانا آسان نہیں رہا۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہنچا کر مجھے ممنون فرمائیں۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب بخیر و عافیت ہیں اور ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب بھی۔

نیازمند:

نجم الاسلام

بخدمت گرامی:

جناب ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، علی گڑھ۔

(۱۵۶)

باسمہ

علی گڑھ

۱۰/۱۱/۲۰۰۰ء

محبّ محترم السلام علیکم

مکتوب مؤرخہ ۳۰ر اکتوبر دس دنوں کے بعد ابھی موصول ہوا۔ اب یہ ہوائی کاغذ بھی ۳۰ر نومبر سے پہلے آپ کو کیا پہنچے گا! ایسی تاخیر پر کیا کہوں کیسی کوفت ہوتی ہے۔ اب تو امریکہ سے خطوط اور پیکٹ پانچویں دن دہلی نہیں، علی گڑھ پہنچ جاتے ہیں۔

رسالۂ تحقیق ۲ر نومبر کو کوئی ایک ماہ کے بعد موصول ہوا۔ رسید فوراً لکھ دی کہ رفع تردد ہو۔ تاخیر سے پہنچنے کی وجہ شائد یہ ہوئی ہو کہ مرسلہ شمارہ بک پوسٹ رجسٹرڈ پیکٹ کی جگہ کپڑے میں سلنے اور لاکھ کی مہروں کی وجہ سے پارسل بن گیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لاہور اور دہلی کے کسٹم کے دفاتر میں قیام کرتا، آرام کرتا یہاں پہنچا۔ فائدہ یہ ہوا کہ بحفاظت تمام آیا نہ اسکی شیرازہ بندی متاثر ہوئی اور نہ جلد کہیں سے مڑی۔ (ڈاک گھر والے جگہ جگہ پیکٹوں اور پارسلوں کو پٹکتے ہیں، کئی کتابوں کی جلدیں شکستہ ملیں) آپ کے پارسل کا کاغذ بودا تھا وہ یہ اٹھا پٹک اور طویل سفر برداشت کر نہ پاتا۔

لکھ چکا ہوں کہ دوسرا نسخہ ڈکٹر نذیر احمد کو اسی دن بھجوا دیا تھا۔

اب مجھے فکر اور تردد ہے کہ اس شمارے کے مزید نسخے اور مضامین کے آف پرنٹس آپ کس طرح بھجوائیں گے پارسل میں تاخیر کے علاوہ اخراجات زیادہ ہوں گے۔ بڑے بڑے پیکٹ رجسٹرڈ بک پوسٹ کس طرح آسکیں گے؟

پروفیسر محمد اسلم مرحوم لاہور سے دائرۃ المعارف کی پانچ پانچ جلدیں ایک ساتھ بک پوسٹ رجسٹرڈ بھیجتے تھے اور مشفق خواجہ صاحب دو دو تین تین کلو بلکہ پانچ پانچ کلو کے پیکٹ بھیجتے رہتے ہیں۔ یہ بحفاظت تمام پہنچتے ہیں اور آٹھ دس دن میں مل جاتے ہیں ہاں یہ مشمولات کو اچھی طرح سُتلی سے باندھ کر پھر دبیز مضبوط کاغذ میں لپیٹ کر پھر پلاسٹک کی سُتلی سے اسے باندھتے ہیں۔ اسطرح کتابیں محفوظ حالت میں پہنچتی ہیں اور کپڑے میں سلوانے اور لاکھ کی مہر لگوانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اب معلوم نہیں ڈاک خرچ کی مزید رقم کب مہیا ہوتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ تحقیق کے مزید نسخے آپ بعد کو بھجوائیں، آف پرنٹس براہ کرم پہلے بھجوانے کی کوشش کریں۔ آسانی ہو تو دو قسطوں میں بھجوایے۔

ایک خط لکھا تھا کہ چند آف پرنٹس (ممکن ہو تو) فلاں فلاں احباب کو لاہور اور دوسرے مقامات پر بھیج دیں، جب بھی موقع ملے، اسکی کوئی جلدی نہیں۔

ایک رجسٹرڈ پیکٹ میں مضمون سید زین الدین احمد بلخی۔۔۔ کے دو آف پرنٹس ۔۔ر اکتوبر کو جامعۂ اسلامیہ دہلی سے آپ کو روانہ کیا تھا۔ دوسرا نسخہ خواجہ صاحب کے لیے تھا۔ آپ کے مکتوب مؤرخہ ۳۰ر اکتوبر میں اس کا کوئی ذکر نہیں رسید نمبر 26 ہے اس پر -/34 کے ٹکٹ لگے ہیں، یقین ہے مل گئے ہوں گے۔

بہت مایوسی ہوئی کہ آپ ایوان غالب کے جلسے میں شریک نہیں ہو رہے ہیں۔ مرضی مولیٰ بر ہمہ اولیٰ آپ آتے تو

احباب کی آپ سے ملاقات ہوجاتی۔خیر یار زندہ صحبت باقی۔

آپ نے خوب کیا کہ پروفیسر غلام مصطفے خاں قبلہ کی خیریت سے مطلع کر دیا۔تردد دور ہوا۔خدا انھیں دیر تک سلامت رکھے اور آپ کو صحت منداور خوش وخورم۔

جوشش کے رسالہ ’قافیہ‘ کا عکس بن کر آ گیا ہے۔دونوں مضمونوں کے پروف ضرور بھیجے گا،جوشش کے رسالے کا عکس بھیجوں گا اچھا ہے اگر مضمون کے ساتھ عکس چھپ جائے۔۹ ورق کا چھوٹا سا رسالہ ہے اپ چھاپ دیں تو محفوظ ہو جائے پروف کا انتظار رہے گا۔

پروفیسر غلام مصطفے خاں صاحب اور دکتر نبی بخش صاحب بلوچ کو بوقت ملاقات سلام کہیے۔بلوچ صاحب نے تو خط نہ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے،ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔مشفق خواجہ صاحب کا رسالہ غالب چھپے تو اس کے مندرجات سے آ گاہی بخشیے۔دو بلخی برادران پر سنا ہے ایک مضمون قومی زبان کے ستمبر یا اکتوبر کے شمارے میں چھپا ہے۔اگر اس میں میرا مضمون چھپا ہو تو براہ کرم اسکی زیروکس کاپی جلد عنایت ہو۔انجمن کا پیکٹ ظاہر اً راہ میں ضائع ہوا کئی خط لکھ چکا ہوں۔کوئی بیس نسخے ہر شمارے کے مشفق خواجہ صاحب یہاں تقسیم کرنے کے لیے بھجواتے ہیں۔گمشدگی کی اطلاع دے چکا ہوں آج تک اسکی ایک کاپی بھی نہیں آئی اب تو اکتوبر کا شمارہ بھی چھپ گیا ہوگا۔

کیا دائرے (کراچی) اب بھی شائع ہو رہا ہے اب اڈیٹر کون صاحب ہیں لکھیے گا۔

امید مزاج بخیر ہوگا

والسلام

مختار الدین احمد

(۱۵۷)

باسمہ

MUKHTARUD DIN AHMAD
M.A. Ph.D.(Alig), D.Phil (Oxon)
Viice - Chancellor
Maulana Mazharul Haq
Arabic & Persian University
Patna (Bihar)

Ph: 403517
NAZIMA MANZIL
4/286, Amir Nishen Road.
Dodhpur, Aligarh-202002

Dated یکم جنوری ۲۰۰۱ء

محب گرامی قدر پروفیسر نجم الاسلام صاحب السلام علیکم

عید سعید اور سال نو کی تہنیت قبول فرمایے

بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا ہے جس سے تردد ہے۔خدا کرے آپ ہر طرح خیر وعافیت سے ہوں۔

ڈاکٹر سید رفیع الدین صاحب کا خط آیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ تحقیق کا تازہ شمارہ انھیں مل گیا ہے۔انھوں نے

مندرجات اور آپ کی ادارت کے حسن کی بہت تعریف کی ہے۔ ہندستان میں اور کہیں سے کوئی ایسا خط نہیں آیا جس سے معلوم ہو کہ رسالہ انھیں بھیجا گیا ہے۔ کتب خانہ خدابخش کے سربراہوں کو اسکی اشاعت کی تو اطلاع ہے لیکن وہاں سے خط آیا ہے کہ کتب خانے کو کوئی نسخہ اب تک موصول نہیں ہوا ہے۔ خط ڈاکٹر عتیق الرحمٰن صاحب کا تھا۔ پچھلی مرتبہ تو انھیں دو نسخے پہنچ گئے تھے، ایک آپ نے بھیجا تھا اور دوسرا نسخہ میں نے بھیج دیا تھا ان نسخوں سے جو آپ نے مجھے بھیج دیے تھے۔

فاضل نسخوں اور آف پرنٹس کا انتظار ہے۔ غالباً ابھی تک وائس چانسلر صاحب نے ڈاک کے اخراجات کی رقم منظور [نہیں] کی ہے۔ خدا کرے وہ جلد توجہ فرمائیں۔

زیرِ طبع شمارے کی کمپوزنگ کہاں تک پہنچی؟ لکھیے گا

خط پڑھ کر پوسٹ کرا دیجے۔ راشد شیخ صاحب کا پتا خط پر لکھ دیجے گا۔ والسلام

مختارالدین احمد

(۱۵۸)

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ" Department of Urdu

Editor

Prof: Najamul Islam

Allama I.I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) Sindh, Pakistan
Tel. Add: "UNISINDH"

Dated: 10-1-2001

محترم ڈاکٹر صاحب! سلام و آداب

آف پرنٹ تیار ہو کر آ گئے ہیں، بھیجے جانے کے لیے تیار ہیں اور محصول ڈاک کی رقم کی سہولت بھی مل گئی ہے، عن قریب رجسٹرڈ بک پوسٹ سے آپ کو اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بھیجے جائیں گے اور شمارۂ مشترکہ ۱۳۔۱۲ کے مزید کچھ نسخے بھی۔ اسی طرح ہندستان کے دیگر فضلاء کو رسالے کا تازہ شمارہ بھی۔

یہاں پاکستان میں جن احباب کو آف پرنٹ بھجوانا چاہیں ان کی فہرست پتوں کے ساتھ مہیا فرمادیں۔ فی الحال تیس میں سے ۱۵ آف پرنٹ آپ کو بھجوانے کا ارادہ ہے (دو پیکٹوں میں)، باقی آپ کی مہیا کردہ فہرست کے مطابق یہاں تقسیم کیے جاسکتے ہیں، یا پھر آئندہ کسی وقت آپ کی خدمت میں ارسال کیے جاسکتے ہیں۔ علمی مکتوبات کے آف پرنٹ میری خواہش کے مطابق ہیڈ بائنڈر نے ہارڈ کور کے ساتھ مجلد کرائے ہیں جس سے ایک جداگانہ کتاب کی شکل نکل آتی ہے۔

اس خط کے ساتھ آپ کے دو مقالات کے سیکنڈ پروف بھیجتا ہوں۔ از راہ کرم ان کے لیے کچھ وقت نکالیے اور جوشش کے رسالۂ قافیہ کے متن کا عکس بھی عنایت فرمادیجیے جس کا ذکر آپ نے اپنے ۱۰ نومبر والے ایروگرام میں کیا تھا۔

اس ایروگرام میں یہ اطلاع بھی تھی کہ ایک رجسٹرڈ پیکٹ میں آپ نے سید زین الدین بلخی پر اپنے مضمون کے دو آف پرنٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے روانہ کیے ہیں، ایک میرے لیے دوسرا مشفق خواجہ صاحب کے لیے ____ یہ پیکٹ اب تک نہیں ملا۔ ظاہر ا ضائع ہوا، اور اس پر لگے ہوئے ٹکٹ بھی۔ اب کیا ملے گا؟

میرے علم میں نہیں کہ غالب لائبریری کا رسالہ غالب حال میں چھپا ہے یا چھپنے والا ہے۔ اب تو رسالۂ اردو کراچی بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ شاید اشاعت موقوف ہے۔ البتہ قومی زبان پابندی سے چھپتا ہے۔ اس کی ستمبر ۲۰۰۰ء والی اشاعت میں آپ کا مقالہ ''دو بلخی برادران'' چھپا تھا، متعلقہ اوراق کا عکس آپ کی خواہش کے مطابق بھیجتا ہوں۔

13-1-2001

ابھی یہ خط پوسٹ نہیں ہوا تھا کہ آج کی ڈاک سے آپ کا لفافہ مرسلہ ۴/جنوری ملا، جس میں سے میرے، ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب اور جناب مختار مسعود صاحب کے نام کے مکتوبات کے علاوہ تین پوسٹ کارڈ بھی نکلے۔ میرے نام کے مکتوب (مؤرخہ یکم جنوری) میں آپ نے بہت دنوں سے خط نہ لکھنے کی وجہ دریافت کی ہے اور خیریت پوچھی ہے۔ شکریہ، پچھلے دنوں مجھے سانس پھولنے اور دل بڑھ جانے کی تکلیف رہی۔ اب دل اپنی سابقہ حالت پر آ گیا ہے لیکن سانس کے پھولنے کی تکلیف پوری طرح نہیں گئی۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔

خدا بخش لائبریری کو یہاں سے دو نسخے رسالۂ تحقیق کے تازہ شمارے کے بھیجے گئے تھے، شاید اب تک پیکٹ مل چکا ہو۔ اسی طرح رسالۂ معارف اعظم گڑھ کو رسالہ بھیجا ہے۔ اب مزید حضرات اور اداروں کو بھی بھیجا جائے گا۔

محترم نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں میرا اسلام پہنچا کر مجھے ممنون کیجیے اور زیر ترتیب شمارے کے لیے کوئی مقالہ بھجوا کر شکریے کا موقع دیجیے۔ اگر وہ دیوان وقاری ایڈٹ کر چکے ہوں اور مسودہ طباعت کے لیے تیار ہو تو بھجوائیں۔ سندھی ادبی بورڈ جام شورو چھاپ دے گا، بصورت دیگر ہم رسالۂ تحقیق میں چھاپ دیں گے یا سندھ یونیورسٹی چھاپے گی۔ یہ والی سندھ بہ زبان سندھ اکبر و جہانگیر کا فارسی دیوان ہے۔

نیاز مند:
نجم الاسلام

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، امیر نشاں روڈ، علی گڑھ۔

(۱۵۹)

۲۵/۱/۲۰۰۱ء

بخدمت فاضل گرامی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب، علی گڑھ

محترم ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

لفافہ مرسلہ ۱۳/جنوری کو موصول ہوا۔ ملفوف پوسٹ کارڈ (بنام ڈاکٹر ہاشمی) اور خط (بنام محمد راشد شیخ) پوسٹ کر دیے گئے۔

اس خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے تنہا نسخے پر پڑھنے والوں میں گشت کا بوجھ زیادہ پڑ رہا ہے مجھے احساس ہے، ۲۴/ جنوری کو یہاں سے تحقیق شمارہ ۱۲۔۱۳ کے پانچ نسخے رجسٹرڈ بک پوسٹ سے بھیجے گئے ہیں۔ مزید پانچ عنقریب پوسٹ کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

قبلاً، یک رجسٹرڈ لفافہ بھی ارسال کر چکا ہوں۔ اس میں میرے خط کے علاوہ آپ کے دو مقالات کے سیکنڈ پروف بھی ملفوف ہیں۔ دیکھنے کے بعد واپس فرما دیجیے اور رسالہ قافیہ کے متن کی عکسی نقل بھی۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمت گرامی میں سلام پیش کرتا ہوں۔ ان کی طرف سے دونوں مقالات کا انتظار رہے گا جس کا ذکر آپ نے ۱۳ر جنوری والے مکتوب میں کیا ہے مزید یہ کہ دیوانِ وقاری (دیوان فارسی غازی بیگ ترخان، والی سندھ وقندھار بزمان جہانگیر) کے مسودے کا بھی انتظار ہے۔ یہاں سے انھیں آف پرنٹس کا ایک پیکٹ وسط جنوری میں رجسٹری ڈاک سے بھیجا ہے۔

محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں ہفتے عشرے قبل حاضری دی تھی کمزور تو ہیں ہی، پھر لوگوں کا ہجوم، تاہم ایک عالم کو فیض پہنچ رہا ہے۔

خط میں آپ نے جن مکتوبات اختر کا ذکر کیا ہے، غالباً خوشتر مانگرولی کے نام ہیں جو مطبوعہ ہیں۔ یہ ہم دوبارہ نہ چھاپ سکیں گے۔ البتہ کسی اور رسالے میں چھپوائے جاسکتے ہیں، اگر آپ حواشی لکھ چکے ہوں تو کسی اور رسالے میں اشاعت کے لیے بھجوادیں، ہم شائع کرادیں گے۔

مکتوب کا آخری پیراسردی کے موسم پر آپ کا عمدہ انشائیہ ہے، اس کو چھپنا چاہیے، سو چھاپیں گے، اگلے شمارے میں لیزر کمپوزنگ میں ہے۔

نیازمند

نجم الاسلام

(۱۶۰)

باسمہ

علی گڑھ

۱۰/۲/۲۰۰۱ء

نجم الاسلام صاحب محترم السلام علیکم

مورخہ ۱۵ر جنوری آج اور ابھی ملا۔ آپ کے گرامی نامہ مورخہ ۱۰ر جنوری کا جواب ۲۵ر جنوری کو دیا تھا ظاہر ہے اس وقت تک آپ کو نہیں ملا ورنہ آپ ذکر ضرور کرتے۔

رسالہ تحقیق کے مزید نسخے آپ نے ۲۴ کو روانہ کیے وہ ابھی نہیں پہنچے۔

خط ۲۵ر جنوری کے ضروری مندرجات دوبارہ پیش کرتا ہوں کہ آج کل ڈاک کا کوئی اعتبار نہیں۔

قوافی پر دونوں رسالوں کے پروف مل گئے تھے۔ عشقی کے رسالے پر مضمون کی تصحیح کی ضرورت نظر نہیں آئی، ہاں جوشش والے مضمون میں تصحیح و اضافے کی ضرورت تھی۔ لیکن وہ ایسی نہیں تھی کہ خاص تصحیح نامہ بھیج دوں اس لیے اصلی پروف میں ترمیم و اصلاح کر کے یاد آیا کہ وہ جو ورقہ آپ کو بھیج دیا، وہ پروف کا غذات میں نہیں ملا اس لیے خیال ہوتا ہے کہ آپ کو بھیج دیا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا ور رسالہ جوشش کے پروف اب تک نہ پہنچے ہوں آپ کو تو سمجھیے ضائع ہوا۔ اب مہربانی فرما کر پروف کی دوسری کاپی بھیج دیجیے کہ جو میں تصحیح کے بعد آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں۔

پاکستان کے بعض احباب کے اسمائے گرامی اور ان کے پتے بھی اس خط میں لکھ دیے تھے کہ آپ انھیں ''گوشہ'' کے آف پرنٹس میری طرف سے بھیج دیں۔ جو نام یاد آتے ہیں وہ یہ ہیں: شیخ منظور الٰہی، مختار مسعود، سید معین الرحمٰن، جاوید طفیل اور مشفق خواجہ صاحب کراچی۔ اب ریاض الاسلام صاحب کو بھیجنے کی ضرورت نہیں کہ انھیں آپ کا رسالہ مل گیا ہے انھوں نے لکھا ہے کہ نجم الاسلام صاحب کا شائع کردہ ''گوشہ'' اس رسالے کا حاصل ہے۔ یہ راے پر بنائے محبت ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے میں اسی دن ملا تھا جس دن آپ کا خط موصول ہوا تھا۔ ان کے مسودات کی فائل سے دو مضمون آپ کے لیے علیحدہ کر دیے گئے ہیں وہ اگر بھیج نہیں چکے ہیں تو جلد ہی بھیجیں گے۔ ''دیوان'' میں کچھ کام باقی ہے یہ صاحب رقم اور ... چھپ سکتا ہے لیکن میں نے مشورہ دیا ہے کہ سندھ سے چھپوانا زیادہ مناسب ہوگا۔

آف پرنٹس انھیں مل گئے ہیں۔ اس لیے کہ دو نسخے اکبر دور والے مضمون کے میں اپنے ساتھ لایا تھا اور ان میں سے ایک نسخہ ایک صاحب کو پیش کر دیا ہے۔ مصروفیت کے باعث وہ رسیدی جواب نہ بھیج سکے ہوں گے۔ ''دو بلخی برادران'' کا عکس ملا شکریہ۔ اس خاندان کے ایک ... بلخی باطن پر مضمون (مطبوعہ خدابخش جرنل) چھپا ہے پڑھا ہوگا۔

رسالہ قافیہ از جوشش عظیم آبادی کا نسخۂ خدابخش کا عکس تو بہت پہلے بھیج چکا ہوں لیکن اس کا متن بھی چھپ جائے تو زیادہ مفید ہو، مسودہ ایک صاحب کو دیا ہے کہ اس کی نقل تیار کر دیں، وصول ہوتے ہی بھیجوں گا۔

آپ کی اور ڈاکٹر صاحب محترم کی صحت و عافیت کے لیے دعا گو رہتا ہوں۔ والسلام

مخلص

مختار الدین احمد

☆

مختار الدین احمد کے نام ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں کا درج ذیل خط ڈاکٹر نجم الاسلام کے مذکورہ خط (۱۰/۱/۲۰۰۱ء) کے ساتھ منسلک تھا۔

باسمہ حامداً ومصلیاً

حیدرآباد

۱۰/۱/۲۰۰۱ء

میرے محترم مکرم ڈاکٹر صاحب دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے اوراق جو انڈیا آفس میں ہیں اور اُن کا عکس یہاں ہے۔ اُس کے مطالعے سے آپ کے پوتے حافظ منیر احمد خان نے کئی مقامات پر لمبی لے تلاش کی ہے۔ یعنی اِلَى الظُّلُمٰتِ (البقرہ ۲۵۷)۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ (البقرہ ۲۵۸)۔ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ (البقرہ۔ ۲۵۹) وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ (البقرہ۔ ۲۷۶) سَلٰوتِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ (آل عمران ۲۷) اِنِّىْ سَمَّيْتُهَا (آل عمران ۳۶) ... ہر آیت کے اختتام پر ... ایسا دائرہ۔ اور ہر دس آیتوں کے بعد ایک بڑا خوبصورت دائرہ جس میں غالباً کسی پھول کی تصویر ہے۔

یہاں جو ایک قرآن پاک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اُس میں سورۃ طارق پہلے ہے اور سورۃ بُرُوج بعد میں۔ یہ بات آپ ہی حل فرما دیں۔

ایک بات شاید آپ کو یاد نہ ہو آپ سے میری پہلی ملاقات یونی ورسٹی کی مسجد کے مشرقی احاطے میں جو دھوپ گھڑی لگی ہوئی تھی اور ساتھ ہی قراءت کلاس کا کمرہ تھا وہاں ہوئی تھی۔ آپ کالی شیروانی اور چوڑے پائینچوں کا پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔

بنیاد اللسان کے مصنف غالباً گیا کے تھے۔ ٹھٹہ میں جو فضیلؒ ہیں وہ قادری سلسلے کے ہیں اور حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہ کے مرشدین (قادریہ) میں دو تین اوپر کے بزرگوں میں ہیں۔ اب تو دماغ صحیح کام نہیں کرتا۔ حضرت مجدّد قدس سرّہ کا یہ قول کہ

''حدارااز اں دوست دارود کہ رت محمدؐ است دماغ''

اس کا حوالہ بھی انشاء اللہ پھر عرض کر سکوں گا۔ مشہور قول ہے۔ اب کچھ یاد نہیں آتا۔

گھر میں سب عزیزوں کو اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو بہت بہت سلام مسنون، ماوجب قبول ہو۔

فقط والسلام

احقر غلام مصطفے خاں